فضیلت، خاصیت، عظمت، برکت، کرامت کے اعتبار سے قرآن مجید کی عظیم ترین آیت

برکات

آیۃ الکرسی

تالیف

ڈاکٹر سخاوت حسین سندرالوی
المہدی فاؤنڈیشن نیویارک، امریکہ

حق برادرز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برکاتِ آیۃ الکرسی

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

فضیلت، خاصیت، عظمت، برکت، کرامت کے اعتبار سے قرآن مجید کی عظیم ترین آیت کے بارے میں ایک مستند کتاب

برکاتِ
آیۃُ الکرسی

تالیف

ڈاکٹر سخاوت حسین سندرالوی

سربراہ: المہدی فاؤنڈیشن نیویارک، امریکہ

ناشر

حق برادرز

56_الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

0333-4431382

نام کتاب : برکاتِ آیت الکرسیٰ
مؤلف : ڈاکٹر سخاوت حسین سندرالوی
پروف ریڈنگ : ملک ذوالفقار علی، میثم اشفاق
زیر اہتمام : منصور الحق
طباعت : اوّل
اشاعت : 2016ء
ہدیہ : 800
مشیرِ قانونی :
ناشر : حق برادرز
56-G الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار، لاہور
0333-4431382

فہرست

حرفِ آغاز

کتاب "برکاتِ آیۃ الکرسی" پیش خدمت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق پر ہم اس کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سورۂ بقرہ قرآنِ مجید کی بڑی اہم سورت ہے بلکہ اس عظیم سورۃ کو قرآنِ مجید کا "خلاصہ" کہا گیا ہے۔ لیکن اس کی تمام آیات میں سے آیت الکرسی سب سے عظیم آیت ہے۔ رتبے کے اعتبار سے سارے قرآنِ مجید میں تو کیا تورات، زبور اور انجیل میں بھی اس مرتبے کی کوئی اور آیت مبارکہ نازل نہیں ہوئی۔

مفسّرین کے نزدیک اس آیت پاک میں اسم اعظم موجود ہے۔ اس میں کل دس کلمات ہیں۔ پہلے کلمہ میں دعویٰ توحید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود کہلوانے کے لائق نہیں ہے۔ بقیہ کلمات میں اس دعویٰ کو سچ ثابت کرنے کے لئے دس عقلی دلائل بیان کئے گئے ہیں۔

اس آیت مبارکہ کے اہم ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس میں مسئلہ الوہیت کے دو بنیادی ستونوں "اختیار کلی اور عالم الغیب" کا تذکرہ بڑے

خوبصورت انداز میں کیا گیا ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے سامنے جبری سفارش کرنے اور منوانے کی پرزور طریقے سے نفی کر کے جھوٹے معبودوں کی بے بسی کو ظاہر کیا گیا ہے۔

آیت الکرسی تقریباً ہر مسلمان کو یاد ہوتی ہے۔ حضور پاک ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک سے اس آیت مبارکہ کو سارے قرآنِ پاک میں افضل ترین آیت قرار دیا ہے۔ آنحضور ﷺ کا ایک ارشاد یہ بھی ہے کہ جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو اس کو جنت الفردوس میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روکے گی سوائے موت کے۔ اس آیت مبارکہ سے شیطان کے شر، جنات کے ضرر پہنچانے، انسانوں کے ڈر اور خوف سے انسان کی مکمل طور پر حفاظت ہوتی ہے۔ اگر کسی کے رزق میں کمی ہے تو وہ آیت الکرسی پڑھے۔ اگر کوئی شخص اپنے کاروبار میں برکت چاہتا ہے تو وہ بھی آیت الکرسی پڑھے۔ اگر تسخیر قلوب کا خواہش مند ہے تو بھی آیت الکرسی پڑھے۔ اگر دشمن کا دفعیہ مطلوب ہو تو وہ بھی آیت الکرسی پڑھے۔ یہ تمام مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی پناہ گاہ ہے۔ اس میں انسانی زندگی سے متعلق تمام فوائد موجود ہیں اور آخرت میں بھی اس کی شان سب سے بلند ہوگی۔ عذاب سے امان ملے گی، ہر طرح کی صعوبتوں سے اپنے پڑھنے والے کو بچائے گی۔ یہاں تک کہ آیت الکرسی کی تلاوت کرنے والا جنت میں پہنچ جائے گا۔ اس لئے تو ہمارے بزرگ علماء نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ صبح و شام آیت الکرسی

اور چاروں قل پڑھ کر دعا کرے تو وہ اور اس کے بال بچے اور تمام مملوکہ اشیاء ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں آیت الکرسی کثرت سے پڑھی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے وہاں جنات بھی بسیرا نہیں کرتے۔

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ فرش سے لے کر عرش تک پوری کائنات آیت الکرسی میں سما جاتی ہے بلکہ اس کی وسعت و عظمت کی کوئی ہی نہیں ہے۔ جب کسی کے دل میں کسی چیز کے بارے میں ڈر اور خوف ہو۔ اُسے چاہیے کہ وہ آیت الکرسی پڑھے بلکہ میں تمام والدین سے اپیل کروں گا کہ وہ صبح و شام آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اور اپنے بچوں پر دم کر لیا کریں۔ اس عظیم آیت کی برکت سے آپ اور آپ کے بچے حفاظت الٰہی میں آجائیں گے۔

اس کتاب میں ہم نے دس بزرگ علماء کی بیان کردہ تفاسیر کو شامل کیا ہے وہ اس لئے کہ ہمارے قارئین کم از کم سمجھ تو سکیں کہ اللہ تعالیٰ نے آیت الکرسی کو کس مقصد کے لئے نازل فرمایا ہے اور اس کی تشریح و تفسیر کیا ہے؟ پھر ہم نے اس کے متعلق اذکار اور اوراد و وظائف درج کئے ہیں تاکہ ہمارے تمام مسلمان بہن بھائی آیت الکرسی کی برکت سے اپنے اپنے مسائل کو حل کر سکیں۔

اس کتاب کی تیاری میں ہم نے مستند حوالوں کو منتخب کیا ہے تاکہ اس کی افادیت و معنویت میں اور اضافہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خداوند کریم ہماری اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں منظور و قبول فرمائے۔ جن احباب نے ہمارے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون کیا ہے۔ خداوند کریم اُن کو بھی اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خادم قرآن و ناشر علوم اہلبیتؑ

سخاوت حسین سندرالوری

نیویارک، امریکہ

دیباچہ

تعارف:

سورۃ بقرہ قرآن مجید کی بڑی اہم سورت ہے بلکہ پورے قرآن مجید تفصیلی خلاصہ ہے لیکن اس کی ساری آیات میں سے آیت نمبر ۲۵۵ سب سے عظیم آیت ہے۔ رتبے کے اعتبار سے۔ سارے قرآن مجید تو کیا تورات، زبور اورانجیل میں بھی اس مرتبے کی کوئی اور آیت نازل نہیں ہوئی۔ مُفسرین اورمحدثین کے نظریے اور تجربے کے مطابق اس آیت میں اسم اعظم موجود ہے۔ اس آیت کو "آیت الکرسی" کہتے ہیں۔ تقریباً ہر مسلمان کو یہ عظیم آیت زبانی یاد ہوتی ہے۔ اس میں کل دس کلمات ہیں۔

قرآن مجید کی افضل ترین آیت:

جس طرح دنیا کی بعض چیزوں کو بعض چیزوں پر خصوصی فضیلت حاصل ہوتی ہے اس طرح آیت الکرسی کو بھی قرآن مجید میں تمام آیات پر فضیلت حاصل ہے۔ اس کی یہ فضیلت کسی عام آدمی نے بیان نہیں کی بلکہ حضرت محمد رسول اللہؐ نے خود اپنی زبان مبارک سے اس آیت کو سارے

قرآن مجید میں افضل ترین آیت قرار دیا۔

قرآن مجید کا خلاصہ:

قرآن مجید کی تعلیمات کا خلاصہ اس آیت مبارکہ میں رکھ دیا گیا ہے تمام آسمانی تعلیمات کا نچوڑ اس آیت پاک میں موجود ہے اس لیے اس آیت کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

سب سے اعلیٰ سب سے بالا:

ایک دفعہ سرور کائنات، سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ ؐ سے جناب ابوذر غفاری ؓ نے سوال کیا کہ آقا پوری آیات قرآنی میں سے کون سی آیت سب سے زیادہ فضیلت والی ہے تو آپ ؐ نے فرمایا: آیت الکرسی۔

سب سے بڑی آیت:

مہاجرین میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت (فضیلت کے اعتبار سے) سب سے بڑی ہے؟ آپ ؐ نے آیت الکرسی پڑھ کر سنائی۔

چوتھائی قرآن:

ایک دفعہ ایک شخص نے قرآن مجید کی مختلف سورتوں کے بارے میں آپ ؐ نے پوچھا کہ کیا تمہیں یہ سورتیں یاد ہیں۔ آخر میں آپ ؐ نے پوچھا کیا آیت الکرسی یاد ہے؟ اس نے کہا ہاں آپ ؐ نے فرمایا یہ چوتھائی قرآن ہے۔

اسم اعظم:

حضرت رسول اللہ ؐ نے دو آیات کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ان میں "اسم اعظم" موجود ہے

۱۔ آیت الکرسی

۲۔ سورۃ آل عمران کی پہلی دو آیات

"آیت الکرسی" جنات کے شر سے محفوظ رہنے کا ذریعہ:

جناب ابی ابن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ میرے پاس کھجوروں کی ایک بوری تھی میں نے محسوس کیا کہ اس میں سے روز بروز کھجوریں کم ہوتی جارہی ہیں۔ ایک رات نگرانی کر کے ایک جانور کے مثل جوان لڑکے کو میں نے پکڑ لیا۔ میں نے پوچھا تو انسان ہے یا جن؟ اس نے کہا میں جن ہوں۔ اس کا ہاتھ کتے جیسا تھا اور ویسے ہی بال تھے۔ میں نے پوچھا کیا جنوں کی پیدائش ایسی ہے اس نے کہا کہ میں سب سے زیادہ قوت والا ہوں ..... میں نے پوچھا کہ تجھے میری چیز چرانے کی جرأت کیسے ہوئی؟ اس نے کہا تو صدقہ کرتا ہے تو پھر بھلا ہم کیوں محروم رہیں۔ میں نے پوچھا تیرے شر سے بچنے والی چیز کون سی ہے؟ اس نے کہا "آیت الکرسی" صبح کو میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر رات کا واقعہ بیان کیا تو آپ ؐ نے فرمایا کہ اس خبیث نے یہ بات تو بالکل سچ کہی۔

ثواب اور فضیلت:

حضرت امام حسنؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے اور اس کی پناہ میں ہوگا دوسری نماز تک۔

جس گھر میں آیت الکرسی پڑھی جائے اس گھر میں شیطان اور جنات نہیں آتے اور فرشتے اس گھر کی حفاظت کرتے ہیں۔

رات کو سونے سے پہلے بستر پر یہ آیت پاک پڑھ لی جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ تمام رات اس شخص کی حفاظت کرتا ہے شیطان اور جن اُس کے قریب نہیں آتے۔

اگر گھر میں داخل ہونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھ لی جائے تو اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

کُرسی کے معنیٰ:

کُرسی کے لغوی معنیٰ ہیں ایک چیز کا دوسرے سے ملنا۔۔۔۔اس لیے بھی اس کو کرسی کہتے ہیں کہ اس کی لکڑیاں آپس میں ایک دوسرے سے جڑی ہوتی ہیں۔

احادیث نبویؐ کے مطابق کرسی ایک جسم ہے جو آسمانوں اور زمینوں سے بڑا اور عرش مُعلّٰی سے چھوٹا ہے

ابن عباسؓ کے مطابق ساتوں آسمان کرسی کے اندر ایسے ہیں جیسے

کسی ڈھال میں سات درہم ڈال دیئے جائیں۔

بعض علماء نے کرسی سے ظاہری معنی مراد لیے ہیں اور بعض نے کرسی کو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور سلطنت الٰہی کی مثال قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر کچھ الفاظ کے حقیقی معنیٰ کی بجائے مجازی معنیٰ مراد لیے ہیں۔

کرسی سے مراد تخت اور علم ہے اس حوالے سے صحیفہ علمی کو کراسة کہتے ہیں۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ کرسی ہے تو سہی مگر اس کی کیفیت معلوم نہیں چونکہ کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ کے مثل اور مثال نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ کی کرسی کو مخلوق کی کرسی کے مانند نہیں سمجھنا چاہیے۔

جناب ابن عباسؓ کے مطابق ساتوں آسمان و زمین کو ملا کر پھیلایا جائے تُو کرسی کے سامنے ان کی حیثیت ایسی ہو گی جیسے کوئی چھلا کسی صحرا میں پڑا ہو۔

کرسی کے معنیٰ سے متعلق اور بے شمار تفاسیر اور اقوال ہیں مگر اس کی اصل کیفیت اور حال اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔

جنات کی شرارتوں سے نجات کے لیے:

آیت الکرسی کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ کے اقتدار کی وسعت کا ذکر ہے کہ اس کی بادشاہی اور اس کا کنٹرول زمین اور آسمانوں میں ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔ کائنات کا کوئی گوشہ اس کے علم اور اس کے اختیار سے باہر نہیں

ہے اور نہ کسی جگہ پر اس کا اختیار اور کنٹرول (معاذ اللہ) کمزور ہے وہ ایک ہی طاقت علم اور قدرت سے کُل کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کائنات کا نظام اکیلا ہی چلا رہا ہے اس کے نظام میں کوئی اس کا شریک نہیں اللہ تعالیٰ کے اس وسیع اختیار اور قدرت کو ہی علما نے کرسی کی وسعت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وسیع اختیار اور قدرت کو اپنی الوہیت کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے آسمان کی بلندیوں سے لے کر زمین کی تہوں تک اور درمیان میں جس قدر مخلوق ہے اس مخلوق پر اللہ تعالیٰ ہی کا راج ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر چیز پر میرا اقتدار، حکومت اور کنٹرول ہے۔ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر بھی میں ہی ہوں اور مالک یوم الدین بھی میں ہی ہوں۔ اس لیے میرا یہ دعویٰ ہے کہ پوری کائنات میں عبادت اور پکار کے لائق صرف میں ہی ہوں لہٰذا تم میری ہی عبادت کرو ہر قسم کی بدنی، مالی اور زبانی عبادات میرے لیے ہی بجالاؤ۔۔۔۔۔۔ یوں آیت الکرسی کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ کی وسیع سلطنت اس کے مضبوط انتظام اور مکمل کنٹرول کا ذکر ہے کوئی چیز اس کے اختیار اور علم سے باہر نہیں ہے آیت الکرسی کے پہلے جملے میں موجود دعویٰ توحید کی۔۔۔۔۔۔ یہ ایک زبردست دلیل ہے کہ جب کائنات پر وسیع اور مکمل اقتدار اس کا ہے تو پھر عبادت و پکار کے لائق بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

اقتدارِ الٰہی کی وسعت:

اللہ تعالیٰ کی وسیع حکومت اور سلطنت میں اس کا نظام حکومت بڑے

اچھے طریقے سے چل رہا ہے اس وسیع کائنات میں لاتعداد قسم کی مخلوق ہے اور ہر ایک کی الگ ضرورت اور الگ مسائل ہیں ہر ایک کی ضرورتوں کو پورا کرنا اور مسائل کو حل کرنا ایک مشکل کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے پھر جس قدر بڑا کام ہو اس قدر تھکاوٹ بھی ہوجاتی ہے۔ اونگھ اور نیند بھی آتی ہے جس سے جسمانی اعضاء پر سستی اور غفلت محسوس ہوتی ہے اور آرام کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ دوبارہ تازہ دم ہوا جاسکے مگر آیت الکرسی کا یہ جملہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و طاقت اتنی وسیع اور زیادہ ہے کہ اتنے بڑے آسمانوں، زمین اور ان میں موجود مخلوقات کی ضروریات کو پورا کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل کام نہیں۔ ایک نامعلوم مدت سے اللہ تعالیٰ ہر کام کر رہا ہے اور آئندہ نہ معلوم کب تک یہ سلسلہ جاری رہے گا لیکن اللہ تعالیٰ کو اس عظیم کام کرنے سے کسی قسم کی تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی۔ زمین و آسمان کی نگرانی اور ان میں موجود مخلوق کی ضروریات کو پورا کرنا اللہ تعالیٰ پر بھاری نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے لیے یہ کام اس لیے گراں اور مشکل نہیں ہیں کہ وہ ہر چیز پر غالب اور محافظ ہے اور محافظ بھی ایسا کہ جو تھکاوٹ محسوس نہیں کرتا۔

”زمین و آسمان کی حفاظت اور نگہبانی سے وہ تھکتا اور اکتاتا نہیں۔“

(جواہر القرآن)

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر کام آسان ہے:

آیت الکرسی کے اس جملے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور

قدرت کسی بھی قسم کی کمزوری اور نقصان سے پاک ہے اور الٰہ ہونے کے لیے قدرت کامل اور علم کامل کا ہونا لازمی ہے ۔مخلوق کے بارے میں معلومات رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کی ضروریات پوری کرنے کی قدرت بھی اللہ تعالیٰ کی ذات میں پورے کمال کے ساتھ موجود ہے اور پھر ان ضروریات کو پورا کرنے پر اسے کسی قسم کی کمزوری یا تھکاوٹ نہیں ہوتی چونکہ یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اس لیے معبود کہلانا اور عبادت اور پکار کے لائق صرف ایک ہی ذات ہے ......فقط اللہ تعالیٰ

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمِ:

آیت الکرسی کے آخری جملے میں بھی توحید کے عقلی دلیل بیان کی گئی ہے اس جملے میں اللہ تعالیٰ کی بلند شان کا اظہار ہے ۔اس جملے میں اللہ تعالیٰ کی شان دو الفاظ کے ذریعے بیان کی گئی ہے کہ وہ بلند اور عظمت والا ہے اپنی ذات کے اعتبار سے بلند و بالا ہے اور صفات کے اعتبار سے سب سے عظیم ہے۔

اَلْعَلِيُّ:

اللہ تعالیٰ کے بلند و بالا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین نے ذات باری تعالیٰ کے ساتھ جو شریک بنا رکھے ہیں اللہ تعالیٰ ان شریکوں سے بہت بلند و بالا ہے اس کی ہستی کسی بھی قسم کے شریکوں ، حصہ داروں اور مشورہ دینے والوں سے پاک ہے وہ کسی سے مشورے یا مدد کا محتاج نہیں اس

میں کمزوری، خامی یا نقص کا کوئی پہلو نہیں ۔وہ ہر قسم کے نقائص اور خامیوں سے پاک اور بلند و بالا ذات ہے ۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کی بلندی دو معنوں میں مراد لی جاتی ہے ۔مادی طور پر یعنی اجسام میں بلندی مثلاً زمین و آسمان کی نسبت بلند ہستی۔

بلندی کا دوسرا مفہوم فضیلت اور درجات کے حوالے سے ہے فضیلت کے تمام درجات سے بلند تر ذات اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کی جس قدر تعریف و توصیف کی جائے وہ ذات اس سے بھی بہت برتر و اعلیٰ ہے۔

اَلْعَظِيمُ:

ہر لحاظ سے بلندی والی ذات باری تعالیٰ اپنی صفات میں اعلیٰ و افضل اور عظیم بھی ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اس قدر عظیم ہے جس کا عقل تصور بھی نہیں کر سکتی وہ اس قدر عظیم ہے کہ اسے کسی دوسرے کی مدد کی ضرورت نہیں وہ زمان و مکان کی قید سے پاک ہے اس جیسی عظمت کا مالک کوئی اور نہیں۔

(استفادہ از آیۃ الکرسی سے مشکلات کا حل)

آیَۃُ الکُرسِی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں ، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۚ

خدا ہی وہ ذات پاک ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) زندہ ہے

لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی

(اور) سارے جہان کا سنبھالنے والا ہے اُس کو نہ اُونگھ آتی ہے، نہ نیند جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ

آسمانوں میں ہے ، اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے کون

یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا

ایسا شخص ہے جو بدون اس کی اجازت کے اُس کے پاس (کسی کی) سفارش کرسکے جو کچھ ان

بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَ لَا یُحِیۡطُوۡنَ

کے سامنے (ہو رہا) ہے (وہ) اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہو چکا ہے (خدا سب کو) جانتا

بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ

ہے اور لوگ اُس کے علم میں سے کسی چیز پر بھی احاطہ نہیں کرسکتے مگر وہ جتنا

کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ وَ لَا یَئُوۡدُہٗ

جتنا چاہے (سکھا دے) اس کی کرسی سب آسمانوں اور زمینوں کو گھیرے ہوئے

حِفۡظُہُمَا ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿۲۵۵﴾ لَآ

ہے اور اسے ان دونوں (آسمان و زمین) کی حفاظت اس پر کچھ بھی گراں نہیں اور وہ بڑا عالیشان

إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ

بزرگ (اور برتر) ہے۔ دین (اسلام) میں کسی طرح کی زبردستی نہیں کیونکہ ہدایت گمراہی سے (الگ) ظاہر ہو چکی

مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ

تو جس شخص نے جھوٹے خداؤں (بتوں) سے انکار کیا اور خدا ہی پر ایمان لایا تو اس نے وہ مضبوط

وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ

رسی پکڑ لی جو ٹوٹ ہی نہیں سکتی اور خدا (سب کچھ) سنتا

الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ

(اور) جانتا ہے، خدا اُن لوگوں کا سرپرست ہے

عَلِيمٌ ﴿٢٥٦﴾ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا

جو ایمان لا چکے کہ اُنھیں (گمراہی کی) تاریکیوں سے نکال کر

يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى

(ہدایت کی) روشنی میں لاتا ہے اور جن لوگوں نے

النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ

کفر اختیار کیا ان کے سرپرست شیطان ہیں

الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ

کہ اُن کو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی)

النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ

تاریکیوں میں ڈال دیتے ہیں، یہی لوگ تو جہنمی

أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٥٧﴾ ٣٤ ع ٢

ہیں (اور) یہی اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

تفسیر آیت الکرسیٰ

علامہ سید ظفر حسن امروہوی اپنی کتاب "تفسیر القرآن" میں لکھتے ہیں کہ کرسی کے معنی بیٹھنے والی کرسی نہیں ہے۔ اس کے معنی میں مُفسرین کا اختلاف ہے کسی نے تو اس سے آسمان مراد لیا ہے کسی نے عرش اور کسی نے علم الٰہی اور یہی معنی سب سے زیادہ بہتر ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے مذاہب باطلہ کی تردید مختصر لفظوں میں فرمائی ہے۔

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔

یہ بتانے کے بعد کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے اپنی صفت ہمیشہ زندہ رہنے والا اور تمام کائنات پر حکومت کرنے والا بیان کی ہے یہ ابطال ہے بُت پرستوں کے مذہب کا جب ان کے بت زندہ ہی نہیں اور کسی چیز پر تصرف ہی نہیں کر سکتے تو ان سے نظام عالم میں تصرف کرنے کا کیا تعلق ان سے بہتر تو ان کے پجاری ہیں۔

لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ

یہ بھی تردید بت پرستوں کے مذہب کی ہے، اُونگھ ہو یا نیند انسانی حواس پر غلبہ حاصل کرنے والی اور معاملات دنیا سے بے خبر کر دینے والی

ہوتی ہے بس اگر کائنات کا مدبر بھی اونگھنے لگے یا سو جائے تو پھر اس تمام نظام کو سنبھال کون سکتا ہے بت سوتے ہیں مندروں کے پجاری گھنٹی بجا کر اوران پر پانی ڈال کر جگاتے ہیں مگر وہ اس پر بھی نہیں جاگتے پھر ایسوں کو خدا ماننا کیسی سخت حماقت ہے۔

ایک بار حضرت موسیٰؑ سے کچھ لوگوں نے کہا آپ اپنے خدا سے یہ معلوم کیجئے وہ سوتا بھی ہے یا نہیں حضرت موسیٰؑ نے یہ سوال بارگاہ الٰہی میں پیش کیا۔ خدا تعالیٰ نے دو بوتلیں دے کر اُن کے پاس فرشتہ بھیجا اور کہا یہ دونوں بوتلیں دونوں ہاتھوں میں لیے ہوئے دورات برابر جاگتے رہو یہ بوتلیں آپس میں ٹکرائیں نہیں چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے یہی کیا پہلی ہی رات کے آخری حصہ میں بوتلیں آپس میں ٹکرا گئیں، وحی آئی اے موسیٰؑ اگر میں سوتا تو اس تمام کائنات کا انتظام کون سنبھالتا۔

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ

یعنی کوئی چیز اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ ہر شے خدا کی مخلوق ہے اور اُس کا علم اُس کو گھیرے ہوئے ہے جب جو چیز خود گھری ہوئی ہو وہ اپنے گھیرنے والے کو کیسے گھیر سکتی ہے ۔۔۔۔۔

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ

دین میں کوئی جبر نہیں یعنی اسلام میں جو اعتقادی، اخلاقی اور تمدنی اصول و فروع ہیں ان کو زبردستی کسی پر ٹھونسا نہیں جا سکتا اور نہ ایسا اسلام مفید نجات ہو سکتا ہے۔ بلکہ اُن کی حقانیت کو عقل سے سمجھا جائے جبراً کسی کو مسلمان

بنانا اسلام کی کوئی خدمت نہیں۔

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ

یعنی جو شخص خدا کا نافرمان بندہ ہوتا ہے وہ شیطان کا بندہ بن جاتا ہے وہ اس نافرمانی کی بناء پر صرف ایک شیطان کا بندہ نہیں بنتا بلکہ بہت سے شیاطین جو اس کی خواہشات ہوتی ہیں اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہیں اور پھر وہ اُسے عقل و فہم کی روشنی سے نکال کر جہالت کی تاریکیوں میں لاڈالتی ہیں لیکن اگر اللہ کا بندہ بن کر رہتا ہے تو وہ اسے ان تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لے آتا ہے۔

تفسیر آیۃ الکرسی:

ابو الحسنات پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ اپنی کتاب تفسیر ضیاء القرآن صفحہ ۱۷۷ پر لکھتے ہیں۔

اس آیت کو آیۃ الکرسی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید ذاتی اور صفاتی کا واضح اور روشن ترین بیان ہے اس لیے حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا:

إِنَّ أَعْظَمَ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ آيَةُ الْكُرْسِيِّ

قرآن کی سب سے عظیم الشان آیت آیت الکرسی ہے احادیث میں اس کے بڑے فضائل مذکور ہیں۔

حضورؐ کا ایک فرمان سُن لیجیے۔

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ

یَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ ○

جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اس کے فوت ہونے کے بعد جنت میں داخل ہونے سے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اب اس عظیم الشان آیت کی مختصر سی توضیح ملاحظہ ہو۔

☆ **اللّٰہ:** ذات باری کا عَلَم (نام) ہے اور یہ لفظ ان تمام صفات کا جامع ہے جو متعدد صفاتی ناموں میں الگ الگ پائی جاتی ہیں فرمایا کہ وہ ذات پاک جس کا نام اللہ ہے صرف وہی معبود برحق ہے اس کے بغیر اور کوئی نہیں جو عبادت کیے جانے کے لائق ہو۔

☆ جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہمیشہ رہے گا موت اور فنا کے نقص سے بہت پاک اور نہایت بلند ہے۔

☆ **اَلْقَیُّوْم:** یہ مبالغہ کا صیغہ ہے اصل میں قیووم تھا فی تعلیل سے قیوم بن گیا اس کا مصدر "قیام" ہے۔ اس کا مفہوم بیان کرنے کے لیے مختلف تعبیریں اختیار کی گئی ہیں لیکن حضرت قتادہؓ سے جو عبادت منقول ہے وہ زیادہ جامع معلوم ہوتی ہے۔ القیوم بتدبیر خلقه من انشاء هم ابتداء وایصال ارزاقهم الیهم یعنی وہ ہستی جو کائنات کی ہر چیز کی تخلیق، نشوونما اور بقاء کی تدبیر فرمانے والی ہے۔

پہلے اس کی صفات کمال کا بیان تھا اب جملہ نقائص سے اس کی پاکی بیان کی جارہی ہے کہ اس کی قیومیت کا تعلق ہر چیز سے ہر وقت ایک طرح کا ہے یہ اونگھتا نہیں کہ اس وقت اس کی قیومیت کا تعلق کمزور ہو جائے وہ

سوتا نہیں کہ یہ تعلق منقطع ہو جائے۔

☆ یعنی زمین و آسمان کی ہر چیز نوری ہو یا خاکی، قیمتی ہو یا حقیر سب کے گلے میں بلا استثناء اس کی بندگی کا طوق آویزاں ہے پھر کون ہے جو اس کی ہمسری کا دعویٰ کرے یا کسی کو اس کا ہمسر خیال کرے وہی ایک اللہ باقی سب اس کے بندے اس کے مملوک اور تابع فرمان ہیں۔

☆ یہاں ایک قاعدہ بیان فرما دیا کہ ہر شخص کو بارگاہ ذوالجلال میں لب کشائی اور شفاعت کی طاقت نہ ہوگی صرف وہی شفاعت کرے گا جس کو پورا عالم نے اذن فرمایا بتانا یہ ہے اے مشرکین و کفار قیامت کے دن تو وہی شفاعت کرے گا جسے اجازت ہوگی اور تمہارے ان بتوں کو تو کوئی اجازت نہیں پھر ان سے یہ توقع عبث کیوں لگائے بیٹھے ہو اور اِلَّا بِاِذْنِهٖ سے یہ واضح فرمایا کہ وہ محبوب و مقبول بندگان خدا ضرور شفاعت کریں گے جن کو ان کے رب نے اجازت رحمت فرمائی ہوگی۔ سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اللہ کا محبوب و حبیب محمد مصطفیٰ ہوں گے جو اس روز مقام محمود کے منصب رفیع پر متمکن ہوں گے۔ اے اللہ کریم ہم گناہگاروں کو اپنے رسولؐ صاحب مقام محمود کی شفاعت نصیب فرما اور اس کی برکات و توجہات سے ہمیں دنیا و آخرت میں سرفراز رکھ۔ (آمین ثم آمین)

☆ مفسرین کرام نے الکرسی کی تفسیر میں متعدد اقوال نقل کیے ہیں اور ان اقوال سے علامہ ابن جریر نے حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول پسند کیا ہے۔

قال ابن عباس کرسیه علمه و رجحه طبری قال منه

الکراسۃ التی تضم العلم و قیل للعلماء الکرسی (قرطبی)۔

ترجمہ: "حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کرسیہ سے مراد اس کا علم ہے۔ ابن جریر طبری نے اسی قول کو پسند کیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے کراسۃ ماخوذ ہے جس کے معنی اس دفتر کے ہیں جس میں علم منضبط کیا جاتا ہے اور عربی میں علماء کراسی بھی کہا جاتا ہے۔

علامہ قرطبی نے اس کی سند کے طور پر ایک شعر بھی نقل کیا ہے لیکن حضور کریمؐ سے یہ بھی منقول ہے۔ یا اباذر ما السمٰوات السبع مع الکرسی الا کحلقۃ ملقاۃ فی ارض خلاۃ۔ کہ کرسی کی وسعت و فراخی کے سامنے سات آسمان یوں معلوم ہوتے ہیں جیسے ایک وسیع صحرا میں ایک مندری پڑی ہو بعض لوگ مخلوقات خداوندی کی وسعت و عظمت کا تصور جب اپنے ذہنوں میں نہیں کر پاتے تو بڑی حیرت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اتنی بڑی چیز کے وجود سے انکار کر دیتے ہیں اور اپنی قابلیت ان آیات کی بعید از کار تلاویلات کرنے میں ضائع کر دیتے ہیں۔

☆ اسلام کے دشمنوں نے اسلام پر لوگوں کو زبردستی مسلمان بنانے کا الزام لگا رکھا ہے قرآن نے پہلے ہی اس کو رد کر دیا تھا کہ دین کے معاملہ میں جبر و اکراہ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ دین کی بنیاد ہے ایمان اور ایمان کا تعلق ہے دل سے اور دل جبر و اکراہ کے سامنے سر تسلیم کرنا جانتا ہی نہیں نیز اسلام بحیثیت دین انسان کی باطنی اور قلبی اصلاح اور درستی کرنا چاہتا ہے اگر کسی کے گلے میں آپ جبراً پھندا ڈال دیں تو کیا اُس کی

روحانی اصلاح ہو جائے گی اور کیا اسلام کا مقصد حاصل ہو جائے گا اور اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ایسے شخص کو مسلمان کرنے میں اسلام کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے یہ تو ہوا اس بہتان کا نظری تجزیہ اب آپ عملی پہلو پر نگاہ ڈالیے چودہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی آج ھند و پاک کے میدانوں میں، مراکش کے صحراؤں میں ہمالیہ کی چوٹیوں میں اور بحراوقیانوس کے دور افتادہ جزیروں میں، یورپ کے ہنگامہ زا شہروں اور ایشیا کے بیشتر ممالک میں ہر روز پانچ دفعہ اذان کی آواز گونج رہی ہے کیا جس دین کو ظلم وستم کے خوف سے قبول کیا گیا ہو اس سے لوگوں کی عقیدت کا یہ عالم ہوا کرتا ہے، بلکہ یہاں تو اسلام کے متوالوں کو ستایا گیا۔ اُن پر ظلم توڑے گئے۔ انہیں تختہ دار پر سرِ راہ لٹکایا گیا۔ پروپیگنڈے کے طوفان اُمڈ اُمڈ کر آئے لیکن اپنا سر پٹخ پٹخ کے رہ گئے۔ ان اللہ کے بندوں کو جو عقیدت اپنے رب سے تھی، جو عشق اپنے محبوب اور پیارے رسولؐ سے تھا جو شیفتگی اپنے اس دین برحق سے تھی، اس میں کمی نہ ہوئی لیکن ایک اور چیز بھی پیش نظر رہے اسلام جس طرح یہ گوارا نہیں کرتا کہ کسی کو جبراً مسلمان بنایا جائے اسی طرح یہ بھی برداشت نہیں کرتا کہ کوئی اس کے ماننے والوں پر تشدد کر کے انہیں اسلام سے برگشتہ کرے یا جو خوشی سے اسلام کی برادری میں شریک ہونا چاہتے ہیں ان کو ایسا کرنے سے زبردستی روکا جائے اور اگر کہیں ایسی صورت پیدا ہو جائے تو اسلام اُس وقت اپنے ماننے والوں کو حکم دیتا ہے کہ ایسی حالت میں وہ ظالم قوت کا مقابلہ کریں اور یہی اسلام کا نظریہ جہاد ہے اسلام کے بعض نکتہ چین جہاد کو اکراہ فی الدین سے تعبیر کرتے ہیں اور اس پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ سُن لیں

کہ اسلام اُن کی خوشنودی کا پروانہ حاصل کرنے کے لیے اپنے ماننے والوں کو دشمنانِ دین و ایمان کے جور و ستم کا تختہ مشق بننے کی اجازت نہیں دے گا۔

☆ **طاغوت**: طغیان سے ہے جس کا معنی سرکش ہے۔ قال الجوھری والطاغوت الکاھن والشیطان وکُلّ راس فی الضلال (قرطبی) یعنی طاغوت کاہنوں کو بھی کہا جاتا ہے جو غیب دانی کے جھوٹے دعوے کرکے لوگوں کو اپنے دامِ فریب میں پھنسایا کرتے ہیں اور اس کا اطلاق شیطان پر بھی ہوتا ہے۔

اور وہ شخص بھی طاغوت ہے جو کسی گمراہ مذہب، غلط نظریہ اور مضر عمل کا بانی اور کرتا دھرتا ہو لیکن قرآن کی آیت کو آپ پڑھیے۔ یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا ہے اس سے آپ کو طاغوت کی اور قسم بھی معلوم ہوگی یعنی وہ بھی طاغوت ہے جو احکام الٰہی کے خلاف اپنے وضع کردہ قوانین کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلے کرے طاغوت واحد اور جمع دونوں کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔

☆ قال الخطابی الولی الناصر ینصر عبادہ المؤمنین یعنی اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مددگار ہے انہیں وہ اپنی توفیق اور امداد سے ہر قسم کی گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں پہنچاتا ہے کیونکہ گمراہیاں طرح طرح کی ہیں اس لیے لفظ جمع ظلمات سے تعبیر کیا اور ہدایت کیونکہ ایک ہی ہے اس لیے وہاں واحد کا لفظ استعمال فرمایا۔

آیت الکرسیٰ کی تفسیر

☆ مفکر اسلام مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب تفہیم القرآن جلد اوّل صفحہ ۱۹۳ پر آیۃ الکرسی کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

☆ نادان لوگوں نے اپنی جگہ چاہے کتنے ہی خدا اور معبود بنا رکھے ہوں مگر اصل واقعہ یہ ہے کہ خدائی پوری کی پوری بلا شرکت غیرے اُس غیر فانی ذات کی ہے جو کسی کی بخشی ہوئی زندگی سے نہیں بلکہ آپ اپنی ہی حیات زندہ ہے اور جس کے بل بوتے ہی پر کائنات کا یہ سارا نظام قائم ہے اپنی سلطنت میں خداوندی کے جملہ اختیارات کا مالک وہ خود ہی ہے کوئی دوسرا نہ اس کی صفات میں اُس کا شریک ہے نہ اُس کے اختیارات میں اور نہ اُس کے حقوق میں۔ لہٰذا اس کو چھوڑ کر یا اس کے ساتھ شریک ٹھہرا کر زمین یا آسمان میں جہاں بھی کسی اور کو معبود (الٰہ) بنایا جارہا ہے ایک جھوٹ گھڑا جا رہا ہے اور حقیقت کے خلاف جنگ کی جارہی ہے۔

☆ یہ اُن لوگوں کے خیالات کی تردید ہے جو خداوند عالم کی ہستی کو اپنی ناقص ہستیوں پر قیاس کرتے ہیں اور اس کی طرف وہ کمزوریاں منسوب کرتے ہیں جو انسانوں کے ساتھ مخصوص ہیں مثلاً بائبل کا یہ بیان کہ خدا۔

چھ دن میں زمین و آسمان پیدا کیا اور ساتویں دن آرام کیا۔

☆ وہ زمین و آسمان کا اور ہر اُس چیز کا مالک ہے جو زمین و آسمان میں ہے اُس کی ملکیت میں اس کی تدبیر میں اور اُس کی بادشاہی وحکمرانی میں کسی کا قطعاً کوئی حصہ نہیں اس کے بعد کائنات میں جس دوسری ہستی کا بھی تم تصور کر سکتے ہو وہ بہرحال اس کائنات کی ایک فرد کی سی ہوگی اور جو اس کائنات کا فرد ہے وہ اللہ کا مملوک اور غلام ہے نہ کہ اُس کا شریک اور ہمسر۔

☆ یہ اُن مشرکین کے خیالات کا ابطال ہے بزرگ انسانوں یا فرشتوں یا دوسری ہستیوں کے متعلق یہ گمان رکھتے ہیں کہ خدا کے ہاں ان کا بڑا زور چلتا ہے۔ جس بات پر اڑ بیٹھیں وہ منوا کر چھوڑتے ہیں اور جو کام چاہیں خدا سے لے سکتے ہیں انہیں بتایا جا رہا ہے کہ زور چلانا تو درکنار کوئی بڑے سے بڑا پیغمبر اور کوئی مقرب ترین فرشتہ اس بادشاہ ارض وسماء کے دربار میں بلا اجازت زبان تک کھولنے کی جرأت نہیں رکھتا۔

☆ اس حقیقت سے اظہار سے شرک کی بنیادوں پر ایک اور ضرب لگتی ہے اوپر کے فقروں میں اللہ تعالیٰ کی غیر محدود حاکمیت اور اس کے مطلق اختیارات کا تصور پیش کر کے یہ بتایا گیا ہے کہ اس کی حکومت میں نہ تو کوئی بالاستقلال شریک ہے اور نہ کسی کا اس کے ہاں ایسا زور چلتا ہے کہ وہ اپنی سفارشوں سے اس کے فیصلوں پر اثر انداز ہو سکے اب ایک دوسری حیثیت سے یہ بتایا جا رہا ہے کہ کوئی دوسرا اس کے کام میں دخل کیسے دے سکتا ہے

جبکہ کسی دوسرے کے پاس وہ علم ہی نہیں ہے جس سے وہ نظام کائنات اور اس کی مصلحتوں کو سمجھ سکتا ہو انسان ہوں یا جن یا فرشتے یا دوسری مخلوقات سب کا علم ناقص اور محدود ہے کائنات کی تمام حقیقتوں پر کسی کی نظر بھی محیط نہیں پھر اگر کسی چھوٹے سے چھوٹے جز میں بھی بندے تو خود اپنی ذاتی مصلحتوں کو بھی سمجھنے کے اہل نہیں ہیں ان کی مصلحتوں کو بھی خداوند کریم ہی پوری طرح جانتا ہے اور ان کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اُس خدا کی ہدایت اور رہنمائی پر اعتماد کریں جو علم کا اصلی سرچشمہ ہے۔

☆ اصل میں لفظ "کرسی" استعمال ہوا ہے جسے بالعموم حکومت و اقتدار کے لیے استعارے کے طور پر بولا جاتا ہے اردو زبان میں بھی اکثر کرسی کا لفظ بول کر حاکمانہ اختیارات مراد لیتے ہیں۔

☆ یہ آیت "آیت الکرسی" کے نام سے مشہور ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی مکمل معرفت بخشی گئی ہے جس کی نظیر کہیں نہیں ملتی اسی بناء پر حدیث میں اس کو قرآن کی سب سے افضل آیت قرار دیا گیا ہے۔ اس مقام پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہاں خداوند کریم کی ذات وصفات کا ذکر کس مناسبت سے آیا ہے؟ اس کو سمجھنے کے لیے ایک مرتبہ پھر اس تقریر پر نگاہ ڈال لیجئے، جو رکوع ۳۲ سے چل رہی ہے پہلے مسلمانوں کو دین حق کے قیام کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنے پر اُکسایا گیا ہے اور اُن کمزوریوں سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے جس میں بنی اسرائیل مبتلا ہو گئے تھے پھر یہ حقیقت سمجھائی گئی ہے کہ فتح و کامیابی کا مدار تعداد اور ساز و سامان کی کثرت پر نہیں بلکہ ایمان،

صبر وضبط اور پختگی عزم پر ہے پھر جنگ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جو حکمت وابستہ ہے اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے یعنی یہ کہ دنیا کا انتظام برقرار رکھنے کے لیے وہ ہمیشہ انسانوں کے ایک گروہ کو ذریعے سے رفع کرتا رہتا ہے ورنہ اگر ایک ہی گروہ کو غلبہ واقتدار کا دائمی پتہ چل جاتا تو دوسروں کے لیے جینا دشوار ہو جاتا پھر اس شبہ کو دفع کیا گیا ہے جو ناواقف لوگوں کے دلوں میں اکثر کھٹکتا ہے کہ اگر اللہ نے اپنے پیغمبر اختلافات کو مٹانے اور نزاعات کا سدباب کرنے ہی کے لیے بھیجے تھے اور اُن کی آمد کے باوجود نہ اختلافات مٹے، نہ نزاعات ختم ہوئے تو کیا اللہ تعالیٰ ایسا ہی بے بس تھا (نعوذ باللہ) کہ اس نے ان خرابیوں کو دور کرنا چاہا اور نہ کر سکا اس کے جواب میں بتادیا گیا کہ ان اختلافات کو بجز روک دینا اور نوع انسانی کو ایک خاص راستے پر بزور چلانا اللہ کی مشیت ہی میں نہ تھا ورنہ انسان کی کیا مجال تھی کہ اس کی مشیت کے خلاف چلتا پھر ایک فقرے میں اُس اصل مضمون کی طرف اشارہ کر دیا گیا جس سے تقریر کی ابتداء ہوئی تھی اس کے بعد اب یہ اشارہ ہو رہا ہے کہ انسانوں کے عقائد ونظریات اور مسالک ومذاہب خواہ کتنے ہی مختلف ہوں بہرحال حقیقت نفس الامری، جس پر زمین وآسمان کا نظام قائم ہے یہ ہے جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے۔ انسانوں کی غلط فہمیوں سے اس حقیقت میں ذرہ برابر کوئی فرق نہیں آتا مگر اللہ کا یہ منشا نہیں کہ اس کے ماننے پر لوگوں کو زبردستی مجبور کیا جائے جو اُسے مان لے گا وہ خود ہی فائدے میں رہے گا اور جو اس سے منہ موڑے گا وہ آپ نقصان اٹھائے گا۔

☆ یہاں "دین" سے مراد اللہ کے متعلق وہ عقیدہ ہے جو اوپر آیت الکرسی میں بیان ہوا ہے اور وہ پورا نظام زندگی ہے جو اس عقیدے پر بنتا ہے آیت کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کا یہ اعتقادی اور اخلاقی وعملی نظام کسی پر زبردستی نہیں ٹھونسا جاسکتا یہ ایسی چیز ہی نہیں ہے جو کسی کے سر جبراً منڈھی جاسکے۔

☆ طاغوت لغت کے اعتبار سے ہر اس شخص کو کہا جائے گا جو اپنی جائز حد سے تجاوز کر گیا ہو۔ قرآن کی اصطلاح میں طاغوت سے مراد وہ بندہ ہے جو بندگی کی حد سے تجاوز کر کے خود آقائی وخداوندی کا دم بھرے اور خدا کے بندوں سے اپنی بندگی کرائے، خدا کے مقابلے میں ایک بندے کی سرکشی کے تین مرتبے ہیں پہلا مرتبہ یہ ہے کہ بندہ اصولاً اُس کی بڑائی ہی کو حق مانے مگر عملاً اس کے احکام کی خلاف ورزی کرے اس کا نام فسق ہے دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ وہ اس کا فرمان برداری سے اصولاً منحرف ہو کر یا تو خود مختار بن جائے یا اس کے سوا کسی اور کی بندگی کرنے لگے یہ کفر ہے۔ تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ وہ مالک سے باغی ہو کر اس کے ملک اور اس کی رعیت میں خود اپنا حکم چلانے لگے اس آخری مرتبے پر جو بندہ پہنچ جائے اسی کا نام طاغوت ہے اور کوئی شخص صحیح معنوں میں اللہ کا مومن بندہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اس طاغوت کا منکر نہ ہو۔

☆ تاریکیوں سے مراد جہالت کی تاریکیاں ہیں جن میں بھٹک کر انسان اپنی فلاح وسعادت کی راہ سے دور نکل جاتا ہے اور حقیقت کے خلاف چل کر اپنی تمام قوتوں اور کوششوں کو غلط راستوں میں صرف کرنے لگتا ہے اور نور

سے مراد علم حق ہے جس کی روشنی میں انسان اپنی اور کائنات کی حقیقت اور اپنی زندگی کے مقصد کو صاف صاف دیکھ کر علیٰ وجہ البصیرت ایک صحیح راہ عمل پر گامزن ہوتا ہے۔

☆ "طاغوت" یہاں طواغیت کے معنیٰ استعمال کیا گیا ہے یعنی خدا سے منہ موڑ کر انسان ایک ہی طاغوت کے چنگل میں نہیں پھنستا بلکہ بہت سے طواغیت اس پر مُسلط ہو جاتے ہیں ایک طاغوت شیطان ہے جو اس کے سامنے نت نئی جھوٹی ترغیبات کا سدابہار سبز باغ پیش کرتا ہے۔ دوسرا طاغوت آدمی کا اپنا نفس ہے جو اسے جذبات وخواہشات کا غلام بنا کر زندگی کے ٹیڑھے سیدھے راستوں میں کھینچے کھینچے لیے پھرتا ہے اور بے شمار طاغوت باہر کی دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بیوی اور بچے اعزہ اور اقرباء، برادری اور خاندان، دوست اور آشنا، سوسائٹی اور قوم، پیشوا اور رہنما حکومت اور حکام یہ سب اس کے لیے طاغوت ہی طاغوت ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک اس سے اپنی اغراض کی بندگی کراتا ہے اور بے شمار آقاؤں کا یہ غلام ساری عمر اسی چکر میں پھنسا رہتا ہے کہ کس آقا کو خوش کرے اور کس کی ناراضی سے بچے۔

☆ اوپر دعویٰ کیا گیا تھا کہ مومن کا حامی و مددگار اللہ ہوتا ہے اور وہ اسے تاریکیوں سے روشنی میں نکال کر لاتا ہے اور کافر کے مددگار طاغوت ہوتے ہیں اور وہ اسے روشنی سے تاریکیوں کی طرف کھینچ لے جاتے ہیں اب اس کی توضیح کے لیے تین واقعات مثال کے طور پر پیش کیے جا رہے ہیں ان میں سے پہلی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جن کے سامنے واضح دلائل کے ساتھ

حقیقت پیش کی گئی اور وہ اس کے سامنے لاجواب بھی ہو گیا مگر چونکہ اس نے طاغوت کے ہاتھ میں اپنی نکیل دے رکھی تھی اس لیے وضوح حق کے بعد وہ روشنی میں نہ آیا اور تاریکیوں ہی میں بھٹکتا رہ گیا بعد کی دو مثالیں دو ایسے اشخاص کی ہیں جنہوں نے اللہ کا سہارا پکڑا تھا سو اللہ ان کو تاریکیوں سے اس طرح روشنی میں نکال لایا کہ پردہ غیب میں چھپی ہوئی حقیقتوں تک ان کو عینی مشاہدہ کرا دیا۔

آیت الکرسیٰ کی فضیلت

☆ اُستاد محترم حضرت علامہ حسین بخش جاڑا ؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف جلد اول صفحہ نمبر ۱۳۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ کتاب مجمع البیان میں کتب عامہ سے مروی ہے کہ عبد اللہؓ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا جو شخص ہر فریضہ نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا تو بوقت موت اس کی قبض روح خود خداوند عالم اپنے ید قدرت سے فرمائے گا اور اس کا ثواب انبیاء کے ہمراہ جہاد کر کے شہید ہونے والوں کے برابر ہوگا اور حضرت میر المومنینؑ سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے بر سر منبر ارشاد فرمایا: جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد [illegible] اس کے اور [illegible] سے بہشت میں [illegible] موت کا فرق رہ جاتا ہے اور [illegible] بہشت میں [illegible] اور جو شخص اس کو سونے سے پہلے تلاوت کرے تو خدا اس کو ہمسائیوں سمیت امن میں رکھے گا۔

☆ ایک اور حدیث میں حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تمام کلاموں کا سردار قرآن مجید ہے اور تمام قرآن میں سورۃ بقرہ سردار ہے اور تمام سورۃ بقرہ میں آیۃ الکرسی سردار ہے فرمایا اے علیؑ اس میں پچاس لفظ ہیں اور ہر لفظ میں

پچاس برکتیں ہیں۔

☆ حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ آیۃ الکرسی کو پڑھے تو خداوند کریم اس سے دنیا و آخرت کی ایک ایک ہزار سختیاں دور فرماتا ہے اور کم از کم سختی آخرت کی عذاب قبر ہے۔

☆ ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ ہر شے کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی آیۃ الکرسی ہے مومنوں کے قبرستان میں آیۃ الکرسی پڑھ کر ثواب ان کو بخشنا بہت باعث ثواب ہے۔

خواص:

۱۔ ہر نماز فریضہ کے بعد پڑھنا رزق کی فراوانی کا موجب ہے۔

۲۔ صبح و شام پڑھنا، چور، ڈاکو آتش زنی وغیرہ سے حفاظت کا موجب ہے۔

۳۔ روزانہ ہر فریضہ کے بعد پڑھنا سانپ و بچھو کا تعویذ ہے بلکہ جن و انس اس کو ضرر نہ پہنچاسکیں گے۔

۴۔ اگر اس کو لکھ کر کھیت میں دفن کیا جائے تو کھیت چوری اور نقصان کی آفت سے محفوظ رہے گا اور باعث برکت ہے۔

۵۔ اگر لکھ کر دوکان میں رکھی جائے تو باعث برکت ہے۔

۶۔ گھر میں لکھ کر رکھنا چوری سے امان کا باعث ہے اگر مرنے سے پہلے پڑھ لے تو بہشت میں اپنی جگہ دیکھے گا۔ (از عمدۃ البیان)

۷۔ سوتے وقت ہر روز آیۃ الکرسی کا پڑھنا فالج سے حفاظت کا باعث

ہے۔(برہان)

☆ فرمان امام جعفر صادقؑ سنة ولا نوم کے بارے میں منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے حضرت موسیٰ سے سوال کیا کہ تیرا خدا جاگتا ہے یا سوتا ہے، تو حضرت موسیٰ نے اپنی مناجات میں بارگاہِ خدا میں عرض کیا پس ارشاد ہوا ایک رات آپ نے سونا نہیں ہے اس کے بعد ایک فرشتہ دو شیشیاں لے کر نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ کا حکم سنایا کہ ان دونوں کو ہاتھوں میں رکھو اور ان کی حفاظت کرنا اور سونا نہیں ہے لیکن چونکہ ان پر پورے شب و روز کی بیداری کی وجہ سے نیند کا غلبہ تھا۔ پر چند انہوں نے نہ سونے کی بہت کوشش کی لیکن آخرکار نیند غالب آئی اور ہاتھ پر جو ہاتھ لگا تو دونوں شیشیاں چور چور ہو گئیں پس جبرئیلؑ امین نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے موسیٰ تم خواب میں دو شیشیوں کو محفوظ نہیں کر سکے اگر میں سو جاؤں تو زمین و آسمان کا نظام کون محفوظ کرے گا۔(عمدۃ البیان)

☆ اور یہودیوں نے یہی سوال جناب رسولِ خداؐ سے بھی کیا تو آیۃ الکرسی نازل ہوئی پھر انہوں نے پوچھا کہ کیا جنت والے سوئیں گے تو فرمایا کہ نیند موت کی بہن ہے وہاں نہ جنتی سوئیں گے اور نہ دوزخی سوئیں گے۔

(البرہان ج ۲ صفحہ ۳۲۳)

☆ **وَسِعَ كُرْسِيُّهُ**:۔صادقینؑ سے مروی ہے کہ کرسی سے مراد اس مقام پر علم ہے یعنی خدا کا علم آسمان اور زمین پر حاوی ہے بعض نے کہا ہے کہ کرسی سے مراد عرش ہے اور بعض نے قدرت ملک اور سلطنت اس سے مراد

لی ہے۔

☆ نیز منقول ہے کہ آسمانوں اور زمینوں کی حیثیت کرسی کے مقابلہ میں ایسی ہے جس طرح ایک انگوٹھی ایک وسیع جنگل میں اور کرسی کی نسبت عرش سے بھی ایسی ہے جس طرح ایک انگوٹھی یا چھلا ایک وسیع جنگل میں پڑا ہو۔

☆ علم ہیئت والوں کے نزدیک کرسی سات آسمانوں کے اوپر محیط ہے اور اس کو فلک البروج کہتے ہیں اور ان کے نزدیک تمام ستارے اور بروج وغیرہ اسی میں ہیں۔

☆ **وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ**:۔ روایت میں ہے کہ خداوند کریم نے اپنے ننانوے ناموں میں سب سے پہلے اپنی ذات مقدس کے لیے العلی العظیم کو منتخب فرمایا۔

☆ **لَا إِكْرَاهَ**:۔اس کے شان نزول کے متعلق بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ایک انصاری ایک حبشی غلام صبیح نامی کو اسلام لانے پر مجبور کرتا تھا پس یہ آیت نازل ہوئی اور بعض علماء نے کہا ہے کہ ایک مرتبہ شام سے کچھ تاجر وارد مدینہ ہوئے انہوں نے حصین انصاری کے دو بیٹوں کو نصرانیت کی دعوت دی پس وہ نصرانی ہو گئے اور ان کے ہمراہ شام چلے گئے اس پر حصین نے جناب رسولِ خداؐ کو خبر دی تو یہ آیت نازل ہوئی۔

بعض لوگ اس کو آیت جہاد سے منسوخ جانتے ہیں اور بعض کے نزدیک یہ حکم صرف ذمی کافروں کے لیے مخصوص ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اعمال شرعیہ کی بجا آوری میں انسان مختار کل ہے اور اس پر اللہ کی طرف سے

کوئی جبر نہیں کیونکہ نیکی اور بدی ہر دو کا رستہ بتایا جاچکا ہے اب انسان کی اپنی مرضی نیکی کی طرف آئے یا برائی کی طرف جائے گویا یہ آیت اس عقیدہ کو چیلنج کررہی ہے کہ نیکی و بدی سب اللہ ہی کرواتا ہے اور انسان اپنے افعال میں مجبور ہے حاشا وکلا ہم تفسیر کی جلد نمبر ۲ میں پہلے رکوع کے تحت میں مسئلہ جبر کو بیان کر چکے ہیں۔

ایک علمی نکتہ:

☆ چونکہ دین کی اصل معرفت و اعتقادات ہے اور اعمال و عبادات مالیہ و بدنیہ اس کی فروعات ہیں اور اس میں شک نہیں کہ اعتقاد کیفیت قلبیہ ہے جس میں جبر و اکراہ مؤثر نہیں ہوسکتا بلکہ اس کے لیے علیحدہ علل و اسباب ہیں جو اس کے حصول کا پیش خیمہ ہوا کرتے ہیں پس لا اکراہ فی الدین کا جملہ ترکیب نحوی کے لحاظ سے یا تو جملہ خبریہ ہے تو مقصد یہ ہے کہ دین ایک ایسی چیز ہے جس میں جبر و اکراہ قطعاً داخل نہیں ہوا کرتا اور یہ ان لوگوں کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور اگر یہ جملہ انشائیہ قرار دیا جائے تو دین کے قبول کرانے کے لیے جبر و تشدد کو منع کیا گیا ہے کیونکہ جبر اعمال ظاہریہ و افعال بدنیہ سے تعلق رکھتا ہے قلبی میلان اور اعتقادی رجحان میں اس کا کوئی اثر نہیں ہوا کرتا لہٰذا جبر کا استعمال بے ہودہ اور بے معنی ہے۔

☆ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ:۔ یہ نفی اکراہ کی تعلیل ہے کہ کوئی حاکم کسی امر ضروری میں تشدد و جبر کو اس وقت استعمال کرتا ہے۔جب ماتحت میں فعل

مامور بہ کی خوبی و بدی کے سمجھنے کی اہلیت نہ ہو جس کی وجہ سے وہ فعل مامور کی مصالح سے مطلع نہ ہوسکے یا ماتحت میں سمجھنے کی اہلیت ہو لیکن بعض مصلحتوں کی وجہ سے اس کو سمجھانا خلاف مقصود ہو تو ان حالات میں امور ضروریہ کی بجا آوری میں تشدد سے کام لیا جاتا ہے اور مامورین کے لیے سوائے تقلیدی رویہ کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا لیکن دین اسلام کی اچھائی اور اس کے رد کرنے کی برائی کو سمجھنے کے لیے نہ انسانوں میں فہمی معذوری ہے کیونکہ اس کے اصول فطری اور مطابق عقل ہیں اور نہ حاکم مطلق نے ان کو سمجھانے میں کوئی کمی کی ہے بلکہ وحی اور نبوت کے ذریعے سے ہدایت اور گمراہی کے ہر دو طریق پوری طرح واضح کر دیئے گئے ہیں پس اس وضاحت کے بعد جبر و اکراہ کا سوال باقی ہی نہیں رہتا بلکہ صاحب عقل و فہم انسان نفع و نقصان کے سمجھنے کے بعد اپنے اختیار و ترک میں مختار ہیں لہٰذا اس میں جبر کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔

☆ نیز اس بیان سے یہ امر پوری طرح واضح ہوگیا کہ دین اسلام تلوار کے زور سے ہرگز نہیں پھیلا بلکہ اس کے مشن کی صداقت اور اس کے اصول کی مبنی بر حقیقت جاذبیت نے چہار دانگ عالم میں اس کی مقبولیت کا ڈنکا بجایا اور اس کی فطری و طبعی ناقابل تردید براہین نے فضائے عالم میں اس کا جھنڈا لہرایا ہے۔پس روز روشن کی طرح اس امر کی بھی وضاحت ہوگئی کہ یہ آیت تاقیام قیامت منسوخ نہیں ہوسکتی کیونکہ کسی حکم کی منسوخی اس وقت ہوسکتی ہے جبکہ پہلے اس کی علت کو منسوخ کیا جائے اور یہاں عدم اکراہ کی علت

ہے۔ ہدایت وگمراہی کے رستوں کی وضاحت اور یہ علت تاقیامت قابل نسخ نہیں لہٰذا اس کا معلول حکم یعنی جبر وتشدد کی منع بھی ہرگز نسخ پذیر نہیں ہوسکتا پس جن لوگوں نے اس حکم کو جہاد والی آیات سے منسوخ قرار دیا ہے یہ ان کا اشتباہ ہے اور اسلام کی جملہ لڑائیاں دین اسلام کی نشر و اشاعت کی خاطر نہیں تھیں بلکہ جو لوگ انسانیت کے اس فطری حق پر پردہ ڈالنے اور شمع توحید کو بجھانے کے درپے تھے اسلام کی لڑائیاں بحکم جہاد اس نفیس ترین متاع فطرت یعنی کلمہ توحید کی حفاظت کے لیے صرف دفاعی حیثیت سے تھیں نہ کہ ان میں توسیع دائرہ اسلام کی ہوس کارفرما تھی اور نہ ملک گیری کا جذبہ موجب تحریک تھا کیونکہ ملک گیری کا جذبہ تبلیغ اسلام سے بالکل منافات رکھتا ہے اور جبر وتشدد اور فاتحانہ انداز دائرہ اسلام کی توسیع میں فائدہ بخش نہیں کیونکہ اصل دین ہے معرفت اور وہ اکراہ سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ الطاغوت سے مراد شیطان یا سرکش خواہ جن ہو یا انسان یا کاہن یا جادوگر یا بابت ہے۔

(باقوال مفسرین)

آیت الکرسیٰ کی عظمت وافادیت

☆ علامہ حسن الہاشمی ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا میں تحریر فرماتے ہیں کہ یوں تو قرآن حکیم کی ایک ایک آیت قابل احترام ہے اور آیت ہی کیا قرآن حکیم کا کوئی نقطہ اور کوئی شوشہ عظمت و افادیت سے خالی نہیں ہے ہر چیز اپنی جگہ آفتاب اور ماہتاب ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ آیت الکرسی کی جو اہمیت احادیث رسولؐ اور بزرگانِ دین کے معتبر اقوال سے ثابت ہے۔ اُسے پڑھ کر آیت الکرسی کی عظمت و افادیت کا پوری طرح اندازہ ہو جاتا ہے اور یہ بات روز روشن کی طرح دل و دماغ پر عیاں ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب کا یہ حصہ اُمت مسلمہ کے لیے ایک عظیم الشان تحفہ ہے جس کی قدر کرنا ہر صاحب ایمان کا فرض ہے اور جس کی ناقدری دین و دنیا کے خسران کا باعث بن سکتی ہے۔

سب سے عظیم آیت:

☆ ایک مرتبہ آنحضورؐ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے دریافت کیا کہ قرآن حکیم میں سب سے زیادہ عظیم کون سی آیت ہے۔ حضرت کعبؓ نے جواب دیا

آیت الکرسی آنحضورؐ نے فرمایا کہ ابولمنذر تمہیں یہ علم مبارک ہو۔ ایک بار حضرت ابو ذر غفاریؓ نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا کہ قرآن حکیم میں سب سے زیادہ عظیم آیت کون سی ہے؟ (مسند امام احمد)

آنحضورؐ نے جواب دیا آیت الکرسی۔ (تفسیر ابن کثیر)

شان نزول:

☆ ابن جریر حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آیت الکرسی ایک انصاری صحابی حصین ابن سالم ابن عوفؓ کے بارے میں نازل ہوئی ان کے دو بیٹے رسولؐ کی بعثت سے پہلے عیسائی ہو گئے تھے اور مدینہ طیبہ میں روغن زیتون کی تجارت کے لیے آئے ہوئے تھے حصین چونکہ مسلمان ہو چکے تھے اس لئے انہوں نے اپنے بیٹوں کو زبردستی طور پر مسلمان کرنا چاہا بات بڑھی۔ اور رسولؐ تک پہنچی۔ حصین انصاریؓ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یارسول اللہ میرے جسم کا ایک حصہ جہنم میں داخل ہو اور میں دیکھتا رہوں اس پر آیت الکرسی نازل ہوئی جس میں صاف صاف فرمایا گیا ہے کہ دین میں کوئی جبر و اکراہ یعنی سختی اور زور زبردستی نہیں ہے۔ (انوار القرآن)

جنت کی کنجی:

آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اسے جنت میں جانے سے سوائے موت کے اور کوئی چیز نہیں روک سکتی گویا کہ وہ مرتے ہی داخل جنت کر دیا جاتا ہے یعنی مرتے ہی جنت کے آثار و

علامات کا مشاہدہ کر لیتا ہے۔ (نسائی شریف)

قدرتِ خداوندی کا احاطہ:

☆ آیت الکرسی بظاہر ایک مختصر سی آیت ہے لیکن اس میں اللہ جل شانہٗ کی توحید ذات و صفات کا بیان ایک عجیب و غریب انداز میں بیان کیا گیا ہے جس میں اللہ کا موجود ہونا، زندہ ہونا، سمیع و البصیر ہونا، متکلم ہونا، واجب الوجود ہونا، دائم و باقی ہونا، سب کائنات کا موجود خالق ہونا، تغیرات و تاثرات سے بالاتر ہونا تمام کا مالک ہونا، صاحب عظمت و جلال ہونا کہ اس کے آگے کوئی بغیر اس کی اجازت کے بول نہیں سکتا۔

ایسی قدرت کاملہ کا مالک ہونا کہ سارے عالم اور اس کی کائنات کو پیدا کرنے باقی رکھنے اور اس کا نظام قائم رکھنے سے اس کو نہ کوئی تھکان پیش آتی ہے نہ سستی، ایسے علم محیط کا مالک ہونا جس سے کوئی چھپی ہوئی چیز کا کوئی ذرہ اور قطرہ باہر نہ رہے، گویا کہ اس مختصر آیت میں حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ کو اس طرح سمیٹ دیا گیا جس طرح کوئی سمندر کو پیالے میں سمیٹ لیتا ہے اور قابل حیرت انداز بیان خود حق تعالیٰ کا ہے کسی اور کی زبان میں اتنی وسعت کہاں اس آیت میں دس جملے ہیں۔

پہلا جملہ ہے ـــــ اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ: ۔ اس جملہ میں لفظ اللہ اسم ذات ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ وہ ذات جو تمام کمالات کی جامع اور تمام نقائص سے پاک ہے۔ اس جملہ میں اس بات کا بھی بیان ہے کہ قابل عبادت اس کی ذات کے سوا کوئی اور نہیں۔

دوسرا جملہ ہے ـــــ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے۔ عربی زبان میں اَلْحَیُّ "زندہ" کو کہتے ہیں یعنی اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے، وہ موت سے بالاتر ہے۔ قیوم قیام سے نکلا ہے قیام کے معنی کھڑے ہونے کے ہیں قیوم اور قیام کے صیغے میں مطلب یہ ہے کہ وہ خود قائم رہ کر دوسروں کو قائم رکھتا ہے اور سنبھالتا ہے قیوم حق تعالیٰ کی خاص صفت ہے جس میں کوئی مخلوق شریک نہیں ہو سکتی کیونکہ جو چیزیں خود اپنے وجود و بقاء میں کسی دوسرے کی محتاج ہوں وہ کسی اور کو کیا سنبھال سکتی ہیں؟ اس لیے کسی انسان کو قیوم کہنا جائز نہیں جو لوگ عبد القیوم نام کو بگاڑ کر صرف قیوم کہتے ہیں وہ گناہ گار ہوتے ہیں، اللہ جل شانہ کے اسماء صفات میں حی و قیوم کا مجموعہ بہت سے حضرات کے نزدیک اسم اعظم ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ غزوہ اُحد میں ایک وقت میں نے یہ چاہا کہ آنحضورؐ کو دیکھوں کہ آپ کیا کر رہے ہیں قریب پہنچا تو دیکھا کہ آپ سجدے میں پڑے ہوئے ہیں۔ "یاحی یا قیوم، یاحی یا قیوم" کی تکرار کر رہے ہیں۔

تیسرا جملہ ہے ـــــ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ: لفظ سِنَةٌ سین کے زیر کے ساتھ اونگھ کو کہتے ہیں جو نیند کے ابتدائی آثار ہوتے ہیں اور "نوم" مکمل نیند کو۔ اس جملے کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ جل شانہ اونگھ اور نیند سے بری اور بالاتر ہے پچھلے جملے میں لفظ قیوم نے جب انسان کو یہ بتلایا کہ اللہ جل شانہ سارے آسمانوں، زمینوں اور ان میں سمانے والی کائنات کو تھامے

اور سنبھالے ہوئے ہیں اور ساری کائنات اسی کے سہارے قائم ہے تو ایک انسان کا خیال اپنی جبلت و فطرت کے مطابق اسی طرف جانا ممکن ہے کہ جو ذات پاک اتنا بڑا کام کر رہی ہے اس کو کسی وقت تھکان بھی ہونی چاہیے۔ کچھ وقت آرام اور نیند بھی ہونا چاہیے۔ اس دوسرے جملہ میں محدود علم و بصیرت اور محدود قدرت رکھنے والے انسان کو اس پر مُتنبہ کر دیا کہ حق تعالیٰ کو اپنے اوپر یا دوسری مخلوقات پر قیاس نہ کرے، اپنے جیسا نہ سمجھے وہ مثل و مثال سے بالاتر ہے اس کی قدرت کے سامنے یہ سارے کام نہ کچھ مشکل ہیں نہ اس کے لیے تھکان کا سبب ہیں اور اس کی ذات پاک تمام تاثرات اور تھکان و تعب سے اور اونگھ اور نیند سے قطعی طور پر بالاتر ہے۔

چوتھا جملہ ہے ـــــ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ: ۔اس کے شروع میں لفظ لَهٗ کا لام تملیک کے لیے ہے جس کے معنی یہ ہوئے کہ تمام چیزیں جو آسمانوں یا زمینوں میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی مملوک ہیں وہ مختار ہے جس طرح چاہے اس میں تصرف فرمادے۔

پانچواں جملہ ہے ـــــ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ: یعنی ایسا کون ہے جو اس کے آگے کسی کی سفارش کر سکے بغیر اس کی اجازت کے اس میں چند مسائل بیان فرمادیے ہیں۔

اوّل یہ کہ جب اللہ تعالیٰ تمام کائنات کا مالک ہے کوئی اس سے بڑا اس کے اوپر حاکم نہیں تو کوئی اس سے کسی کام کے بارے میں باز پرس کرنے کا بھی حقدار نہیں اور جو حکم جاری فرمائیں اس میں کسی کو چوں چرا کی

مجال نہیں ہاں یہ ہوسکتا تھا کہ کوئی شخص کسی کی سفارش وشفاعت کرے سو اس کو بھی واضح فرمادیا کہ بارگاہ عزت وجلال میں کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں ہاں کچھ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہیں جن کو خاص طور پر کلام اور شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔

غرض بلا اجازت کوئی کسی کی سفارش وشفاعت بھی نہ کر سکے گا۔

حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ محشر میں سب سے پہلے میں ساری اُمتوں کی سفارش کروں گا اسی کا نام مقام محمود ہے جو آنحضورؐ کی خصوصیات میں سے ہے۔

چھٹا جملہ ہے۔۔۔۔۔۔۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ: یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے آگے پیچھے کے تمام حالات و واقعات سے باخبر ہے آگے اور پیچھے کا یہ مفہوم ہوسکتا ہے کہ ان کے پیدا ہونے سے پہلے اور پیدا ہونے کے بعد کے تمام حالات و واقعات حق تعالیٰ کے علم میں ہیں اور یہ مفہوم ہوسکتا ہے کہ آگے سے مراد وہ حالات ہیں جو انسان کے لیے کھلے ہوئے ہیں اور پیچھے سے مراد اس سے مخفی واقعات وحالات ہوں تو معنی یہ ہوں گے کہ انسان کا علم بعض چیزوں پر محیط ہے اور بعض پر نہیں کچھ چیزیں اس کے سامنے کھل جاتی ہیں کچھ اس سے پوشیدہ رہتی ہیں مگر اللہ جل شانہ کے سامنے تمام چیزیں کھلی ہوئی رہتی ہیں۔

ساتواں جملہ ہے۔۔۔۔۔۔ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ: یعنی انسان اور تمام مخلوقات اللہ کے علم کے کسی بھی

حصے کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر اللہ تعالیٰ جس کو جتنا حصہ علم عطا کرنا چاہے صرف اتنا ہی علم اس کو مل سکتا ہے اس میں بتلا دیا گیا کہ تمام کائنات کے ذرے ذرے کا علم صرف اللہ شانہ کی خصوصی صفت ہے انسان یا کوئی اور مخلوق اس میں شریک نہیں ہوسکتی۔

آٹھواں جملہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ: یعنی اُس کی کرسی اتنی بڑی ہے جس کی وسعت کے اندر ساتوں آسمان اور زمین سمائے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نشت وبرخاست سے بالاتر ہے اس قسم کی آیات کو اپنے معاملات پر قیاس نہ کیا جائے اس کی کیفیت وحقیقت کا ادراک انسانی عقل سے بالاتر ہے البتہ مستند احادیث و روایات سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ عرش اور کرسی بہت عظیم الشان ہیں جو تمام آسمانوں اور زمینوں سے بدرجہا بڑے ہیں۔ ابن کثیر نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو ذر غفاریؓ نے نقل کیا ہے کہ انہوں نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ کرسی کیا اور کیسی ہے۔ آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی مثال کرسی کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے ایک بڑے میدان میں کوئی حلقہ انگشتری ڈال دیا جائے۔

نواں جملہ ہے۔۔۔۔۔۔۔ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا: یعنی اللہ تعالیٰ کو ان دونوں عظیم مخلوقات آسمانوں وزمین کی حفاظت کچھ گراں نہیں ہوتی کیونکہ قادر مطلق کی قدرت کاملہ کے سامنے یہ سب چیزیں نہایت آسان ہیں۔

دسواں جملہ ہے۔۔۔۔۔۔ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ: یعنی وہ عالیشان اور عظیم الشان ہے پچھلے نو جملوں میں حق تعالیٰ کی ذات و صفات کے کمالات بیان ہوئے ہیں اُن کو دیکھنے اور سمجھنے کے بعد ہر عقل رکھنے والا انسان یہی کہنے پر مجبور ہے کہ عزت و عظمت اور بلندی و برتری کی مالک و سزاوار۔۔۔وہی ذات پاک ہے ان دس جملوں میں اللہ جل شانہ کی صفاتِ کمال اور اس کی توحید کا مضمون پوری وضاحت اور تفصیل کے ساتھ آگیا۔

(معارف القرآن جلد نمبر ۱)

سید الآیات:

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بار آنحضورؐ نے فرمایا کہ سورۃ البقرہ میں ایک آیت (مراد آیت الکرسی) ایسی ہے کہ قرآن حکیم کی تمام آیات کی سردار ہے۔سبحان اللہ کیا انداز بیان ہے محبوب رب العالمین نے کس قدر دلنشین انداز میں آیت الکرسی کی عظمت و اہمیت کو بیان کیا ہے۔اس طرح کی اور بے شمار روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آیت الکرسی کو قرآن حکیم کی دوسری آیات کے مقابلے میں یک گونہ فوقیت اور برتری حاصل ہے اور اس آیت کا مقام نسبتاً بڑھا ہوا ہے۔۔۔۔۔یوں پروردگار کا نازل کردہ تمام ہی کلام عظیم المرتبت ہے اور اس کی ایک ایک سطر اور ایک ایک حرف واجب الاحترام ہے۔

ستر ہزار فرشتوں کا نزول:

☆ روایت ہے کہ جب آیت الکرسی آنحضورؐ پر نازل ہوئی تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نازل ہوئے اور یہ اہتمام اس آیت کی عظمت اور بزرگی کی وجہ سے تھا۔ایک بار آنحضورؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ آیت الکرسی مجھے عرش کے خزانوں میں سے عطا کی گئی ہے اور یہ ایسی نعمت ہے کہ مجھ سے پہلے کبھی کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی۔ (کنز الاعمال)

شیطان سے حفاظت:

☆ آنحضورؐ سے مروی ہے کہ آیت الکرسی پڑھ کر اگر اولاد یا مال پر دم کر دیا جائے تو شیطانی وسوسوں اور فتنوں سے مال و اولاد کی حفاظت رہتی ہے اور کوئی بھی شیطانی چال انسان کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جس شخص نے رات کو سوتے وقت آیت الکرسی ایک بار بھی اگر پڑھ لی تو صبح تک ایک فرشتہ خاص طور پر اس کی حفاظت کرتا ہے اور شیطان پڑھنے والے کے پاس نہیں آپاتا اور نہ صرف یہ کہ پڑھنے والا شیطانی سازشوں اور آفتوں سے محفوظ رہتا ہے بلکہ اس کا گھر، گھر والے اور گھر کا تمام ساز و سامان بھی ہر قسم کی آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ (خیر متین)

ذریعہ قبولیت:

☆ بزرگوں نے فرمایا کہ آیت الکرسی کے ۱۷۰ حروف ہیں اور اس آیت میں پانچ کلمے ہیں اور دس جملے ہیں جو شخص صبح کو پانچ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ

لیتا ہے وہ شام تک اس خدا کی امان میں رہتا ہے جس کی پناہ سے بڑھ کر کوئی پناہ نہیں اور جو شخص آبادی سے دور جا کر آیت الکرسی کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر کوئی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ فوراً اس کی دعا قبول کر لیتے ہیں۔

جن کا جل کر خاک ہو جانا:

☆ جناب امام غزالیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ بنی کعب کے ایک تاجر کا بیان ہے وہ خود اپنا حال یوں بیان کرتا ہے کہ وہ کھجوروں کا کاروبار کرتا تھا ایک بار اس سلسلے میں وہ بصرہ گیا چند دن ٹھہرنے کے لیے اُسے جگہ کی ضرورت پیش آئی اتفاق سے اُسے کوئی جگہ نہیں ملی۔ وہ رہائش کے لیے جگہ کی تلاش میں تھا کہ اُسے ایک خالی مکان کا سراغ ملا جو برسوں سے ویران تھا۔ اس مکان میں مکڑیوں کے بڑے بڑے جالے لگ رہے تھے اور مکان کی حالت بھی بہت خستہ تھی۔

اُس نے لوگوں سے دریافت کیا کہ اس مکان کا مالک کون ہے؟

لوگوں نے اس کا پتہ بتایا اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ یہ مکان برسا برس سے غیر آباد ہے اُسے نہ لینا اس میں کوئی نہیں رہ سکتا جو شخص بھی اس مکان میں رات گزارتا ہے وہ صبح کو مردہ پایا جاتا ہے اس طرح کے کئی حادثے ہونے کے بعد اب اس مکان میں کسی بھی شخص کو داخل ہونے کی جرأت نہیں ہوئی اس لیے یہ مکان ویران اور غیر آباد ہے۔

تاجر مکان مالک کے پاس گیا اور مکان کے بارے میں اس نے دریافت کیا مالک مکان نے کہا کہ انسانی جانیں ضائع ہو جانے کے بعد اب

میں نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ اس مکان کو کرائے پر نہیں دوں گا یہاں ایک جن رہتا ہے جو بہت ہی طاقت ور جن ہے اُس کے سامنے سب بے بس ہو جاتے ہیں اور بالآخر مر جاتے ہیں۔ تاجر نے مالک مکان کی بہت منت کی کہا تم یہ مکان مجھے کرائے پر دے دو میں اس جن سے نمٹ لوں گا اور اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے گا۔ مالک مکان نے تاجر کی منت وسماجت کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور مکان کی چابی اس کو دے دی۔ تاجر نے مکان میں جا کر تھوڑی بہت صفائی کی اور کمرہ خاص طور پر پوری طرح صاف کیا اور اس کمرے میں اس نے رات گزارنے کا فیصلہ کیا دن تو خیریت سے گزر گیا جب رات آئی تو تاجر نے آیت الکرسی اپنے اوپر دم کی اور وہ اطمینان سے سو گیا درمیانی شب میں جب تاجر کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ وہ کمرے میں تنہا نہیں ہے بلکہ ایک شخص جو انتہا سے زیادہ کالا اور بہت ہی بھدی شکل کا وہاں موجود ہے۔ اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح چمک رہی تھیں ہر طرف سناٹا تھا، تاجر نے دیکھا کہ وہ شخص اس کی طرف بڑھ رہا ہے تاجر نے فوراً بسم اللہ پڑھ کر آیت الکرسی پڑھنی شروع کی جب وہ اس الفاظ پر آیا حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ تو جن کے منہ سے عجیب آوازیں نکلنی بند ہو گئیں۔ تاجر نے اسی کلمے کو بار بار دہرانا شروع کیا آخر کار وہ جن غائب ہو گیا۔ اس کے بعد تاجر سو گیا جب صبح ہوئی تو تاجر نے دیکھا کہ جہاں جن کھڑا تھا وہاں ڈھیر ساری راکھ پڑی تھی اتنے میں تاجر کے کانوں میں غیب سے ندا آئی تو نے ایک بڑے اور موذی جن کو کلام الٰہی سے جلا کر

راکھ کر دیا ہے۔

آیت الکرسی کی کرامت:

☆ صاحب خزینۃ الاسرار تحریر فرماتے ہیں کہ جب میں ۱۲۶۱ھ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا میرا قیام جس علاقے میں تھا وہاں ایک عورت کے دردزہ ہوا اور دایہ اور اطباء کی کوششوں کے باوجود اس عورت کے نہ دردکم ہوا اور نہ بچے کی پیدائش ہوئی اس کا شوہر بوقت چاشت میرے پاس آیا میں نے آیت الکرسی، سورۃ الفاتحہ، سورۃ اخلاص اور آیت مبارکہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ پانی پر دم کر کے دے دیا اس شخص نے لے جا کر یہ پانی اپنی بیوی کو پلا دیا اللہ کے فضل و کرم سے فوراً ہی اس کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا اور اس وقت سے میں آیت الکرسی اور مذکورہ آیات کی کرامت و عظمت کا قائل ہو گیا۔

امام نوریؒ نے اپنی تصنیف فضائل آیۃ الکرسی میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کے بعد خلوت میں بیٹھ کر ۳۱۳ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے انشاء اللہ اس کے مال اور کاروبار میں اس قدر خیر و برکت ہوگی کہ دیکھنے والے حیران رہ جائیں گے۔

ذریعہ رفعِ غم:

☆ امام نوریؒ نے اپنی تصنیف جو انہوں نے آیت الکرسی کی فضیلت ہی میں قلم بند کی ہے اس میں انہوں نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص آیت

الکرسی کو کسی خالی مکان میں بعد نماز عصر سترہ (۱۷) مرتبہ پڑھے گا اس کے دل میں ایک خاص قسم کی کیفیت پیدا ہوگی اور اس کیفیت میں وہ جو بھی دعا کرے گا قبول ہوگی اور اس کے دل میں اگر غموں کا ہجوم بھی ہوگا تو ان سے اس شخص کو نجات نصیب ہوگی۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص مصیبت اور سختی کے دور میں آیت الکرسی اور سورۃ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی کرے گا اور اس کی مصیبت و سختی رفع ہوگی۔ (مدارج النبوۃ)

افضل و اشرف:

☆ پیغمبر اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ آیت الکرسی قرآن حکیم کی سب سے زیادہ اشرف اور افضل آیت ہے اس لیے کہ اس آیت میں پروردگار عالم نے بزبان خود اپنی اہم خصوصیات و صفات کا ذکر عجیب و غریب انداز سے کیا ہے۔ اس لیے آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہر فرض نماز کے بعد جو شخص اس آیت کو پابندی کے ساتھ پڑھے گا اس کو جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے اور کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ (مسلم شریف و ترمذی شریف)

ذریعہ نگہبانی:

☆ ایک مرتبہ ایک شخص نے آنحضورؐ سے پوچھا کہ مجھے کوئی چیز ایسی بتا دیجئے جس سے مجھے فائدہ ہو اور میں اور میرے اہل و عیال مصائب سے محفوظ رہیں آپؐ نے اسے آیت الکرسی پڑھنے کی تاکید کی اور فرمایا کہ اس

کے پڑھنے سے تو بھی محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ تیرے اس عمل کی وجہ سے تیرے آس پاس رہنے والوں کی بھی حفاظت فرمائے گا۔

جنات سے نمٹنے کا ہتھیار:

☆ ترمذی اور حاکم حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک بخاری تھی جس میں کھجوریں رکھی رہا کرتی تھیں بھوت بلی کی صورت میں آتے اور اس میں سے کھجوریں نکال کر لے جاتے۔ میں نے رسول اللہؐ سے اس بات کی شکایت کی آپؐ نے ارشاد فرمایا جاؤ اور جب وہ پھر دوبارہ آئے تو اس سے کہنا بسم اللہ اجیبی رسول اللہؐ یعنی اللہ کے نام کی برکت سے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ جب وہ دوبارہ آئی تو میں نے اس کو پکڑ لیا اس نے قسم کھائی کہ اب نہیں آؤں گی میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد میں جب رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے قسم کھائی ہے کہ میں اب نہیں آؤں گی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ بولنا اس کی عادت ہے۔ چنانچہ اگلے دن وہ پھر آئی میں نے اس کو پکڑ لیا اس نے پھر قسم کھائی اور میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔ اگلے دن مجھ سے رسول اللہؐ نے پھر وہی سوال کیا اور میں نے وہی جواب دیا۔ اس مرتبہ آپؐ نے پھر یہ ارشاد فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ بولنا اس کی عادت ہے۔ تیسری بار جب وہ پھر آئی تو میں نے اس کو پکڑ کر کہا کہ اس

مرتبہ میں تجھے نہیں چھوڑوں گا اور تجھے خدمت نبویؐ میں لے کر جا کر رہوں گا۔ لیکن جن نے اس کے جواب میں کہا کہ میں آپ کو آج ایک گر کی بات بتائے دیتی ہوں وہ یہ کہ تم اپنے گھر میں آیت الکرسی پڑھ لیا کرو اس کے پڑھنے سے آپ کے گھر میں شیطان یا کوئی اور ستانے والی چیز نہیں آئے گی۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کے بعد جب میں آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے پھر دریافت فرمایا میں نے آپ کو پورا واقعہ سنا دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ نسخہ تو اس نے صحیح بتایا ویسے جھوٹ بولنا اس کی بہرحال عادت ہے۔

اس مضمون کی ایک حدیث امام بخاریؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حضورؐ نے صدقۃ الفطر کے مال کا محافظ مقرر فرمایا اور میرے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا جیسا کہ اوپر مذکور ہے حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے آکر عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے اس کو اس لیے چھوڑ دیا کیونکہ اس نے مجھے ایسے کلمات تلقین کیے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے گا۔ آنحضورؐ نے پوچھا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا اس نے مجھے بتایا ہے کہ جب میں بستر پر لیٹا کروں تو سونے سے پہلے پوری آیت الکرسی پڑھ لیا کروں یہ آیت الکرسی میرے لیے ایک ڈھال بن جائے گی اور میں جنات اور شیاطین وغیرہ سے رات بھر محفوظ رہوں گا اور صبح تک بھی کوئی جن اور شیطان مجھے دھوکہ دینے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ یہ سن کر آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس نے یہ بات تو بالکل سچ

کبھی لیکن جھوٹ بولنا اس کی فطرت ہے۔ ان روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آیت الکرسی ایک ایسا علمی ہتھیار ہے کہ جس کے ذریعہ ہم اذیت دینے والی مخلوق کی شرارتوں اور اذیتوں سے مامون رہ سکتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابرین رات کو سونے سے قبل آیت الکرسی ضرور پڑھا کرتے تھے۔ بزرگوں میں سے کوئی ایک بزرگ بھی ایسا نہیں تھا کہ آیت الکرسی کا ورد جس کے معمولات میں شامل نہ ہو۔

برائے رفع رنج وغم:

☆ امام بونیؒ نے آیت الکرسی کی فضیلت پر ایک کتاب تصنیف کی ہے اور اس میں ایک خاص عمل کا ذکر کیا ہے جس کا جاننا ہر صاحب ایمان کے لیے ضروری ہے وہ خاص عمل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آیت الکرسی کو کسی خالی جگہ بعد نماز عصر ستر (۷۰) بار پڑھ لے وہ اپنے قلب میں ایک خاص کیفیت محسوس کرے گا اور اس کی کیفیت کی حالت میں وہ جو بھی دعا کرے گا قبول ہو گی اور دل کی اداسی اور رنج وغم کی وحشت اس کے دل سے دور ہو جائے گی۔ اس کے قلب میں ایک عجیب طرح کی طمانیت اور تسکین پیدا ہو جائے گی اس کو ہر اچھے برے حالات میں مسرور اور مطمئن رکھے گی۔ حدیث شریف میں یہ بھی وارد ہے کہ جو شخص مصیبت اور سختی میں آیت الکرسی اور سورۃ البقرہ کی آخری تین آیات کو پڑھے گا رب العالمین اس کی سختی اور مصیبت کو آسانی اور راحت میں تبدیل کر دے گا۔ (مدارج النبوۃ)

دعا کی قبولیت کا مؤثر ذریعہ:

☆ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی نیک مقصد کے لیے دعا کرے اور یہ چاہے کہ اس کی دعا جلد از جلد قبول ہو جائے تو وہ جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر ۱۷ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دعا کرے۔ انشاء اللہ فوراً دعا قبول ہو گی یہ طریقہ بزرگوں کا بارہا آزمایا ہوا ہے ان کی تقلید کرتے ہوئے اگر ہم لوگ بھی یہ طریقہ اختیار کریں گے تو اللہ کے فضل و کرم کے مستحق قرار پائیں گے اور دین و دنیا کی کامیابی ہمارے حصے میں آئے گی۔

جنگ میں کامیابی کے لیے:

☆ حکمائے اسلام سے یہ بات بھی مروی ہے کہ آیت الکرسی کسی بھی پریشانی میں اگر ۳۱۳ مرتبہ پڑھ لی جائے تو پریشانی رفع ہو جائے گی اور اگر کسی ہتھیار پر ۳۱۳ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر لیں اور پھر اس ہتھیار کو لے کر میدان جنگ میں جائیں تو خدا کے فضل و کرم سے دشمن پر فتح پالیں گے۔

عجیب وغریب اتفاق:

☆ یہ اتفاق عجیب وغریب ہے کہ اسلام کی خاطر کفار سے لڑی جانے والی سب سے پہلی جنگ میں جو اصحاب رسولؐ شریک ہوئے تھے ان کی تعداد تین سو تیرہ (۳۱۳) تھی اور بعینہٖ یہی تعداد اصحاب طالوت کی بھی تھی جو حضرت داؤدؑ کے زمانہ میں نافرمانوں سے جنگ کے لیے نکلے تھے۔ آیت

الکرسی کے حروف بھی ۳۱۳ ہیں اس لیے اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر آیت الکرسی کو اس کے حروف کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر کوئی شخص اللہ سے دعا کرے گا تو اللہ اپنے کلام کی برکت سے اور اصحاب بدر اور اصحاب طالوت کے طفیل میں دعا قبول کرے گا اور مانگنے والے کو دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز کرے گا۔

اللہ جل شانہ کی صفات جلیلہ کا بیان

جناب شیخ عاشق الٰہی مدنیؒ انوار البیان جلد اول صفحہ ۳۵۹ پر لکھتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ آیت الکرسی ہے۔ احادیث شریفہ میں اس کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے بیان فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا کہ اے ابوالمنذر (یہ ان کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو اللہ کی کتاب میں وہ کون سی آیت تمہارے پاس ہے جو اعظم ہے (سب سے بڑی عظمت والی ہے)۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے پھر وہی سوال فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ وہ آیت اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ اے ابو المنذر تمہیں علم مبارک ہو۔

(روایت از مسلم ص ۲۷۱ ج ۱)

چونکہ اس آیت شریفہ میں کرسی کا ذکر ہے اس لیے عوام و خواص سب ہی اسے آیت الکرسی کے نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔ خود روایات حدیث میں اسے آیت الکرسی کے نام سے ذکر فرمایا ہے۔ آیۃ الکرسی میں اللہ جل شانہ نے اپنی صفات جلیلہ بیان فرمائی ہیں۔ اول یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

معبود برحق ہے وہی معبود حقیقی ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔وہ وحدہٗ لاشریک ہے صفت الوہیت میں منفرد ہے۔

پھر ارشاد فرمایا اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لفظ حی عربی زبان میں زندہ کے لیے بولا جاتا ہے اللہ جل شانہ زندہ ہے۔ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔اس کی ذات و صفات ازلی و ابدی ہیں جن کو کبھی بھی زوال نہیں اور قیوم مبالغہ کا صیغہ ہے۔قائم خود قائم رہنے والا اور قیوم قائم رکھنے والا۔۔۔۔۔ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اس نے سب کو وجود دیا ہے اور اس کے اذن و مشیت سے سب کا وجود قائم ہے۔کائنات کے سب احوال اسی کی مشیت اور قدرت سے متغیر و متبدل ہوتے ہیں اور وہ جس کو جس حال میں چاہے رکھتا ہے۔

صحیح بخاری ص ۱۵۱ ج ۱ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو جب نماز تہجد کے لیے بیدار ہوتے تھے تو بارگاہ خداوندی میں جو معروض پیش کرتے تھے اس میں یہ بھی تھا۔اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ (اے اللہ آپ ہی کے لیے سب حمد ہے آپ تمام آسمانوں کے اور زمینوں کے اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کے قائم رکھنے والے ہیں)۔

پھر فرمایا لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ (اس کو نہیں پکڑتی ہے اونگھ اور نہ نیند) سِنَۃٌ ہلکی نیند کو کہتے ہیں جس کا ترجمہ اونگھ سے کیا گیا ہے اور نوم سو جانے کو کہا جاتا ہے جس میں ہوش و حواس بالکل ہی قائم نہیں رہتے۔اللہ تعالیٰ اونگھ اور نیند دونوں سے برتر اور بالا ہے۔مخلوق کو تھکن دور کرنے کے

اور آرام کرنے کے لیے نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ کو کسی طرح کی کوئی بھی تھکن نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے نیز نیند اور اونگھ میں انفعال ہوتا ہے اور تغیر حال ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ انفعال اور تغیر حال سے پاک ہے۔

لہٰذا اسے نہ نیند آسکتی ہے نہ آتی ہے، مخلوق کا یہ حال ہے کہ کام کرتے کرتے تھک جائیں تو نیند غالب ہو جاتی ہے سونا نہ چاہیں تب بھی نیند دبا لیتی ہے۔اللہ تعالیٰ نہ اپنے اختیار سے سوتا ہے اور نہ اُسے نیند کا غلبہ ہوتا ہے لفظ لَا تَاْخُذُہٗ میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر نیند غلبہ نہیں پا سکتی۔۔۔۔ جب ہلکی نیند یعنی اونگھ بھی اسے نہیں پکڑ سکتی تو بڑی نیند کیسے غلبہ پائے گی نیند مخلوق کی صفت ہے جو خالق کائنات کے حق میں عیب و نقص ہے۔اسی لیے حدیث شریف میں فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّنَامَ (روایت از مسلم ص ۹۹ ج ۱) "یعنی اللہ تعالیٰ نہیں سوتا اور نہ یہ کہ اس کی ذات کے شایان شان ہے کہ وہ سوئے"۔پھر فرمایا لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (اللہ تعالیٰ ہی کے لیے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے)۔

سب اسی کے بندے ہیں اور ہر چیز اس کی ملکیت ہے۔سب کو اسی نے پیدا فرمایا ہے وہ فاعل مختار ہے جس طرح چاہے اپنی مخلوق میں تصرف فرمائے۔پھر فرمایا مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (کون ہے جو اس کی بارگاہ میں سفارش کرے مگر اس کی اجازت سے)۔

اس میں یہ بتایا کہ کسی کی کوئی ایسی حیثیت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کر سکے ہاں اس کا یہ کرم اور فضل ہے کہ جس کو چاہے سفارش کرنے

کی اجازت دینے والا ہے اور جس کے لیے اجازت دیتا ہے اسی کی سفارش ہو سکتی ہے لیکن قیامت کے دن جو مخلوق کے لیے بہت ہی کٹھن ہوگا اس وقت لوگ متعدد انبیاء کرام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ ہماری سفارش فرمائیں آپ نے فرمایا کہ میں روانہ ہو جاؤں گا اور عرش کے نیچے آکر اپنے رب کے لیے سجدہ میں پڑ جاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی وہ تعریفیں اور وہ بہترین ثنا منکشف فرمائے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر منکشف نہ فرمائی تھیں پھر ارشاد ربانی ہوگا کہ اے محمد سر اٹھاؤ اور مانگو آپ کا سوال پورا کیا جائے گا سفارش کرو آپ کی سفارش پوری کی جائے گی۔ (اس کے بعد آپ سفارش فرمائیں گے جس کا مفصل واقعہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مذکور ہے)

سورۂ طٰہٰ میں ارشاد فرمایا:

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝

(اس روز سفارش نفع نہ دے گی مگر ایسے شخص کو جس کے واسطے رحمٰن نے اجازت دے دی ہو اور جس کے لیے بات کرنا پسند فرمایا ہو۔)

سورۃ الانبیاء میں فرشتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ۝

"اللہ تعالیٰ جانتا ہے ان کے اگلے پچھلے احوال کو اور وہ سفارش نہیں کر سکتے مگر اس کے لیے جس کے لیے خدا تعالیٰ راضی ہو اور وہ سب اللہ کی ہیبت سے ڈرتے ہیں۔"

سورۃ نجم میں فرمایا:

وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ ۝

"اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں موجود ہیں جن کی سفارش ذرا بھی کام نہیں آسکتی مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے اجازت دے اور راضی ہو جائے۔"

پھر فرمایا: يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ (اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ مخلوقات کے آگے اور پیچھے ہے)

یعنی ان کے امور دنیوی و آخرت کا اس کو پوری طرح علم ہے۔ بعض مفسرین نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ عمل کرنے والوں کے جو اعمال اچھے برے سامنے ہیں وہ ان کو بھی جانتا ہے اور جو پہلے کر چکے ہیں ان کو بھی جانتا ہے غرض کہ اس کا علم پوری مخلوق کو اور مخلوق کے احوال و اعمال و افعال سب کو پوری طرح محیط ہے۔

پھر فرمایا: وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

"اور بندوں کو اللہ تعالیٰ کی معلومات میں سے بس اسی قدر علم ہے جتنا اس نے چاہا"۔ جس کسی مخلوق کو جتنا بھی علم ہے وہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے ملا ہے ان میں سے کسی کا کوئی علم ذاتی نہیں ہے اور نہ کسی کا علم ساری معلومات الٰہیہ تک محیط ہے۔

پھر فرمایا: وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ "کہ گنجائش ہے اس کی کرسی میں آسمانوں کی اور زمینوں کی"۔ اس میں کرسی کی وسعت بتائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اس کی کرسی میں آسمان اور زمین سما سکتے ہیں اللہ تعالیٰ نشت و برخاست سے اور جگہ و مکان سے بالاتر ہے۔ اور منزہ ہے اس طرح کی آیات کو علماء کرام متشابہات میں شمار فرماتے ہیں جن کا حکم یہ ہے کہ ان کے اس معنی و مفہوم پر ایمان لائیں کہ ان کا جو مطلب اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر قیاس بھی نہ کریں

-----اور عرش اور کرسی دونوں کا ذکر قرآن مجید میں وارد ہوا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کو الگ الگ پھیلا دیا جائے تو کرسی کے مقابلہ میں سب مل کر ایسی ہوں گی جیسے جنگل میں کوئی چھوٹی سی گول چیز پڑی ہو۔

(صاحب روح المعانی صفحہ ۹ جلد ۳)

پھر صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ کرسی عرش کے علاوہ ہے اور کرسی عرش کے سامنے اتنی چھوٹی ہے جیسے چھوٹی سی گول چیز میدان میں پڑی ہو یہ روایت انہوں نے بحوالہ ابن جریر حضرت ابوذرؓ سے مرفوعاً نقل کی

ہے یعنی حضور اقدس ﷺ کا ارشاد بتایا ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ عرش اور کرسی ایک ہی چیز ہے اور کرسی کے بارے میں اور بھی چند اقوال مفسرین نے نقل فرمائے ہیں۔

پھر فرمایا: وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا (کہ اللہ تعالیٰ کو آسمان و زمین کی حفاظت بھاری نہیں ہے) چونکہ وہ خالق ہے اور مالک ہے اس لیے اس کی کوئی بھی مخلوق خواہ آسمان ہو خواہ زمین اس کے علم سے اور اس کی حفاظت سے باہر نہیں۔ مخلوق عاجز ہے اور وہ اپنی جیسی مخلوق کی حفاظت سے بھی عاجز ہے اللہ تعالیٰ خالق و مالک ہے وہ اپنی ساری مخلوق کا نگران و نگہبان ہے۔ آخر میں فرمایا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (کہ اللہ تعالیٰ برتر ہے اور عظمت والا ہے)۔ صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات عالیہ، الوہیت، واحدانیت، حیات، علم، ملک، قدرت، ارادہ جمع فرمادی ہیں۔

فائدہ:

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے تو جنت کے داخل ہونے میں اس کے لیے صرف موت ہی آڑ بنی ہوئی ہے اور جس نے آیۃ الکرسی لیٹتے وقت پڑھ لی اللہ تعالیٰ اس کے گھر کو اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور آس پاس کے چند گھروں کو امن سے رکھے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۹)

اور ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص نے رات کو اپنے بستر پر پہنچ

...کر آیت الکرسی پڑھ لی، صبح ہونے تک اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نگران مقرر رہے گا۔ [illegible]

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۸۵ عن البخاری فی قصہ اسیر ابی ہریرہؓ)

[illegible] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جس نے صبح کو سورۃ حٰم یعنی سورہ مومن جسے سورہ غافر بھی کہتے ہیں اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تک پڑھی اور اس کے ساتھ آیت الکرسی بھی پڑھ لی تو شام ہونے تک ان دونوں کی وجہ سے محفوظ رہے گا اور جس نے ان دونوں کو شام کو پڑھ لیا تو صبح ہونے تک محفوظ رہے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۸۷ عن الترمذی)

[illegible]

آیت الکرسیٰ کی فضیلت اور عظمت

علامہ شیخ شبیر احمد عثمانی "تفسیر عثمانی جلد اول صفحہ ۲۱۵ پر لکھتے ہیں کہ پہلی آیت سے حق سبحانہ کی عظمت و شان بھی مفہوم ہوتی ہے اب اس کے بعد اس آیت کو جس میں توحید ذات اور اس کا تقدیس وجلال غایت عظمت و وضاحت کے ساتھ مذکور ہے نازل فرمائی اور اسی کا لقب آیت الکرسی ہے اسی کو حدیث میں اعظم آیات کتاب اللہ فرمایا ہے اور بہت فضیلت اور ثواب منقول ہے اور اصل بات یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں رلا ملا کر تین قسم کے مضمون کو جگہ جگہ بیان فرمایا ہے علم توحید وصفات اور علم احکام، علم قصص وحکایات سے بھی توحید وصفات کی تقریر و تاکید مقصود ہوتی ہے۔ یا علم احکام و ضرورت اور علم توحید و صفات اور علم احکام بھی باہم ایسے مربوط ہیں کہ ایک دوسرے کے لیے علت اور علامت ہے صفات حق تعالیٰ احکام شرعیہ کے حق میں منشاء اور اصل ہیں تو احکام شرعیہ صفات کے لیے بمنزلہ ثمرات اور فروع ہیں تو اب ظاہر ہے کہ علم قصص اور علم احکام سے علم توحید کو ضرور اعانت اور تقویت پہنچے گی اور علم قصص اور علم توحید وصفات سے ضرور علم احکام کی تاکید اور اس کی ضرورت بلکہ حقیقت اور اصلیت ثابت ہوگی

اور یہ طریقہ جو تین طریقوں سے مرکب ہے بغایت احسن اور سہل اور قابل قبول ہے۔اوّل تو اس وجہ سے کہ ایک طریقہ کی پابندی موجب ملال ہوتی ہے اور ایک علم سے دوسرے کی طرف منتقل ہو جانا ایسا ہو جاتا ہے جیسا ایک باغ کی سیر کر کے دوسرے باغ کی سیر کرنے لگے۔دوسرے تینوں طریقوں سے مل کر حقیقت منشاء ثمرہ نتیجہ سب ہی معلوم ہو جائے گا اور اس میں تعمیل احکام نہایت شوق و مستعدی اور رغبت و بصیرت کے ساتھ ہو گی اس لیے طریقہ مذکورہ بغایت عمدہ اور مفید اور قرآن مجید کی کثیر الاستعمال ہے۔اسی جگہ دیکھ لیجئے کہ اوّل احکام کو کس کثرت و تفصیل سے بیان فرمایا اس کے بعد بعد از مصلحت قصص کو بیان کر کے تمام احکامات مذکورہ کے فوائد و نتائج گویا ہمیں آنکھوں سے دکھلا دیئے۔ان سب کے بعد آیت الکرسی جو کہ دربار توحید و صفات میں ممتاز آیت ہے اس کو بیان فرما کر جملہ احکامات کی جڑ کو دلوں میں ایسا مستحکم فرما دیا کہ اُکھاڑے نہ اُکھڑے۔

توحید و صفات باری تعالیٰ:

اس آیت میں توحید ذات اور عظمت حق تعالیٰ کو بیان فرمایا کہ حق تعالیٰ موجود ہے ہمیشہ سے اور کوئی اس کا شریک نہیں تمام مخلوقات کا موجد وہی ہے تمام نقصان اور ہر طرح کے تبدل اور فتور سے منزہ ہے سب چیزوں کا مالک ہے تمام چیزوں کا کامل علم اور سب پر پوری قدرت اور اعلیٰ درجہ کی عظمت اس کو حاصل ہے کسی کو نہ اتنا استحقاق نہ اتنی مجال کہ بغیر اس کے حکم کے کسی کی سفارش بھی اس سے کر سکے کوئی امر ایسا نہیں جس کے کرنے میں

اس کو دشواری اور گرانی ہو سکے تمام چیزوں اور سب کی عقلوں سے برتر ہے، اس کے مقابلہ میں سب حقیر ہیں۔اس سے دو مضمون اور خوب ذہن نشین ہو گئے ایک تو حق تعالیٰ کی ربوبیت اور حکومت اور اپنی محکومیت اور عبدیت جس سے حق تعالیٰ کے تمام احکامات مذکورہ اور غیر مذکورہ کا بلا چوں و چرا واجب التصدیق اور رواجب التعمیل ہونا اور اس کے احکام میں کسی قسم کے شک و شبہ کا معتبر نہ ہونا معلوم ہو گیا۔دوسرے عبادات و معاملات کثیرہ مذکورہ سابقہ کو اور ان کے ساتھ تعمیم و تہذیب کو دیکھ کر کسی کو خلجان ہو سکتا تھا کہ ہر ہر فرد کے اس قدر معاملات و عبادات کثیرہ ہیں کہ جن کا مجموعہ اتنا ہوا جاتا ہے کہ ان کا ضبط و حساب کتاب محال معلوم ہوتا ہے پھر اس کے مقابلے میں ثواب و عقاب یہ بھی عقل سے باہر غیر ممکن معلوم ہوتا ہے سو اس آیت میں حق سبحانہ نے چند صفات مقدمہ اپنی ایسی ذکر فرمائیں کہ وہ تمام خیالات بسہولت دور ہو گئے یعنی اس کا علم و قدرت ایسا کامل ہے کہ ایک چیز بھی ایسی نہیں جو اس سے باہر ہو جس کا علم اور قدرت ایسا غیر متناہی اور ہمیشہ یکساں رہنے والا ہو اس کو تمام جزئیات عالم کے ضبط رکھنے اور ان کا عوض عطا فرمانے میں کیا دقت ہو سکتی ہے۔

آیت الکرسیٰ کی فضیلت

☆ علامہ شیخ عبد الحکیم سواتی "تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن جلد سوم صفحہ ۴۹۹ پر تحریر کرتے ہیں یہ آیت ایک لمبی آیت ہے اور آیت الکرسی کہلاتی ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی کرسی کا ذکر ہے وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۔ حدیث میں اس آیت پاک کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ حضرت ابی ابن کعبؓ کی روایت میں آتا ہے کہ حضورؐ نے ان سے پوچھا کہ قرآن مجید میں سب سے بڑی آیت کون سی ہے تو حضرت ابی ابن کعبؓ نے نہایت ادب سے عرض کیا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ یعنی اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتا ہے پھر حضورؐ نے پوچھا یہ بتاؤ قرآن پاک میں بہتر آیت کون سی ہے؟ انہوں نے پھر عرض کیا اللہ اور اُس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں پھر نبی کریمؐ نے حضرت ابیؓ کے سینہ پر ہاتھ مار کر وہی سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا حضور! اَعْظَمُ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ یعنی قرآن پاک کی سب سے بڑی آیت یہ آیت الکرسی ہے تاہم اس آیت مبارکہ کا یہ اعزاز الفاظ یا کلمات کے اعتبار سے نہیں بلکہ فضیلت کے اعتبار سے اسے سب سے بڑی آیت ہونے کا شرف حاصل ہے۔

ایک دوسری روایت میں آتا ہے جو شخص فرض نماز کے بعد اخلاص کے ساتھ آیت الکرسی پڑھے گا وہ اگلی نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوگا۔ حضور نبی اکرمؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا جو کوئی فرض نماز کے بعد اخلاص کے ساتھ آیت الکرسی پڑھے گا موت کے سوا اس کے دخول جنت میں کوئی چیز مانع نہیں ہوگی یعنی جنت میں داخلے کے لیے صرف موت ہی درمیان میں رکاوٹ ہے جونہی اس کی موت واقع ہوگی وہ شخص جنت میں داخل ہوجائے گا گویا یہ آیت کریمہ تلاوت کرنے والا جنت کا مستحق ہوگیا۔

☆ ایک اور حدیث میں اس آیت اور سورۃ مومن کی چند ابتدائی آیات کی مزید فضیلت آتی ہے یہ چھوٹی چھوٹی آیتیں ہیں مگر فضیلت کے لحاظ سے ان کو کمال درجہ حاصل ہے۔ حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ حضورؐ نے فرمایا جو شخص آیت الکرسی اور سورہ مومن یا غافر کی یہ تین آیتیں رات کے وقت تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ کی جانب سے صبح تک اس کی حفاظت ہوتی رہے گی اور جو کوئی صبح کے وقت یہ آیتیں تلاوت کرے گا وہ رات تک اللہ کی امان میں ہوگا۔

☆ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حضور نبی کریمؐ نے فرمایا کہ سورہ بقرہ میں ایک ایسی آیت ہے جو فضیلت کے لحاظ سے سب سے بڑی آیت ہے جس گھر میں یہ آیت پڑھی جاتی ہے وہاں شیطان نہیں ٹھہر سکتا بلکہ وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔

اس آیت کا اتنا عظیم اثر ہے صحیحین میں صدقۃ الفطر کے اناج کی حفاظت والی حدیث آتی ہے کہ اس اناج کی حفاظت حضرت ابو ہریرہؓ کے ذمہ تھی آپ رات کو پہرہ پر تھے کہ شیطان نے اس اناج میں سے کچھ لینا چاہا مگر صحابیِ رسولؓ نے اسے پکڑ لیا مگر اس کے منت خوشامد کرنے پر چھوڑ دیا پھر دوسری رات آئی تو یہی واقعہ پیش آیا آپ نے شیطان کو دبوچ لیا۔ اس نے وعدہ کیا کہ اس دفعہ چھوڑ دیا جائے پھر نہیں آئے گا آپ نے پھر اس کو چھوڑ دیا مگر وہ کم بخت تیسری رات پھر آ گیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے پھر اس کو پکڑ لیا اور فرمایا میں آج تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا بلکہ حضورؐ کے پاس لے چلوں گا۔ شیطان نے پھر منت سماجت کی اور کہا کہ خدا کے لیے مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جس کا تمہیں بہت فائدہ ہو گا پوچھا کیا بات ہے کہنے لگا کہ اگر تم آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو شیطان تمہارے قریب نہیں آسکے گا تمہاری حفاظت ہو گی۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے تیسری رات بھی شیطان کو چھوڑ دیا اور صبح کو سارا معاملہ آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ شیطان ہے تو جھوٹا مگر بات اس نے ٹھیک کہی ہے اگر کوئی شخص ایمان کے ساتھ اس آیت کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا محافظ و نگہبان ہو گا۔

الغرض اس آیت پاک کو بہت بڑی فضیلت حاصل ہے لہٰذا ہر مسلمان کو اسے وردِ زبان بنا لینا چاہیے۔ ہر نماز کے بعد اس کی تلاوت کی

جائے صبح و شام کو اسے پڑھ لیا جائے تو اللہ تعالیٰ ہر مصیبت سے مامون فرمائے گا اور آخرت میں جنت میں داخلے کی ضمانت ہو گی تاہم مفسرین اور محدثین کرام فرماتے ہیں کہ ہر دعا اور ذکر کی قبولیت کے لیے بعض شرائط ہیں ہر دعا اور ہر ذکر محض پڑھ لینے سے درجہ قبولیت تک نہیں پہنچ جاتی قبولیت دعا کے لیے ضروری ہے کہ دعا گو فرائض سے خالی نہ ہو اللہ تعالیٰ نے اس پر نماز روزہ فرض کیا ہے تو ان کا تارک نہ ہو بلکہ انہیں پورا کرتا ہو اور پھر اس کا رزق بھی حلال ہو اس کا کھانا پینا اور پہننا حرام سے پاک ہو اور یہ بھی قبولیت کی شرط ہے کہ انسان حتی الامکان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرتا ہو۔

ترمذی شریف کی حدیث میں آتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبَلُ دُعَاءً عَنْ قَلْبٍ غَافِلٍ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا جب کوئی دعا کرے تو نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کرنی چاہیے خدا کی بارگاہ میں ایسی دعا قبول نہیں جو دل کی گہرائیوں سے نکلنے کی بجائے محض زبان کی حرکت سے محدود ہو۔

یہ آیت پاک پچاس الفاظ پر مشتمل ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کے گیارہ دلائل موجود ہیں۔ یہ آیت گویا مجموعہ دلائل ہے اس آیت کی فضیلت ان معانی میں ہے کہ کسی چیز کا علم یا اس کا ذکر اس کے معلوم یا مذکور کے تابع ہوتا ہے یعنی جو درجہ اور فضیلت کسی مذکور کو حاصل ہو گا وہی اس کے علم یا ذکر کو حاصل ہو گا۔ اب قرآن پاک میں تو تمام چیزوں کا ذکر ہے

کہیں خود قرآن پاک کے متعلق آتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور یہ ہدایت ہے ۔کہیں اللہ کے نبیوں کا ذکر ہے کہیں بڑے آدمیوں کا ذکر ہے کہیں فرعون و قارون کا واقعہ بیان ہوا ہے کہیں صالحین کا ذکر ہے کہیں احکام ہیں کہیں نواہی ہیں ۔انسان کی تہذیب کا بیان ہے اس کے نفس اور روح کی کیفیت کا ذکر ہے ۔اسی طرح قرآن مجید میں خود خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی توحید کا ذکر ہے ۔کہیں اس کی صفات کمال اور کہیں صفات جلال و جمال کا ذکر ہے تو یہ جو اللہ تعالیٰ کا ذاتی ذکر ہے ۔۔۔۔۔۔ یہ تمام اذکار سے افضل ہے ۔لہٰذا جن آیات اور جملوں میں ان چیزوں کا ذکر ہوگا ۔۔۔۔ وہ آیات باقی آیات سے افضل ہوں گی اس لحاظ سے چونکہ آیت الکرسی میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کا ذکر ہے لہٰذا یہ آیت پاک بھی ہے باقی آیات سے افضل ہے ۔

توحید باری تعالیٰ:

☆ اس عظیم آیت میں ارشاد ہوتا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ وہی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں نہ کوئی چھوٹا ہے نہ بڑا نہ عارضی نہ مستقل ، نہ باپ نہ بیٹا کوئی بھی معبود نہیں معبود وہی اور صرف وہی ہے جو کوئی اللہ کے علاوہ کسی اور کو بھی معبود مانتا ہے تو اُس کا عقیدہ قطعاً باطل ہے ۔وہ تو ایسی ذات ہے اَلْحَیُّ جو زندہ ہے اُس کی حیات ابدی اور سرمدی ہے اس کے علاوہ جتنی بھی زندگیاں ہیں سب جزوی اور عارضی ہیں کسی کو دائمی حیات حاصل نہیں ہے زندگی کا سرچشمہ خدا کی ذات واحدہ لاشریک ہے یہ اُس کی مشیئت ہے جس کو جتنی زندگی چاہے دے دے اور جب چاہے واپس لے لے ۔

وہ اَلْقَیُّوْمُ بھی ہے یعنی خود قائم ہے اور کائنات کی باقی چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے وہ عالم بالا سے لے کر ذرہ ذرہ تک کا محافظ اور نگران ہے وہی پیدا کرنے والا ہے وہی جتنا عرصہ چاہے قائم رکھنے والا ہے اور پھر وہی فنا کرنے والا بھی ہے لوگوں نے کئی قسم کے باطل عقیدے بنا رکھے ہیں ۔عیسائیوں نے باپ ، بیٹا اور روح القدس کا نظریہ قائم کیا ہوا ہے ۔تین خدا ہیں ۔۔۔۔۔۔ کیا ایک خدا کافی نہیں ہے؟ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق پیدا کرنے والا برہما ہے تھامنے والا وشنو ہے اور فنا کرنے والا شیواجی مہاراج ہے ان کے بھی تین خدا ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے ایسے باطل نظریات کی تردید فرمائی اور یہ بات واضح کر دی کہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وہی ہے پیدا بھی وہی کرتا ہے ، پرورش بھی وہی کرتا ہے ، قائم بھی وہی رکھتا ہے اور پھر فنا بھی وہی کرتا ہے اس کے علاوہ جتنے عقیدے ہیں سب باطل ہیں ۔

اور پھر اس مالک الملک کی ہر چیز پر نگرانی اور حفاظت بھی اس طور ہے کہ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۔"نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند" ۔۔۔۔۔ اونگھ اور نیند تو غفلت کی علامت ہے اور اس کو آتی ہے جس کو تھکاوٹ ہو جائے اور آرام کی ضرورت ہو مگر اللہ کی ذات تو پاک ہے نہ وہ تھکتا ہے اور نہ اُسے آرام کی ضرورت ہے یہ تو ناتواں انسان ہے جو کچھ مشقت کرنے کے بعد تھک جاتا ہے اور پھر اُسے آرام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے نیند جیسی نعمت تیار کی ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے اس کو سُبَاتًا کہا ہے یعنی نیند انسان کے لیے آرام کا

ذریعہ ہے تاکہ جب محنت کرنے کے بعد تھک ہار جائے تو کچھ آرام کر کے پھر سے تازہ دم ہو جائے۔ اور دوبارہ کام کاج اور عبادت میں مصروف ہو جائے۔ یہ تھکان، کمزوری اور پھر آرام کی ضرورت اللہ تعالیٰ کی شان کے شایان نہیں ہے۔ وہ ان چیزوں سے پاک اور منزہ ہے بلکہ درحقیقت لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔ زمین و آسمان کی ہر شے اس کی پیدا کردہ ہے...... اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور اس کی مطیع ہے ہر چیز پر اسی کا تصرف ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ ذات ہے جو يُصَرِّفُ الْاَمْرَ كَيْفَ يَشَاءُ جس طرح چاہے تصرف کرتا ہے کسی چیز کا گھٹانا، بڑھانا، بلندی، پستی، زندہ کرنا اور مارنا سب اُس کے اختیار میں ہے ہر چیز پر اس کا حکم چلتا ہے۔

مسئلہ شفاعت

☆ فرمایا جب قادر مطلق وہ ذات ہے مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ "کون ہے جو اس کے سامنے سفارش کرنے کا دم مار سکے بغیر اس کی اجازت کے"۔ مُشرکوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اُن کے معبود اُن کی سفارش کریں گے اللہ تعالیٰ خواہ راضی ہو یا ناراض یہ ہماری سفارش کر کے خدا کو ضرور ہی منالیں گے۔ یہودیوں اور نصرانیوں کا بھی اسی قسم کا عقیدہ ہے۔ حالانکہ جبری اور قہری سفارش کا تو وجود ہی نہیں ہے اس سے پہلی آیت میں آچکا ہے کہ اس دن نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی وَلَا شَفَاعَةٌ اور نہ کوئی سفارش ہوگی۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی اجازت کے ساتھ سفارش کرنے کی

اجازت ہوگی۔ اشرف المخلوقات میں سب سے افضل انسان حضور خاتم النبیینؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں رب الحاکمین کے سامنے آؤں گا اور اللہ تعالیٰ کے حضور لمبا سجدہ کروں گا پھر حکم ہوگا یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ "اے محمدؐ آپ اپنا سر اٹھائیں۔ آپ بات کریں آپ کی بات سنی جائے گی آپ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی"۔

بعض روایات میں آتا ہے کہ حضورؐ کا یہ سجدہ دس برس کے وقفہ کے برابر لمبا ہوگا۔ بغیر اجازت کے کوئی سفارش نہیں ہوگی اور اجازت بھی اس شخص کے لیے دی جائے گی جس کا عقیدہ توحید پر ہوگا اور اللہ تعالیٰ کو پسند ہوگا۔ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ۔ اللہ تعالیٰ کفر والے عقیدہ، شرک والے عقیدہ کو پسند نہیں کرتا وہ کفر کرنے کی توفیق تو دے دیتا ہے کافر کی رسی تو دراز کر دیتا ہے مگر ان سے ناراض ہوتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک وَالْكَافِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ کافر لوگ ہی اصل ظالم ہیں نیز یہ کہ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ شرک بہت بڑا ظلم ہے لہٰذا قیامت کے دن سفارش دو شرطوں سے مشروط ہوگی اور مستحق سفارش ایسا شخص ہوگا مَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا جو اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا نہ ہو اور پھر یہ کہ بغیر اجازت کے سفارش نہ ہوگی جب اجازت ہوگی تو انبیاء، ملائکہ، اولیاء، شہداء اور مومن سفارش کریں گے۔

صحیحین کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرمؐ بار بار سجدہ ریز ہوں گے اور اللہ تعالیٰ بار بار سفارش کی اجازت دے گا۔ یہ سفارش مختلف قسم کے لوگوں کے لیے ہوگی۔ ایک دفعہ اجازت ہوگی کہ اس قسم کے لوگوں کے متعلق سفارش

کریں آپ سفارش کر کے ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لیں گے پھر سجدہ کریں گے پھر اجازت دلوائیں گے اور اس طرح آپ بار بار سجدہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ بار بار سفارش کی اجازت دیں گے ۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؐ کی شفاعت نصیب فرمائے آمین ۔

علم غیب خاصہ خداوندی ہے:

جس طرح اللہ تعالیٰ مختار مطلق اور قادر مطلق ہے اور جس طرح وہ الہ برحق ہے اسی طرح وہ عالم کل بھی ہے ۔ چنانچہ یہ اس کی صفت خاصہ ہے ۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۔ وہ ماضی کو بھی جانتا ہے اور مستقبل سے بھی واقف ہے اس دنیا کے تمام امور کا بھی مکمل طور پر عالم ہے اور آخرت کے جہان یعنی برزخ اور قیامت کے حال کے ذرہ ذرہ سے بھی واقف ہے یہ ماضی حال، مستقبل وغیرہ انسانوں کی نسبت سے ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو کوئی غائب نہیں ۔ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ "تیرے رب سے کوئی ذرہ برابر چیز بھی غائب نہیں" ۔۔۔۔ وہ ہر شے کو جانتا ہے ۔ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ مخلوق میں سے خواہ انسان، جن یا فرشتے یا کوئی اور مخلوق ہو کوئی بھی خدا تعالیٰ کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتا ہاں جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے وہ کسی کو اتنا علم عطا کر دیتا ہے ۔ خدا کا علم غیر محدود اور غیر متناہی ہے اس کی کوئی حد نہیں مگر مخلوق کا علم محدود ہے ۔

حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کے متعلق بخاری شریف کی روایت

موجود ہے کہ ایک چڑیا نے پانی میں چونچ ماری اور جتنا پانی لے سکتی تھی لے لیا ۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا اے موسیٰؑ تیرا اور میرا علم خدا تعالیٰ کے علم کے مقابلے میں اس چڑیا کی چونچ کی مانند بھی نہیں ہے ہم نے تو اللہ تعالیٰ کے علم میں سے اتنا حصہ بھی حاصل نہیں کیا جتنا اس چڑیا نے سمندر سے پانی لیا ہے تم کہتے ہو کہ میں بڑا عالم ہوں ۔ بھلا ہمارے علم اور اللہ تعالیٰ کے علم میں کیا نسبت ہے تاہم یہ ایک مثال ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کا علم اور مقدورات تو اس سے بھی زیادہ وسیع ہیں حتیٰ کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا اب جو لوگ دوسروں کے متعلق گمان رکھتے ہیں کہ وہ بھی ہر چیز کو جانتے ہیں ان کو کیا کہا جائے بعض لوگ اولیاء اللہ اور بعض انبیاء کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ ہماری سب باتوں کو جانتے ہیں ۔ بھائی ۔۔۔۔ یہ شرکیہ عقیدہ ہے ہر چیز کا جاننے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں ہاں إِلَّا بِمَا شَاءَ جس قدر اللہ تعالیٰ بتلا دے اتنا ہی جانتے ہیں یہ معبود برحق ہی جانتا ہے کہ کسی کو کیا دکھ اور کیا تکلیف ہے دوسرا کوئی نہیں جانتا اور نہ اس کو رفع کرنے پر قادر ہے وہ جب تک چاہتا ہے کسی کو مشکل میں ڈالے رکھتا ہے اور جب چاہتا ہے مصیبت اور پریشانی کو دور کر دیتا ہے ۔

آج کی دنیا میں بے چارے فلسطینی کن حالات سے گزر رہے ہیں فلپائنی مسلمان کس مشکل میں گرفتار ہیں افغانوں پر کیا بیت رہی ہے ہندوستان کا مسلمان کس قدر بے بس ہے مگر اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جو مسلمانوں کے حالات کو درست فرمائے ۔۔۔۔ کون ہے جو ان کو مشکلات سے نکالے ان کی کشتی کو گرداب سے نکالنا تو در کنار اللہ کے سوا کون ہے جو ان کے حال سے بھی

واقف ہو تمام انسانی برادری میں سے انبیاءؑ سب سے زیادہ جاننے والے ہوتے ہیں مگر ان کا علم بھی محدود ہوتا ہے عالم الغیب والشہادت صرف ذات خداوندی ہے اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ اس کے علاوہ کسی اور کا علم ہر شے پر محیط نہیں ہے۔

عرش اور کرسی:

وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ "اس کی کرسی آسمان و زمین سے وسیع ہے۔" عرش اور کرسی کا ذکر قرآن پاک میں جگہ جگہ موجود ہے مگر اس کی کیفیت کو ہم نہیں جانتے ہمارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ ان اشیاء کی موجودگی پر ایمان لے آئیں۔ عرش اور کرسی کا حجم کیا ہے ان کی ساخت کیا ہے یہ چیزیں ہمارے احاطہ علم میں نہیں آسکتیں۔ حضورؐ کا فرمان ہے کہ ساتوں زمینیں اور آسمان کرسی کے مقابلے میں ایسے ہیں جیسے کسی بہت بڑے میدان میں کڑا۔۔۔۔سا ہو۔ اسی طرح عرش کے مقابلے میں کرسی کی ایسی ہی نسبت ہے۔ عرش اتنا بڑا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کو عرش عظیم فرمایا ہے بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ کرسی سے مراد علم اور قدرت ہے جو ہر چیز پر وسیع ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی۔ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے کس کیفیت کے ساتھ جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے یہ بات ہمارے فہم و فراست میں نہیں آسکتی اور نہ ہم اپنے ذہن سے اس کا تصور کر سکتے ہیں بس ان چیزوں پر ایمان لانا ہی کافی ہے۔

وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُہُمَا ان چیزوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ کو تھکا نہیں

دیتی انسان تو مسلسل کچھ عرصہ کام کر کے تھک ہار کے بیٹھ جاتا ہے اور پھر آرام چاہتا ہے مگر اللہ تعالیٰ تمام کائنات کی مسلسل نگرانی کے باوجود تھکتا نہیں وہ ازل سے لے کر ابد اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے کام میں مصروف ہے نہ وہ تھکتا ہے نہ اُسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند آتی ہے اور نہ کوئی چیز اس کے احاطہ قدرت سے باہر ہوتی ہے۔

وَھُوَ الْعَلِیُّ اور وہ باعتبار ذات بہت بلند ہے وہ ہمارے تصوّر، وہم اور خیال سے بلند تر ہے اس کے علاوہ وہ اَلْعَظِیْمُ بھی ہے یعنی اس کی صفات بہت عظمت والی ہیں وہ کمال عظمت کا مالک ہے وہ ذات کے لحاظ سے بلند ہے تو صفات کے لحاظ سے عظیم ہے۔ ہر شخص کو چاہیے کہ اس بلند مرتبہ آیت کو ورد زبان بنالے تاکہ حضورؐ کے فرمان کے مطابق یہ آیت اس کے لیے بخشش و مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔

آیت الکرسیٰ تمام آیات کی سردار

☆ علامہ محمد جمال بلند شہری کمالین ترجمہ و شرح تفسیر جلالین جلد اوّل صفحہ ۴۲۴ پر لکھتے ہیں ۔آیت الکرسی کی بڑی فضیلت صحیح احادیث میں وارد ہوئی ہے اس کی برکتوں اور فضیلتوں سے شاید ہی کوئی مسلمان ناواقف ہو اس کی جامعیت اور معنویت بھی اتنی نمایاں ہے کہ اپنے تو خیر اپنے ہیں بیگانے جیسے سیل مترجم قرآن مجید اور معاندین (جیسے میور اور ہیری) نے بھی بے ساختہ اس کی داد دی ہے۔

یہ آیت قرآن کریم کی عظیم آیت ہے۔مسند احمد کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے اس آیت کو تمام آیت سے افضل فرمایا ہے۔ابی بن کعبؓ اور حضرت ابو ذر غفاریؓ سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ سورۃ البقرہ میں ایک آیت ہے جو تمام آیتوں کی سردار ہے وہ جس گھر میں پڑھی جائے شیطان اس سے نکل جاتا ہے۔نسائی کی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھا کرے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کے لیے سوائے موت کے کوئی مانع نہیں ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا بیان ایک عجیب و غریب انداز میں کیا گیا ہے آیت الکرسی میں اللہ کا نام اسم ظاہر اور ضمیر کے طور پر سترہ مرتبہ ذکر ہوا ہے:۔

۱۔ اَللّٰهُ
۲۔ هُوَ
۳۔ اَلْحَیُّ
۴۔ اَلْقَیُّوْمُ
۵۔ لَا تَاْخُذُهٗ کی ضمیر
۶۔ لَهٗ کی ضمیر
۷۔ عِنْدَهٗٓ کی ضمیر
۸۔ بِاِذْنِهٖ کی ضمیر
۹۔ یَعْلَمُ کی ضمیر
۱۰۔ عِلْمِهٖٓ کی ضمیر
۱۱۔ شَآءَ کی ضمیر
۱۲۔ كُرْسِیُّهُ کی ضمیر
۱۳۔ یَؤُدُهٗ کی ضمیر
۱۴۔ وَهُوَ
۱۵۔ الْعَلِیُّ
۱۶۔ الْعَظِیْمُ

۱۷۔ ضمیر مستتر جس پر مصدر حفظهما شامل ہے یہ مصدر، مضاف الی المفعول ہے اور وہ ضمیر بارز ہے اس کے لیے فاعل ضروری ہے اور وہ اللہ ہے اور مصدر کے جدا ہونے کے وقت ظاہر ہے۔

يَقَالَ وَلَا يَئُودُهُ اِنْ يَحْفَظُهُمَا هُوَ یہ آیت آیۃ الکرسی کے نام سے مشہور ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی مکمل معرفت بخشی گئی ہے کہ جس کی نظیر نہیں ملتی اسی بناء پر حدیث میں اس کو قرآن مجید کی سب سے افضل آیت قرار دیا گیا ہے۔

اس آیت میں دس جملے ہیں

پہلا جملہ:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ اس میں لفظ اللہ اسم ذات ہے یعنی وہ ذات جو تمام کمالات کی جامع اور تمام نقائص سے پاک ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اس ذات کا بیان ہے کہ لائق عبادت اس ذات کے سوا کوئی نہیں۔

دوسرا جملہ:

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ وہ مستقلاً زندہ اور ازلی و ابدی ہے صفت حیات اس کی جزو عادات ہے موت یا عدم نہ کبھی اس پر طاری ہوا اور نہ آئندہ کبھی طاری ہوگا۔

اَلْحَیُّ فِیْ نَفْسِهِ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ (ابن کثیر)

سوال:

کیا دنیا میں کبھی کوئی ایسی قوم بھی گزری ہے کہ اس نے خدا کی صفت اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ میں شبہہ یا انکار کیا ہو؟

جواب:

ایک نہیں متعدد قومیں بحر روم کے ساحل پر اس عقیدہ کی گذری ہیں کہ ہر سال فلاں تاریخ پر ان کا خدا وفات پاتا ہے اور دوسرے دن از سر نو وجود میں آتا ہے چنانچہ ہر سال اس تاریخ کو خدا کی میت کا پتلا بنا کر جلایا جاتا تھا اور دوسرے دن اس کے جنم کی خوشی میں رنگ رلیاں شروع ہو جاتی تھیں ہندوؤں کے یہاں اوتاروں کا مرنا اور پھر جنم لینا اسی عقیدہ کی مثالیں ہیں اور خود مسیحیوں کا عقیدہ سوائے اس کے اور کیا ہے کہ خدا پہلے انسانی شکل اختیار کر کے دنیا میں آتا ہے اور پھر صلیب پر جا کر موت قبول کر لیتا ہے۔ اَلْقَیُّوْمُ۔ مسیحیوں نے جس طرح اللہ کی صفت حیات کے بارے میں ٹھوکر کھائی ہے اسی طرح صفت قیومیت کے متعلق بھی عجیب گمراہی میں پڑ گئے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جس طرح بیٹا بغیر باپ کی شرکت کے خدا نہیں ہو سکتا اسی طرح باپ پر بھی بغیر بیٹے کی شرکت کے خدا کا اطلاق نہیں ہو سکتا یعنی جس طرح نعوذ باللہ مسیح ابن اللہ خدا کے محتاج ہیں اسی طرح باپ بھی اپنی خدائی کے اثبات میں مسیح کا محتاج ہے۔ صفت قیومیت کا اثبات کر کے قرآن نے اس مسیحی عقیدہ پر ضرب لگائی ہے قیوم وہ ذات ہے جو صرف اپنی

ذات سے قائم ہے بلکہ دوسروں کے قیام کا باعث ہے اور سب کو سنبھالے ہوئے ہے اس کے سب محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔ (ماجدی)

بعض روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جس کو اسم اعظم کہا جاتا ہے وہ یہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے۔ (قرطبی)

تیسرا جملہ:

لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ اس جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اونگھ اور نیند سے بری ہے۔ سابقہ جملہ میں لفظ قَیُّوْمُ سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ تمام آسمانوں اور زمینوں اور ان میں سمانے والی کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے تو کسی شخص کا اپنی جبلّت اور فطرت کے مطابق اس طرف جانا ممکن ہے کہ جو ذات پاک اتنا بڑا کام کر رہی ہے اس کو کسی وقت تھکان بھی ہونا چاہیے کچھ وقت آرام اور نیند کے لیے بھی ہونا چاہیے اس دوسرے جملہ میں انسان کو اس خیال پر مُتنبہ کر دیا کہ اللہ جل شانہ کو اپنے یا دوسری مخلوق پر قیاس نہ کرے وہ مثل و مثال سے بالاتر ہے۔ جاہلی مذہب کے دیوتا نیند سے جھوم بھی جاتے ہیں اور سونے بھی لگتے ہیں اور اس غفلت کی حالت میں ان سے طرح طرح کی فروگذاشتیں ہو جاتی ہیں مسیحوں اور یہود کا بھی عقیدہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے چھ روز میں آسمانوں اور زمین کو بنا ڈالا تو ساتویں روز اس کو ستانے اور آرام کی ضرورت پیش آگئی اسلام کا خدا دائم بیدار، ہمہ خبردار، غفلت و سستی اور تھکن سے ماوراء خدا ہے۔

چوتھا جملہ:

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ہے لَهٗ کا لام تملیک کے لیے ہے نہ کہ انتفاع کے لیے یعنی آسمانوں اور زمینوں کی سب چیزیں اس کی مملوک ہیں۔

پانچویں جملہ:

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ہے یعنی ایسا کوئی نہیں کہ اس کی اذن و اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کے لیے لب کشائی کر سکے۔

مسیح کی شفاعت کبریٰ مسیحوں کا ایک خصوصی عقیدہ ہے کہ قرآن مجید مسیحوں کے مخصوص مرکزی عقائد کفار اور شفاعت وغیرہ پر ضرب کاری لگانا چاہتا ہے مسیحوں نے جہاں نجات کا دار و مدار شفاعت پر رکھا ہے وہیں اس کے برعکس بعض مشرک قوموں نے خدا کو قانون مکافات (کرم) یعنی عمل کے ضابطوں میں ایسا جکڑا ہوا سمجھ لیا ہے کہ اس کے لیے معافی اور اس کے یہاں شفاعت کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ اسلام نے توسط اور اعتدال کی راہ اختیار کر کے بتایا کہ نجات کا مدار کسی شفاعت پر ہرگز نہیں البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کی گنجائش رکھی ہے اور اپنی اجازت کے بعد مقبول بندوں کو شفاعت کا موقع دے گا اور قبول کرے گا اور سب سے بڑے شافع محشر رسول اللہ ﷺ ہیں۔

چھٹا جملہ:

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ہے یعنی حاضر وغائب، محسوس ومعقول، مدرک وغیر مدرک سب کا علم اسے پورا پورا حاصل ہے اس کا علم تمام چیزوں کو یکساں محیط ہے۔

ساتواں جملہ:

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ہے یعنی انسان بلکہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کے علم کے کسی حصہ کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر اللہ تعالیٰ جتنا علم ان کو عطا کرے اتنا ہی علم ہوسکتا ہے اس کو تمام کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم ہے یہ اللہ جل شانہ کی مخصوص صفت ہے اس میں کوئی مخلوق اس کی شریک نہیں۔

آٹھواں جملہ:

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ہے لفظ کرسی بالعموم حکومت اور اقتدار کے لیے استعارہ کے طور پر بولا جاتا ہے اردو زبان میں بھی اکثر کرسی کا لفظ بول کر حاکمانہ اختیارات مراد لیتے ہیں عرش وکرسی کی حقیقت کا ادراک انسانی عقل سے بالاتر ہے البتہ مستند روایات سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ عرش اور کرسی بہت عظیم الشان جسم ہیں جو تمام زمان و آسمان سے بدرجہا بڑے ہیں۔ ابن کثیر نے حضرت ابوذر غفاریؓ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے آپؐ سے دریافت کیا کہ کرسی کیا اور کیسی ہے؟ آپؐ نے فرمایا قسم

ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی مثال کرسی کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے ایک بڑے میدان میں کوئی حلقہ انگشتری ڈال دیا جائے۔

نواں جملہ:

وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو ان دونوں عظیم مخلوقات آسمان و زمین کی حفاظت کچھ گراں نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اس قادر مطلق کی قدرت کاملہ کے سامنے یہ سب چیزیں نہایت آسان ہیں۔

دسواں جملہ:

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ہے یعنی وہ عالی شان اور عظیم الشان ہے۔ ان دس جملوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات کمال اور اس کی توحید کا مضمون پوری وضاحت اور تفصیل کے ساتھ آگیا۔

(معارف القرآن، تفسیر ماجدی حذف واضافہ کے ساتھ)

تفسیر آیت الکرسیٰ

☆ قاضی ثناء اللہ پانی پتی "تفسیر مظہری جلد دوم ص ۱۹ پر لکھتے ہیں کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ "یعنی عبادت کا مستحق اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اس کا دانا بینا، شنوا اور صاحب قدرت وارادہ ہونا درست ہے اور تمام مناسب صفات اس کے لیے لازم ہیں وہ خود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور اس کی تمام صفات بھی ازلی وابدی ہیں کیونکہ عدم فعلیت اور امکان سے وہ پاک ہے پس حیات ہی اس کی تمام صفات کمالیہ کا سرچشمہ ہے۔

اَلْقَیُّوْمُ۔ (مخلوق کو تھامنے والا) عمرو بن مسعودؓ کی قرأت میں القیام اور علقمہ کی قرأت میں اَلْقَیِّمُ ہے بغویؒ نے لکھا ہے ان تمام الفاظ کا معنی ایک ہی ہے قیوم کے معنی نگراں (ابن مجاہد) یا ہر نفس کے اعمال کا نگراں (کلبی) قَیُّوْمُ کا ترجمہ منتظم بھی کیا گیا ہے۔ ابوعبیدہؓ نے کہا قَیُّوْمُ کا معنی ہے غیر فانی بیضاویؒ نے لکھا ہے کہ قَیُّوْمُ وہ ہے جو ہمیشہ مخلوق کی حفاظت اور تدبیر کرنے والا ہو۔ سیوطی نے ترجمہ کیا ہے ہمیشہ باقی رہنے والا۔ میں کہتا ہوں ان تمام اقوال کا مشترک معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لازوال ہے بذات خود موجود ہے دوسری چیزوں کی نگرانی کرنے اور ہستی کا قائم

رکھنے والا ہے اس کے بغیر کسی چیز کی بقاء اور ہستی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ کے قیوم ہونے کا تقاضا ہے کہ جس طرح ہر چیز اپنی ہستی کے لیے خدا کی محتاج ہے اسی طرح بقائے ہستی میں بھی اس سے بے نیاز نہیں ہے جس طرح اصل شی کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ کائنات اللہ کی محتاج ہے شان اعلیٰ اللہ کی ہی ہے۔

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ "اس کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند"۔ اونگھ کا ذکر نیند سے پہلے کیا باوجود یکہ زور بیان کا تقاضا تھا کہ نیند کا ذکر اونگھ سے پہلے کیا جاتا کیونکہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نیند نہیں آتی نیند تو نیند اونگھ بھی نہیں آتی۔ طرز بیان مذکور کی وجہ یہ ہے کہ وجود خارجی کے لحاظ سے اونگھ نیند سے پہلے ہوتی ہے اونگھ اعصاب دماغی کی وہ سستی ہوتی ہے جو نیند کا پیش خیمہ ہوتی ہے اور نیند اس استرخائی کیفیت کو کہتے ہیں جو مرطوب بخارات کے چڑھنے سے دماغی اعصاب میں پیدا ہوجاتی ہے اور پٹھوں کے اسی ڈھیلے پن کی وجہ سے ظاہری حواس بیرونی احساس سے بیکار ہوجاتے ہیں۔

آیت مذکورہ میں صفت سلبیہ کا اظہار ہے جس سے تشبیہ (مخلوق سے مشابہت) کی نفی ہورہی ہے گویا اللہ تعالیٰ کے حی وقیوم ہونے کی یہ تائید ہے۔ نیند موت کی بہن ہے جس کو نیند یا اونگھ آتی ہے اس کا (بیرونی) نظام زندگی درست نہیں رہتا وہ اشیاء کی حفاظت اور نگہداشت سے (نیند کے اوقات میں) قاصر ہوجاتا ہے اسی لیے اَلْقَیُّوْمُ اور لَا تَاْخُذُهٗ کے درمیان حرف عاطف نہیں لایا گیا۔ (کیونکہ حرف عطف مظاہرت پر دلالت کرتا ہے

اور یہاں فقدان نُعاس ونوم...... اللہ تعالیٰ کی قیومیت کی دلیل ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمارے مجمع میں کھڑے ہو کر پانچ باتیں ارشاد فرمائیں۔۔۔۔۔۔ فرمایا کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نہیں سوتا اور نہ سونا اس کے لیے زیبا ہے وہ میزان کو نیچا اونچا کرتا ہے اس کے سامنے رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے لائے جاتے ہیں اور ان کے اعمال کی پیشی رات کے اعمال (آنے) سے پہلے پہلے ہو جاتی ہے۔ اس کا حجاب نور ہے اگر پردہ نور الٹ جائے تو اس کے انوار جمال حد نگاہ تک مخلوق کو جلا کر رکھ دیں۔ (مسلم)

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس کا ہے۔ یہ جملہ اللہ تعالیٰ کی قیومیت کی تائید اور توحید الوہیت کی دلیل ہے مراد یہ ہے کہ زمین و آسمان کی حقیقت کا جن اجزا سے قوام ہوا ہے یا وہ اشیاء جو آسمان و زمین کے قوای اجزاء تو نہیں ہیں مگر ان کے اندر موجود ہیں سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں اگر لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا فِیْهِنَّ کہا جاتا تو مفہوم مذکور اس جملہ سے پورے طور پر ادا نہیں ہوتا۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ "اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے کون سفارش کر سکتا ہے"۔ یہ عظمت خداوندی کا اظہار ہے اور اس امر کا بیان ہے کہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے برابر یا ہمسر نہیں کہ خود سفارش کر کے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دور کر سکے مقابلہ کر کے عذاب کو روک دینے کا

ذکر ہی کیا ہے۔

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ۔ وہی ان کے سامنے کی اور پیچھے کی چیزوں کو جانتا ہے یعنی ان سے پہلے کی اور بعد کو آنے والی چیزوں کو یا ان چیزوں کو جانتا ہے جن کو انسان جانتے ہیں اور ان چیزوں کو بھی جن کو انسان نہیں جانتے یا ان چیزوں کو جانتا ہے جن کو لوگ لیتے یا ترک کرتے ہیں۔ کسی چیز کا انداز کر دینا بتاتا ہے کہ انداز کرنے والے نے اس چیز کو پس پشت پھینک دیا۔ ہم کی ضمیر مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی طرف راجع ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عاقل اور بے عقل دونوں کو شامل ہے۔ لیکن اہل عقل کو بے عقل مخلوق پر ترجیح دے کر ایسی ضمیر ذکر کر دی جو اہل عقل کے لیے مخصوص ہے اور بے عقل مخلوق اہل عقل کے ذیل میں آگئی یا ہم کی ضمیر ذا کی طرف راجع ہے۔ جو من ذا الذی میں مذکور ہے اور ذا سے مراد ہیں انبیاء اور ملائکہ۔

وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ۔ (اور اہل علم اللہ تعالیٰ کے علم کے کسی حصہ کا احاطہ نہیں کر سکتے) یعنی اللہ تعالیٰ کی معلومات کے کسی حصہ کو پورے طور پر نہیں جان سکتے اللہ تعالیٰ کو ہر چیز معلوم ہے پھر مِّنْ عِلْمِهٖۤ کی قید لگانے سے اس بات پر تنبیہ کرنی مقصود ہے کہ کوئی علمی احاطہ نہیں کر سکتا احاطہ علمی کی نفی سے مراد ہے ایسے علم کامل کی نفی جو تمام اشیاء کی حقیقت کو محیط ہو علم محیط صرف باری تعالیٰ کی خصوصیت ہے کسی مخصوص چیز کی حقیقت کا کامل علم بطور ندرت ممکن ہے کہ کسی کو ہو جائے لیکن تمام اشیاء کی حقیقت کوئی نہیں

جاننا یا علم سے مراد وہ علم غیب ہے جو اللہ کے لیے مخصوص ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے علم غیب کے کسی حصہ کو کوئی احاطہ کے ساتھ نہیں جانتا اِلَّا بِمَا شَآءَ (ہاں جس چیز کا علم اللہ تعالیٰ دینا چاہے) تو اس کو مخلوق کا علم محیط ہوتا ہے اور ایسا کم ہے اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا: مَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا وَلَا يُحِيْطُوْنَ میں واؤ حالیہ ہے اور يَعْلَمُ کی ضمیر فاعلی ذوالحال ہے یا واؤ عاطفہ ہے دونوں جملوں کا مجموعہ بتا رہا ہے کہ محیط کل اور ہمہ گیر علم ذاتی اللہ تعالیٰ کی خصوصیت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ثبوت ہے اس لیے دونوں جملوں کے درمیان حرف عطف کو ذکر کیا۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۔اس کی کرسی آسمانوں اور زمینوں کو اپنے اندر سمائے ہوئے ہے بیضاویؒ نے لکھا ہے یہ محض تمثیل ہے اللہ تعالیٰ کی عظمت کی تصویر کشی مقصود ہے ورنہ واقع میں نہ اللہ تعالیٰ کی کرسی ہے اور نہ وہ کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔

سعید بن جبیرؓ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کرسی سے مراد علم ہے۔مجاہدؒ کا بھی یہی قول ہے وصحیفہ علمی کو کُرَّاسَۃٌ اسی وجہ سے کہتے ہیں بعض علماء کا قول ہے کہ کرسی سے مراد حکومت اور اقتدار سے موروثی حکومت کو عرب کرس کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اگر کرسی کا معنی علم یا اقتدار قرار دیا ہے تو آیت لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ کے بعد جملہ مذکورہ کا ذکر

بے سود ہوگا کیونکہ آیت مذکورہ کا ابتدائی حصہ اللہ تعالیٰ کے اقتدار اور آخری حصہ اللہ تعالیٰ کے کمال علمی پر دلالت کر رہا ہے۔

محدثین کا مشہور قول یہ ہے کہ کرسی ایک جسم ہے (جس میں لمبائی، چوڑائی اور موٹائی ہے) بغویؒ کا بیان ہے کہ کرسی (کے مصداق) میں علماء کا اختلاف ہے حسن کا قول ہے کہ کرسی ہی عرش ہے حضرت ابو ہریرہؓ کا قول ہے کہ کرسی عرش کے سامنے قائم ہے اور آیت وَسِعَ (تا آخر) کا مطلب یہ ہے کہ کرسی کی وسعت زمین و آسمان کی وسعت کے برابر ہے۔

ابن مردویہؒ نے حضرت ابو ذر غفاریؓ کی روایت سے رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں کرسی کے مقابلہ میں ایسی ہیں جیسے کسی بیابان میں کوئی چھلا پڑا ہو اور کرسی سے عرش کی بڑائی (بھی) ایسی ہے جیسے چھلے سے بیابان کی بڑائی۔

حضرت ابن عباسؓ کا قول مروی ہے کہ کرسی کے اندر ساتوں آسمان ایسے ہیں جیسے کسی ڈھال میں سات درہم ڈال دیئے جائیں۔

حضرت علیؓ اور حضرت مقاتلؒ کا قول ہے کہ کرسی کے ہر پایہ کا طول ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے برابر ہے کرسی عرش کے سامنے ہے کرسی کو چار فرشتے اُٹھائے ہوئے ہیں ہر فرشتہ کے چار منہ ہیں ان فرشتوں کے قدم ساتویں نچلی زمین کے نیچے پتھر پر ہیں یہ مسافت پانچ سو برس کی راہ کے برابر ہے ایک فرشتہ کی شکل ابو البشر یعنی حضرت آدمؑ کی طرح ہے جو سال بھر تک آدمیوں کے لیے رزق کی دعا کرتا رہتا ہے دوسرے فرشتہ کی

صورت چوپایوں کے سردار یعنی بیل کی طرح ہے جو پایوں کے لیے سال بھر رزق مانگتا رہتا ہے لیکن جب سے گوسالہ کی پوجا کی گئی اس وقت سے اس کے چہرہ پر کچھ خراشیں ہوگئی ہیں تیسرے فرشتہ کی صورت درندوں کے سردار شیر کی طرح ہے جو سال بھر درندوں کے لیے رزق کا طالب رہتا ہے چوتھے فرشتے کی صورت پرندوں کے سردار یعنی گدھ کی طرح ہے جو پرندوں کے لیے سال بھر رزق کا سوال کرتا رہتا ہے۔

بعض احادیث میں آیا ہے کہ حاملین عرش اور حاملین کرسی کے درمیان ستر حجاب تاریکی کے اور ستر حجاب نور کے ہیں اور ہر حجاب کی موٹائی پانچ سو برس کی راہ کے برابر ہے اگر یہ حجابات نہ ہوں تو کرسی کے اٹھانے والے عرش کو اٹھانے والوں کے نور سے جل جائیں۔

اصل میں کرسی صرف اتنی ہی جگہ کو کہتے ہیں جس پر بیٹھا جاتا ہے نشست گاہ سے فاضل جگہ کو کرسی نہیں کہا جاتا گویا لفظ کرسی کرس سے بنا ہے کرس کا معنی ہے کسی چیز کے اجزاء کو باہم جوڑ دینا۔ کرسی، عرش اور بیت کی نسبت خدا کی طرف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ چیزیں ایک خاص قسم کے جلوہ الٰہی کے لیے مخصوص ہیں۔

آیت فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ کی تفسیر کے ذیل میں ہم نے لکھا ہے کہ عرش کی شکل کا کروی ہونا اور اس کا آسمانوں کو محیط ہونا حدیث سے مستنبط ہے لیکن اس جگہ حضرت ابو ذر غفاریؓ کی روایت مذکورہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ کرسی آسمانوں کو محیط ہے اور عرش کرسی کو گھیرے ہوئے ہے اور بعض

آسمان بعض کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اس قول کا تقاضا ہے کہ ہر آسمان بھی کروی ہو اسی لیے بعض لوگ قائل ہیں کہ آٹھواں آسمان کرسی ہے اور نواں آسمان عرش، لیکن اللہ تعالیٰ نے جو آسمانوں کی تعداد سات بتائی ہے اور عرش و کرسی کا شمار آسمانوں میں نہیں کیا اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ دوسرے آسمانوں سے عرش و کرسی کی ماہیت جدا ہے اور خاص تجلیات کے لحاظ سے ان کو دوسرے آسمانوں سے امتیاز حاصل ہے۔ (واللہ اعلم)

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا۔ یہ لفظ اَوْدَ سے ماخوذ ہے اَوْدَ کا معنی ہے کجی۔ یعنی آسمان و زمین یا کرسی اور کرسی کے اندر سمائی ہوئی چیزوں کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ پر بار نہیں پڑتا ان کی نگہداشت اللہ تعالیٰ کو تھکا نہیں دیتی۔ یہ اور اس سے پہلے کا جملہ اللہ تعالیٰ کی علمی وسعت اور اس کی عمومی واقفیت کی ہمہ گیری کا بیان ہے یا مرتبہ خداوندی کی عظمت و جلال اور اس کی قیومیت کا اظہار ہے مذکورہ بالا دونوں جملے ایک ہی جملہ کا حکم رکھتے ہیں اور چونکہ گزشتہ کلام میں سے ہر جملہ سابق کی جملہ کی تاکید اور توضیح ہے (گویا ایک ہی کلام کے متعدد اجزاء ہیں) اس لیے کسی جملہ کا دوسرے پر عطف نہیں کیا۔

وَهُوَ الْعَلِيُّ "اللہ ہر مثل اور نظیر سے برتر و بالا ہے"۔ کوئی کسی طور پر اس کی طرح نہیں نہ ذات کے لحاظ سے نہ اوصاف کے لحاظ سے تعریف کرنے والے اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اور بیان کرنے والے اس کے اوصاف بیان کرتے ہیں لیکن وہ ہر تعریف اور بیان سے برتر ہے اس کی شان

وہی ہے جو اسی کے لیے زیبا ہے۔

اَلْعَظِیْمُ۔ وہ اتنی عظمت والا ہے کہ تمام کائنات اس کے مقابلہ میں بے مقدار ہے آیت الکرسی میں خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے مباحث بیان کیے گئے ہیں۔ یہ آیت بتارہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی وجود اصلی اور حقیقی ہے اس کی ہر صفت کامل ہے اس کی حیات اور حیات کی تابع دوسری صفات مثلاً علم، قدرت، ارادہ، سننا، دیکھنا اور کلام کرنا سب ہی اوصاف کمال ہیں وہ ساری کائنات کو ہستی اور قوام ہستی عطا کرنے والا ہے ہر چیز کا قیام اسی کی ذات سے ہے لیکن یہ قیام ایسا نہیں جیسا عرض کا جوہر کے ساتھ ہوتا ہے بعض اکابر کا قول ہے کہ عالم ایک مجموعہ اعراض ہے جو ذات واحد میں جمع ہیں اس قول سے دھوکہ ہو سکتا ہے کہ ذات خداوندی سے عالم کا قیام اس طرح ہے جس طرح جوہر کے ساتھ عرض کا قیام ہوتا ہے مگر یہ مطلب غلط ہے قیام عالم باللہ کی کیفیت ناقابل تصور ہے خیال کی پہنائیاں اس کو نہیں سما سکتیں قیام کے مفہوم کی قریب الفہم تعبیر کے لیے ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اللہ ہماری رگ وجان سے بھی زیادہ قریب ہے مگر یہ قرب مکانی نہیں نہ حلولی ہے اللہ تعالیٰ احتیاج مکانی اور حلول سے پاک ہے۔ ہر تغیر اور ضعف سے منزہ ہے۔ مالک الملک والملکوت ہے اس کی گرفت بہت سخت ہے اس کا انتقام ناقابل برداشت ہے اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس سے سفارش بھی نہیں کر سکتا اس کا علم ہمہ گیر ہے ہر ظاہر اور پوشیدہ چیز کی حقیقت کو ہر طرح محیط ہے اس کی معلومات کا علم کسی کو نہیں ہاں اگر وہی کچھ بتا دے تو ہو سکتا ہے۔

اس کی حکومت اور قدرت سے کوئی چیز خارج نہیں وہ بعض مخلوق پر جلوہ انداز ضرور ہوتا ہے لیکن یہ پرتو افگنی اس کی ذاتی برتری میں رخنہ انداز نہیں ہوتی کوئی امر دشوار اس کے لیے تعب آفریں نہیں ہوتا کسی شے میں مشغولیت اس کو دوسری چیز سے غافل نہیں بنا سکتی۔ وہ تمام نامناسب اوصاف سے پاک اور کل حمد کرنے والوں کی ستائش سے برتر ہے وہ رسول مکرم جن کے دست مبارک میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا ہو گا خود ذات الٰہی کی حمد کا حق ادا کرنے سے قاصر تھا اسی لیے انہوں نے (اپنی دعامیں) کہا تھا تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی ثناء کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے ہر چیز حقیر ہے اس کی بزرگی پورے طور پر کوئی عالم نہیں جانتا نہ کسی عابد کی عبادت اللہ تعالیٰ کی عظمت کا حق ادا کر سکتی ہے۔ اسی لیے جب حضورؐ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ قرآن مجید میں سب سے بڑھ کر عظمت والی آیت کون سی ہے فرمایا آیۃ الکرسی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ عرض کیا گیا سب سے زیادہ عظمت والی سورت کون سی ہے۔ فرمایا سورہ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ)۔

حارث بن اسامہؓ سے بروایت حسن مرسلاً بیان کیا کہ سب سے بڑھ کر عظمت والی آیت آیت الکرسی ہے حضرت ابی بن کعبؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ابو المنذر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت کون سی ہے؟۔۔۔۔ میں نے عرض کیا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ حضور پاکؐ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا تجھے علم مبارک ہو پھر فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس آیت کی ایک زبان

اور دولب میں پایہ عرش کے پاس فرشتہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتا ہے ۔

(مسلم)

میں کہتا ہوں شاید اس آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے اس آیت کی تلاوت کر کے اللہ تعالیٰ کی تقدیس کرتے ہیں ۔حقیقت یہ ہے کہ عالم مثال میں ہر چیز کی ایک صورت ہے یہاں تک کہ قرآن مجید کی آیات قرآن مجید کی اور رمضان کی بھی (عالم مثال میں) شکلیں معین ہیں ۔ابن مردویہ نے بروایت حضرت ابن مسعودؓ اور ابن راہویہ نے اپنی مسند میں بروایت حضرت عوف بن مالکؓ اور امام احمدؒ و امام مالکؒ نے بروایت حضرت ابوذر غفاریؓ ایسی ہی حدیث نقل کی ہے ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی مرفوع روایت ہے کہ آیت الکرسی آیات قرآنی کی سردار ہے ۔(ترمذی و حاکم)

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ آیت الکرسی ثواب میں چوتھائی قرآن مجید (کے برابر) ہے ۔(احمد)

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص آیت الکرسی اور حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ تا آخر کی دو آیتیں صبح کو پڑھے گا وہ دن بھر شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھے گا وہ رات بھر (اللہ تعالیٰ) کی امان میں صبح تک رہے گا ۔(ترمذی، دارمی)

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا اس کو (حجاب) موت کے

علاوہ جنت کے داخلہ سے اور کوئی چیز روکنے والی نہ ہوگی ۔ایک اور روایت میں آیا ہے کہ جو شخص بستر خواب پر لیٹتے وقت آیت الکرسی پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے گھر کو اس کے ہمسایہ کے گھر کو اور گرد اگرد کے دوسرے گھر والوں کو اپنی امان میں رکھے گا ۔بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انسؓ کی مرفوع روایت لکھی ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا اللہ تعالیٰ اگلی نماز تک اس کا محافظ رہے گا اور اس کی پابندی صرف نبی کرتا ہے یا صدیق یا شہید۔

آیت الکرسی کے ذریعہ روحانی علاج

آیت الکرسی کی زکوٰۃ:

آیت الکرسی کی عظمت و برتری اپنی جگہ مسلم لیکن اس کے نور سے پوری طرح مستفیض ہونے کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ عروج ماہ میں کسی بھی دن سے شروع کریں اور عشاء کی نماز کے بعد وتروں سے پہلے آیت الکرسی اکتالیس ۴۱ مرتبہ پڑھیں اور اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں اور بلاناغہ اسی طرح اسی وقت چالیس روز تک پڑھتے رہیں چالیس دن پورے ہوجانے پر زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد روزانہ کسی بھی وقت ۱۱ مرتبہ پڑھنا معمول بنالے کبھی ناغہ نہ کرے اور ہر فرض نماز کے بعد زیادہ سے زیادہ سات مرتبہ اوسطاً تین مرتبہ اور کم سے کم ایک مرتبہ ضرور پڑھے۔ ان شاء اللہ ایسا کرنے سے عامل بے شمار فائدہ محسوس کرے گا اور جب بھی کوئی آیت الکرسی کا عمل کرے گا اس میں ان شاء اللہ اسے کامیابی ہوگی۔

آیت الکرسی کا نقش مبارک:

آیت الکرسی کا یہ عظیم المرتبت نقش بے شمار بزرگوں سے منقول ہے

اس نقش کے لاتعداد فائدے بیان کیے گئے ہیں اور تجربہ کرنے پر انہیں برحق اور برصواب پایا گیا ہے۔

یہ نقش رعایا اور ماتحت لوگوں کے لیے سکون و عافیت کا باعث ثابت ہوتا ہے اور امراء اور بادشاہوں کے لیے عزت و ہیبت کا ذریعہ اور وسیلہ بنتا ہے اس نقش سے دین و دنیا کی برکات حاصل ہوتی ہیں اس نقش کو اپنے پاس رکھنے والا ہر قسم کے ضرر سے بفضل خداوندی محفوظ رہتا ہے۔

اس کی تمام جائز حاجات پوری ہوتی ہیں۔ اس نقش میں اس درجہ اسرار پوشیدہ ہیں کہ انہیں بیان کرنا آسان نہیں ہے۔ اس نقش کے انوار و فیوض اس قدر ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اس نقش کے استعمال سے نیکی کی توفیق، گناہوں سے بچنے کی صلاحیت عطا ہوتی ہے۔ سچ بولنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، جھوٹ سے نفرت ہو جاتی ہے اور زبان کے اندر زبردست تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جو علم و معرفت کا انحصار ہوتا ہے اور عقل و خرد میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

چہرے پر نور اور آنکھوں میں ایمان و ایقان کی چمک پیدا ہو جاتی ہے وسوسوں سے حفاظت ہوتی ہے اور دل و دماغ پاکیزہ خیالات کا مرکز بن جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں دشمنوں پہ غلبہ، رزق کی فراوانی، امن و سلامتی، قوت و ہمت اور عزت و دبدبے کی دولتیں کثیر تعداد میں نصیب ہوتی ہیں۔ رحمتوں کے دروازے ہر طرف سے کھل جاتے ہیں اور فیوض و برکات موسلا دھار بارش کی طرح برستے ہیں۔ جو شخص شرفِ مشتری میں اس نقش کو نیا لباس پہن

کراور غسل مسنون کر کے گلاب و زعفران سے لکھے گا اور پھر اس کو چاندی کی ڈبیا میں بند کر کے اپنے پاس رکھے گا تو وہ مذکورہ تمام فائدے ہر ہر قدم پر محسوس کرے گا۔ علاوہ ازیں ہمیشہ دشمنوں پر فتح پائے گا اور کوئی طاقتور سے طاقتور دشمن اُسے مغلوب نہ کر سکے گا۔ کسی حاسد کا حسد اُسے نقصان نہ پہنچائے گا کسی دشمن کے شر سے اس کا کچھ بھی نہیں بگڑے گا نقصان پہنچانے والوں کو خود نقصان اٹھانا پڑے گا لیکن بفضل رب العالمین نقصان سے محفوظ رہے گا امراء اس کی عزت کرنے پر مجبور ہوں گے۔ غرباء اس کے آگے سر جھکائیں گے مرد اس کو اپنا ہمدرد خیال کریں گے اور خواتین اسے دیکھ کر خوش ہوں گی اور اظہار اطاعت کریں گی۔ وہ عورتوں اور مردوں میں اور ہر عمر کے انسانوں میں مقبول اور محبوب رہے گا اور ہمیشہ ہر جگہ منفرد اور نمایاں رہے گا اور کسی بھی جگہ اس کی رسوائی ممکن نہ ہوگی۔

اگر اس نقش کو مذکورہ طریقہ سے لکھ کر گھر میں لٹکا دیا جائے تو گھر شیاطین اور جنات کے اثرات سے محفوظ رہے گا اور علوی سحر اور سفلی جادو کے حملوں سے اس کی حفاظت ہوگی۔ اس کے گھر کی بلائیں اور آفتیں دور ہو جائیں گی اور بیماریوں کے حملے سے بھی اس کے گھر کے رہنے والے محفوظ رہیں گے ۔اگر اس نقش کو مرگی کا مریض اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے تو مرگی سے ہمیشہ کے لیے نجات حاصل ہوگی اگر کسی شخص کا بخار نہ اترتا ہو تو اس کو یہ نقش لکھ کر پلائیں انشاء اللہ بخار رفع ہوگا اور صحت کاملہ نصیب ہوگی۔

ہر موذی چیز کو رفع کرنے کے لیے یہ نقش کام دیتا ہے اس نقش کی برکت

سے عامل ہر اس بلا سے جو زمین سے نکلتی ہے یا آسمان سے اترتی ہے محفوظ و مامون ہو جاتا ہے وہ تمام مصائب و آلام سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔

اگر اس نقش کو آیت الکرسی کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد کوئی شخص عروج ماہ میں اور شرف مشتری میں غسل کے بعد اور نیا لباس پہن کر اور نئی ہرے رنگ کی چادر پر بیٹھ کر رجال الغیب کا لحاظ رکھتے ہوئے زرد رنگ کے کاغذ پر ہری روشنائی سے یا سفید رنگ کے کاغذ پر گلاب و زعفران سے لکھے گا اور پھر اس کو اپنے بازو پر باندھ کر بادشاہ کے پاس جائے تو بادشاہ اس کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوگا۔ کوئی قوی دشمن اگر مکان میں رہتا ہو اور مکان خالی نہ کرتا ہو اس نقش کو مذکورہ طریقہ سے اور مکان خالی کرانے کی نیت سے لکھے۔ انشاء اللہ وہ شخص مکان خالی کر کے چلا جائے گا اور اس مکان سے تمام موذی چیزیں مثلاً سانپ، بچھو، دیگر حشرات الارض اور آسیب و جنات وغیرہ سبھی دفع ہو جاتے ہیں۔

یہ بات واضح رہے کہ جو شخص اس نقش کو بغیر وضو کے لکھے گا یا کتابت کرے گا وہ اللہ کے حکم سے کسی موذی مرض میں مبتلا ہو جائے گا لہٰذا اس نقش کو جب بھی کسی کام کے لیے تحریر کرنے کا ارادہ ہو تو مذکورہ بالا انداز سے لکھا جائے اور پورے اہتمام کے ساتھ لکھا جائے اور اگر صرف نقل کرنا مقصود ہو تو بھی وضو کر لیا جائے ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔

اس نقش کو استعمال کرنے کے بعد ہر جمعرات کو ڈبیا سمیت عود و عنبر یا لوبان کی دھونی دینی چاہیے۔ ایسا کرنے سے اس نقش کے فیوض و برکات

اوراس کے اثرات انشاء اللہ محفوظ رہیں گے اورکسی بشری کمزوری یا بد احتیاطی کی وجہ سے اس نقش کے اثرات باطل نہیں ہونے پائیں گے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ہر جمعرات کو دھونی دینے کے ساتھ ساتھ اس نقش پر ۱۱ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اوّل و آخر ایک ایک مرتبہ درود شریف شامل کرکے نقش پر ڈبیا سمیت ہی دم کرلینا چاہیے۔ لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الله لا اله الا هو	الحى القيوم	لاتاخذه سنة ولانوم	له ماقى السموات	وماقى الارض	من ذالذى يشفع عنده	الا باذنه	يعلم ما بين ايديهم
الحى القيوم	لاتاخذه سنة ولانوم	له ماقى السموات	وماقى الارض	من ذالذى يشفع عنده	الا باذنه	يعلم ما بين ايديهم	وما خلفهم
لاتاخذه سنة ولانوم	له ماقى السموات	وماقى الارض	من ذالذى يشفع عنده	الا باذنه	يعلم ما بين ايديهم	وما خلفهم	ولا يحيطون بشئ من علمه
له ماقى السموات	وماقى الارض	من ذالذى يشفع عنده	الا باذنه	يعلم ما بين ايديهم	وما خلفهم	ولا يحيطون بشئ من علمه	الا بماشاء وسيع كرسيه
وماقى الارض	من ذالذى يشفع عنده	الا باذنه	يعلم ما بين ايديهم	وما خلفهم	ولا يحيطون بشئ من علمه	الا بماشاء وسيع كرسيه	السموات ولارض
من ذالذى يشفع عنده	الا باذنه	يعلم ما بين ايديهم	وما خلفهم	ولا يحيطون بشئ من علمه	الا بماشاء وسيع كرسيه	السموات ولارض	ولا يؤدد حفظهما
الا باذنه	يعلم ما بين ايديهم	وما خلفهم	ولا يحيطون بشئ من علمه	الا بماشاء وسيع كرسيه	السموات ولارض	ولا يؤدد حفظهما	وهو العلى
يعلم ما بين ايديهم	وما خلفهم	ولا يحيطون بشئ من علمه	الا بماشاء وسيع كرسيه	السموات ولارض	ولا يؤدد حفظهما	وهو العلى	العظيم

ڈر، خوف، دہشت سے محفوظ رہنے کے لیے:

جوشخص کسی سے ڈرتا ہو وہ مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے دوسری رکعت کے آخری سجدے میں آیت الکرسی تین بار پڑھے اور وَلَا یَئُودُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ کو ہر بار تین تین مرتبہ پڑھے اس کے بعد نماز سے فارغ ہو کر خدا سے امن و عافیت کی دعا کرے۔

ان شاء اللہ چند روز کے بعد اس کے دل سے ڈر، خوف اور دہشت سراسیمگی بالکل ختم ہو جائے گی اور وہ خود اپنے اندر ہمت اور شجاعت محسوس کرے گا۔

دشمن کی ہلاکت کے لیے:

اگر کوئی شخص دشمن ہے اور بے وجہ پریشان کرتا ہے اور کسی طرح باز نہیں آتا تو آدھی رات کو اٹھ کر ۲۲۵ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دعا کرے۔ انشاء اللہ تین دن کے اندر اندر دشمن ذلیل و خوار ہوگا یا کسی بھیانک مرض میں مبتلا ہو جائے گا۔ اس طرح عمل شرعی نزاکتوں کو سامنے رکھ کر کرنا چاہیے۔ بہتر ہے کہ عمل سے پہلے اپنے اوپر گزرنے والی تکالیف، ایذا رسانی کا ذکر کرکے کسی مفتی سے فتویٰ حاصل کرلے۔ تب ہی اس بارے میں کوئی قدم اٹھائے تاکہ آخرت کے مواخذہ سے محفوظ رہے۔

علم ومعرفت کی دولت عطا ہو

بزرگوں سے آیت الکرسی کا ایک عجیب وغریب عمل منقول ہے کہ آیت الکرسی کو جدا جدا حروف کے ساتھ چینی کے پاک سفید برتن پر گلاب و زعفران سے لکھے اور بارش کے پانی سے اس برتن کو دھو کر پی لے۔ پینے کا طریقہ یہ ہے کہ نفلی روزہ رکھے اور افطار کے وقت سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اس پانی پر دم کرے جو حروف پاک دُھو کر تیار ہوا ہے اور اسی پانی سے افطار کرے۔ لگاتار گیارہ (۱۱) دن ایسا کرے۔

ان شاء اللہ علم وحکمت کے خزانے دل میں جمع ہو کر زبان سے جاری ہو جائیں گے افطار سے ایک منٹ پہلے یہ دعا کرے۔

"یا اللہ میں تجھ اس آیۃ شریف کے واسطے سے یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھے دولت علم ومعرفت سے مالا مال کر دے"۔

جن لوگوں نے یہ عمل کیا ہے وہ بتاتے ہیں کہ ۱۱ دن پورے ہونے سے پہلے ہی قلب پر علم وحکمت کی باتیں منکشف ہونے لگیں اور زبان خود بخود رواں دواں ہوگئی۔ اُن کی مراد بر آئی اور توقع سے زیادہ حق تعالیٰ نے علم و معرفت کی دولت عطا کی اس طرح ہمارے بعض بزرگوں کو علم ملا اور بفضلہ تعالیٰ اور آیت الکرسی کی برکت سے استحضار نصیب ہوا۔

آیت الکرسی کی برکت سے:

روایت میں آتا ہے اور پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ جب آیت الکرسی

آنحضورؐ پر نازل ہوئی تو ستر ہزار فرشتے اس آیت کی بزرگی اور عظمت کی وجہ سے حضرت جبرائیلؑ کے ساتھ آسمان سے اترے۔

بزرگوں نے فرمایا کہ آیت الکرسی میں ۱۷۰ حروف ہیں جو شخص آیت الکرسی کو اس کے حروف کی تعداد کے مطابق ستر دن تک ایک سو ستر مرتبہ روزانہ پڑھے گا اور اس کے بعد جو بھی دعا مانگے گا وہ ان شاء اللہ قبول ہوگی

بعض اکابرین نے فرمایا کہ جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اگر آیت الکرسی ایک سو ستر مرتبہ پڑھ کر دعا کر لی جائے تو دعا قبول ہو جاتی ہے۔

فتح ونصرت کا حصول:

جو شخص ۳۱۳ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے گا اس کو فتح حاصل ہوگی اس عدد میں ایک خاص راز پوشیدہ ہے اصحاب طالوت کی تعداد ۳۱۳ تھی غزوہ بدر میں اصحاب رسولؐ کی تعداد بھی ۳۱۳ تھی اور انبیاء مرسلین کی تعداد بھی ۳۱۳ تھی لہٰذا جو شخص ۳۱۳ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دعا کرے گا تو کامیابی کا حصول یقینی ہوگا۔ (ان شاء اللہ)

خوش بختی نصیب ہو:

نیا لباس پہنتے وقت ایک بار آیت الکرسی اور ایک بار سورہ قدر (اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ) پڑھے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ كَمَا اَلْبَسْتَنِیْ جَدِیْدًا اَنْ تُحْیِیَنِیْ سَعِیْدًا
وَاَنْ تَجْعَلَ لِیْ مَزِیْدًا۔

"بارالہا تو نے مجھے نیا لباس پہنایا ہے تو مجھے پاک زندگی
عطا کردے اور میری عمر میں برکت پیدا کردے۔"

بزرگوں نے فرمایا کہ ایسا کرنے سے آیت الکرسی کے خدام اور ملائکہ اس شخص کے واسطے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے اور جب تک یہ لباس جسے پہن کر دعا کی گئی تھی پھٹ نہیں جائے گا دعائے مغفرت اس کے واسطے ہوتی رہے گی اور حد یہ ہے کہ جس وقت میلا ہونے کے بعد یہ لباس جسم سے اُتر جائے گا تب بھی دعا کا سلسلہ جاری رہے گا البتہ جب یہ لباس پھٹ کر پہننے کے قابل نہیں رہے گا اس وقت دعا کا سلسلہ موقوف ہو جائے گا اندازہ کریں جس انسان کے لیے آیت الکرسی کے مؤکلین ہر وقت مغفرت کی، پاک زندگی گزارنے کی اور عمر میں برکت کی دعا کر رہے ہوں اس کی خوش بختی میں کسی کو کلام نہیں ہوسکتا۔

دورانِ سفر حفاظت ہو:

سفر پر جاتے وقت ایک بار آیت الکرسی اور تین بار سورۃ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پوری سورت پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے۔

ان شاء اللہ سفر سے واپسی تک پڑھنے والا امن و امان میں رہے گا۔ اگر اپنے وطن میں رہتے ہوئے صبح کو پڑھ کر دم کرلے تو شام تک امن و امان میں رہے اور اگر رات کو پڑھ کر دم کرلے تو صبح تک امن و امان میں رہے گا۔

بدترین دشمن سے بچاؤ کے لیے:

اگر شر پسند عناصر سے شر کا اندیشہ ہو اور اس سے محفوظ رہنا مطلوب ہو تو روزانہ صبح کو اُٹھ کر نماز سے پہلے ہی یہ کریں کہ تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے چہرے پر اپنے ہاتھ پھیر لیں اور ایک بار یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ شَرَّ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ يَا كَافِيْ وَعَافِنِيْ
مَنْ اٰذَاهُمْ يَا مُعَافِيْ

اللہ تعالیٰ اس جماعت کے شر سے آپ کو محفوظ رکھے گا۔

چوروں، ڈاکوؤں سے حفاظت:

اگر آیت الکرسی کو لکھ کر اپنے مال متاع، اسباب (سامان) میں رکھے تو چوری سے حفاظت میں رہے اور اسباب (سامان) چاہے جس طرح کا ہو ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔

لوگوں کی نظروں میں مقبولیت ملے:

آیت الکرسی کے اس نقش پاک کو جمعہ کی پہلی ساعت میں چاندی کی تختی پر کندہ کر کے اپنے پاس رکھے۔ اور پھر عجائبات قدرت ملاحظہ کرے۔

ان شاء اللہ اس قدر خیر و برکت ہوگی کہ دیکھنے والے حیرت میں ڈوب جائیں گے۔ ہر طرف سے مال و زر کی فراوانی ہوگی اور لوگوں کی

نظروں میں مقبولیت اور محبوبیت بھی حاصل ہو گی۔

وہ نقش مبارک یہ ہے۔

اَللّٰہُ	لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ	اَلْحَیُّ	اَلْقَیُّوْمُ
۱۳۷	۱۱۰	۴۹	۱۸۷
۵۰	۱۸۶	۱۳۸	۱۰۹
۱۸۵	۴۷	۱۱۲	۱۳۰
۱۱۱	۱۴۰	۱۸۴	۴۸

ہر آنے والی بلا ٹل جائے

آیت الکرسی ہر مشکل میں پڑھا کریں اس کے پڑھنے سے ہر مشکل دور ہو جاتی ہے۔ایک بزرگ سے روایت ہے کہ وہ جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ راستے میں طوفان آگیا۔طوفان کی شدت دیکھ کر سب اپنی زندگی سے مایوس ہو گئے۔اس بزرگ نے جلدی سے آیت الکرسی لکھی اور کاغذ کو ہوا کے رُخ پر جہاز میں لٹکا دیا اور دونوں ہاتھ پھیلا کر بارگاہ الٰہی میں عرض کیا۔

"یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اس آیت پاک کے طفیل میں کہ ہمیں نجات دے اس آنے والی مصیبت سے۔تو بے شک رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔"

ابھی ان کی دعا پوری ہی ہوئی تھی اور انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے ہی پر پھیرا تھا کہ طوفانی زور ختم ہو گیا اور سب نے آنے والی

مصیبت سے نجات پائی۔

غصہ ٹھنڈا ہو جائے اور دماغ کو سکون ملے:

جب کسی کو غصہ آرہا ہو۔اور وہ چاہتا ہو کہ غصے کی شدت سے بچے تو ایک بار آیت الکرسی پڑھ کر اپنے بائیں طرف تھوک دے۔غصہ فوراً کافور ہو جائے گا اور دماغ میں سکون پیدا ہو گا۔

مریض کی شفایابی کے لیے بیری کا ایک عمل:

اگر کسی مریض کا مرض سمجھ میں نہ آتا ہو مریض کی حالت دن بدن گرتی جارہی ہو ایسے وقت یہ عمل کریں سات پتے بیری کے سورج نکلنے سے پہلے توڑ کر لائیں اور ان کو باریک پیس لیں یہ کام باوضو انجام دیں پھر پسے ہوئے پتوں کو پانی میں ملا دیں۔اور اپنے ہاتھ سے خوب پانی میں انہیں تحلیل کریں اور ہاتھ چلاتے وقت آیت الکرسی سات مرتبہ پڑھیں اور پھر پانی پر دم کر دیں اور مریض کو اس پانی سے نہلا دیں اور سات روز تک یہی متواتر عمل کریں۔

ان شاء اللہ کتنا بھی خطرناک مرض ہو گا۔مریض کو اس سے نجات مل جائے گی۔

عشق کا بھوت اُتر جائے:

جو شخص کسی پر عاشق ہو اور عشق میں دیوانہ ہو اور اسے اس عشق سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو اور اس کے رشتہ دار چاہتے ہوں کہ عشق کا بھوت اُتر جائے تو اس شخص کا علاج آیت الکرسی سے کریں ایک چینی کی بڑی سی پلیٹ

لیں اور اس پر گلاب و زعفران سے پانچ مرتبہ آیت الکرسی لکھیں اور اس کا نام بھی لکھیں جس کی محبت میں وہ گرفتار ہے۔ اس پلیٹ کو لکھ کر کھلے آسمان کے نیچے رکھ دیں اور صبح کو اس پلیٹ کو دھو لیں اور یہ پانی نہار منہ اس عاشق کو پلا دیں۔ ایسا لگاتار تین دن کریں عشق کا بخار اتر جائے گا۔

حصار کرنا:

اگر چوروں سے حفاظت مقصود ہو تو آیت الکرسی کا عمل کریں طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد تین بار آیت الکرسی پڑھیں اور اس کے بعد تین بار زور سے تالی بجائیں اور شہادت کی انگلی کو مکان کے چاروں طرف گھما دیں اور دل میں یہ خیال کریں کہ آپ نے اپنے مکان کا حصار کر دیا ہے اب کوئی نہیں آسکتا۔

ان شاء اللہ کوئی نہیں آئے گا۔ اور آپ کا گھر چوروں اور دوسری آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ کسی جنگل میں یا غیر آباد ویرانے میں اگر جگہ کی ویرانی سے دہشت ہو تو آیت الکرسی تین بار پڑھ کر حصار کر لیں۔

ان شاء اللہ کسی چیز سے ضرر نہیں پہنچے گا اگر سفر کے دوران اپنے مکان کا حصار کرنا چاہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ آیت الکرسی پڑھ کر حسب قاعدہ تالی بجائے اور تصور کرے کہ اپنے مکان کا حصار کر رہا ہے تو خواہ ہزاروں میل کے فاصلے پر ہو۔ ان شاء اللہ مکان کا حصار ہو جائے گا۔ اور مکان ہر طرح کی آفات سے محفوظ رہے گا۔

اگر آپ اپنے ساز و سامان کی الماری پر روزانہ ایک بار صبح اور ایک

بار شام کو آیت الکرسی حفاظت کی نیت سے پڑھ کر دم کریں تو ان شاء اللہ آپ کی الماری محفوظ رہے گی اور گھر میں لٹیرے آگئے تو وہ اندھے ہو جائیں گے اور انہیں الماری وغیرہ نظر نہیں آئے گی۔

دعوت آیت الکرسی:

آیت الکرسی کی جو شخص دعوت دینا چاہے تو اُسے چاہیے کہ پرہیز جلالی اور جمالی کرے ہر روز غسل کرے اور ہر روز کپڑے تبدیل کرے۔ چوبیس گھنٹوں سے زیادہ ایک لباس میں نہ رہے جگہ اور وقت بھی نہ بدلے عمل کے پہلے دن سے عمل کے آخری دن تک وقت بھی ایک ہی رکھے اور جگہ بھی ایک ہی رکھے اور تعداد بھی ایک ہی رکھے۔

اپنی استعداد، صلاحیت اور ہمت وطاقت کے اعتبار سے سوا لاکھ کی تعداد گیارہ دن میں، اکیس دن میں یا چالیس دن میں پوری کرے۔ ہمیشہ روزانہ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اگر ۱۱ دن میں عمل پورا کرنا چاہے تو گیارہ ہزار تین سو چونسٹھ مرتبہ آیت الکرسی پڑھنی ہو گی۔

اگر اکیس دن میں عمل پورا کرنا چاہے تو پانچ ہزار نو سو ترپن (۵۹۵۳) مرتبہ پڑھے گا اور اگر چالیس دن میں عمل پورا کرنا چاہے تو تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) مرتبہ آیت الکرسی پڑھنی ہو گی۔

موجودہ دور میں روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ آیت الکرسی پڑھنا مشکل ہے اس لیے میرا مشورہ یہ ہے کہ اس دعوت کو تین چلوں میں یعنی پورے چار ماہ میں کیا جائے اس صورت میں روزانہ آیت الکرسی دس سو

اکتالیس (۱۰۴۱) مرتبہ پڑھنی ہوگی اور آخری دن دس سو پینتالیس مرتبہ پڑھیں۔ دوران عمل مختلف قسم کے عجائبات ظہور میں آئیں گے ان سے ہرگز ہرگز نہ ڈرے عمل کے اختتام پر آیت الکرسی کے مؤکل حاضر ہوں گے ان سے قول و قرار لے۔ ان شاء اللہ یہ تابع ہوں گے اور ہر اچھے کام میں عامل کی مدد کریں گے زکوٰۃ اور دعوت کی تکمیل کے بعد لازم ہے کہ روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھے تاکہ مؤکلین قبضے میں رہیں۔

برائے تسخیر خلائق:

لوگوں کو تسخیر کرنے کا شوق ہوتا ہے ایسے عملیات کی تلاش میں رہتے ہیں اور محنت کرتے ہیں لیکن تسخیر کے عملیات چونکہ بالعموم مشکل ہوتے ہیں اس لیے بالعموم عمل میں کوئی نہ کوئی کوتاہی ہو جاتی ہے۔ نتیجہ عمل بے کار ہو جاتا ہے اور مقصد میں کامیابی نہیں ہوتی۔ لیکن آیت الکرسی کا عمل جو اکابرین سے تسخیر کے لیے منقول ہے وہ بہت ہی آسان ہے اور اس میں کسی طرح کی شرائط بھی نہیں ہیں۔ نوچندی جمعرات سے اس عمل کو شروع کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مغرب کی نماز کے بعد فرض اور سنتیں ادا کرنے کے بعد آیت الکرسی ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں اور چالیس دن میں یہ تعداد پوری کریں ورنہ پھر تین چلوں میں عمل کریں۔ ۱۰۴۲ مرتبہ روزانہ آیت الکرسی پڑھیں۔ روزانہ عمل کی تکمیل پر دو نفلیں پڑھ کر جائے عمل سے اُٹھ جائیں چالیس دن پورے ہونے کے بعد روزانہ مغرب کی نماز کے بعد صرف سات مرتبہ پڑھیں۔ ان شاء اللہ دنیا مسخر ہو جائے گی اور جو بھی دیکھے گا محبت کرنے پر مجبور

ہو جائے گا بہت ہی موثر عمل ہے اور کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔

قرض کی ادائیگی کا غیب سے بندوبست ہو:

کسی نے قرض لیا مگر حالات اتنی اجازت نہیں دیتے کہ قرض کا بوجھ اتر جائے قرض خواہوں نے تنگ کر رکھا ہو بظاہر سارے راستے مسدود ہوں کوئی راہ نظر نہ آتی ہو اس وقت آپ آیت الکرسی سے مدد لیں۔ رات کو سوتے وقت تازہ وضو کرلیں اور پاک بستر پر لیٹ کر اول و آخر درود شریف پڑھیں اور ایک سو ستر (۱۷۰) مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور سو جائیں ان شاء اللہ کسی طرح خواب میں رہنمائی ہوگی یا پھر قرض کی ادائیگی کا غیب سے بندوبست ہو گا۔

جنوں اور شیطانوں کے شر سے حفاظت کے لیے:

اگر رات کو سونے سے پہلے تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے تکیہ پر اور اپنے سینے پر دم کرلیا جائے تو تمام رات جنات اور شیاطین کے شر سے حفاظت رہتی ہے اور ہر قسم کے بداثرات سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔

نظر بد سے حفاظت

اگر کسی بچے پر صبح آیت الکرسی پڑھ کر تین مرتبہ یَاحَفِیْظُ پڑھ کر دم کر دیا جائے تو اس کو تمام دن کسی کی نظر نہیں لگے گی اور اگر یہی عمل رات کو کرکے بچے پر دم کر دیا جائے تو تمام بداثرات سے اور نظر بد سے تمام رات محفوظ رہے گا۔

چوری اور ڈکیتی سے گھر محفوظ رہے

اگر سورۃ بقرہ کی ابتدائی تین آیات، آیت الکرسی اور سورۃ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھ کر اس کے بعد یَارَقِیْبُ سات مرتبہ پڑھ کر دستک دے دی جائے یعنی زور سے تین مرتبہ تالی بجادی جائے تو چوری اور ڈکیتی سے گھر محفوظ رہے گا۔

کھیت اور باغ کی حفاظت کے لیے:

اگر آیت الکرسی سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے کھیت یا باغ کے چاروں کونوں میں یہ پانی چھڑک دیا جائے تو باغ ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ عمل مہینے میں ایک بار کیا جائے۔ ان شاء اللہ اس عمل کی برکت سے ایک ماہ تک آفتوں سے حفاظت رہے گی۔

دفع سحر کے لیے:

اگر کوئی شخص سحر کا شکار ہو تو مدینہ کی سات کھجوروں پر سات سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں اور سحر زدہ کو روزانہ ایک کھجور کھلائیں اور اکیس مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر ایک بوتل پر دم کرکے رکھ لیں۔ روزانہ کھجور کھلا کر یہ پانی مریض کو پلائیں۔ یہ بوتل سات دن تک چلائیں۔ ان شاء اللہ سحر باطل ہو جائے گا اور مریض کو صحت عطا ہوگی۔

سفلی سحر کا علاج:

اگر کوئی شخص میعادی یا سفلی سحر کا شکار ہو تو اس کو چاہیے کہ احرام باندھ کر سورج نکلنے سے پہلے شروع کرے یعنی نماز فجر کے فوری بعد اور ایک ہزار مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اس عمل کو اکیس روز تک جاری رکھے۔

ان شاء اللہ اکیس روز میں سفلی اور میعادی سحر سے نجات مل جائے گی۔ اگر کوئی شخص اس عمل کو خود کرنے سے قاصر ہو تو دوسرا شخص ایک ہزار مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر اس پر دم کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔بے نظیر عمل ہے اس کی قدر کرنی چاہیے اور اس عمل سے فائدہ اٹھانا چاہیے یہ بزرگوں کی امانت ہے اور ہم اپنے قارئین تک پہنچا رہے ہیں۔

مقدمہ وغیرہ میں کامیابی کے لیے:

اگر کوئی شخص کسی مقدمہ یا کسی اور مصیبت میں مبتلا ہو تو اس کو چاہیے کہ اکیس ہزار مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دعا کا اہتمام کرے اس عمل کو تین دن یا سات دن میں پورا کیا جا سکتا ہے اگر تین دن میں پورا کریں تو سات ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ اگر سات دن پورا کریں تو تین ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں اگر تین آدمی پڑھیں تو ہر ایک شخص ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا گویا کہ تعداد کل اکیس ہزار ہوگی جو ایک دن تین دن یا سات دن میں پوری کرنی ہے اور اس عمل کو ایک شخص یا تین شخص یا سات افراد بھی کر سکتے ہیں زیادہ لوگ ہوں گے تو ہر شخص کو کم پڑھنی ہوگی۔۔۔۔۔روزانہ دعا کریں اور عمل کے اختتام

پر خصوصی طور پر دعا کریں۔ ان شاء اللہ اس عمل کی برکت سے مقدمہ سے یا مصیبت سے نجات مل جائے گی حیرت انگیز عمل ہے اور ہزاروں بار کا آزمودہ ہے۔

برائے محبت:

اگر کوئی شخص کسی کی محبت حاصل کرنا چاہے تو آیت الکرسی کے حروف لکھنے کے بعد طرفین کے نام ماؤں کے نام سمیت لکھ دیں۔ اور ان کے نام بھی الگ الگ حروف میں لکھ دیں لکھنے سے پہلے یہ حروف لکھیں "ب ر ا ی ح ب" پھر اس نقش کو کسی ہرے بھرے درخت پر لٹکا دیں۔

ان شاء اللہ طرفین میں محبت قائم ہو جائے گی اس طرح کا عمل میاں بیوی کے لیے یا پھر جائز مقصد کے لیے کریں اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں خواہ مخواہ یا بری نیت سے اس طرح کے عمل نہ کریں ورنہ نقصان اٹھائیں گے۔

سُرمہ محبت:

ہُد ہُد کے خون پر آیت الکرسی تین بار پڑھ کر دم کریں پھر سورۃ یوسف ایک بار پڑھ کر پھونک دیں۔ پھر اس خون کو جلا کر خشک کر لیں اور اُسے سرمہ میں تحلیل کر لیں یہ سرمہ لگا کر جس کے سامنے جائیں گے وہ محبت کرنے پر مجبور ہو گا۔ واضح رہے کہ یہ عمل جائز جگہ کے لیے ہے ناجائز مقاصد کے لیے نقل نہیں کیا گیا ہے۔ میاں بیوی میں نااتفاقی ہو ایک دوسرے سے

بیزار ہوں تو اس عمل سے فائدہ اٹھائیں۔ آزمائش کے لیے یا کسی کی عزت برباد کرنے کے لیے یہ عمل نہ کریں ورنہ آخرت میں باز پرس ہوگی اور اس دنیا میں بھی کسی نقصان سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔

آسیب کے لیے:

کسی بچے یا عورت پر آسیب کا سایہ ہو یا کوئی نظر نہ آنے والی چیز گھر والوں کو پریشان کرتی ہو تو سرسوں کے تیل پر گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر دیں اور اس تیل کو آسیب زدہ کے کانوں میں ڈال دیں اس کا دماغ ٹھکانے آجائے گا اور آسیب دفع ہو گا۔

ہر طرح کی پریشانی دور ہو:

پریشان حال لوگوں کے لیے آیت الکرسی کا کثرت سے پڑھنا بے حد مفید ہے علاوہ ازیں ہر فرض نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں تو بفضل باری تعالیٰ ہر طرح کی مشکل اور پریشانی دور ہو جائے گی۔

تمام حاجات کے لیے:

اگر کسی کی جائز مراد پوری نہ ہو تو اسے چاہیے کہ ہر نماز کے بعد سجدے میں سر رکھ کر آیت الکرسی پڑھے پھر سجدے سے سر اٹھائے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے لیے دعا مانگے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی ہر جائز خواہش جلد پوری ہو گی۔

برائے خوشنودی خدا:

اس مقصد کے لیے ہر روز بلاناغہ نماز عشاء کے بعد تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ بفضل تعالیٰ اس کی دعا قبول ہوگی۔

قید سے رہائی کے لیے:

اگر کوئی شخص ناحق قید میں ڈال دیا گیا ہو رہائی کی صورت دکھائی نہ دیتی ہو حاکم وقت سے انصاف نہ ملنے کی اُمید ہو تو چاہیے کہ گھر کے تین افراد باوضو حالت میں ایک جگہ پر بیٹھیں اور ایک ہی نشت میں ۳۱۳ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں چالیس روز تک بلاناغہ یہ عمل کریں۔

ان شاء اللہ چالیس دنوں کے اندر ہی قیدی کو قید سے رہائی ہو جائے گی۔ آیت الکرسی کی تلاوت کرتے وقت ضروری ہے کہ اوّل و آخر سات سات مرتبہ درود شریف بھی پڑھا جائے۔ یہ عمل قیدی کی جلد رہائی کے لیے بے حد مجرب ہے۔

قرض خواہ تنگ نہ کرے

اگر قرض خواہ مقروض شخص سے اپنی رقم کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہو اور مقروض کے پاس ابھی تک رقم کا بندوبست نہ ہوا ہو تو اسے چاہیے کہ آیت الکرسی پچیس (۲۵) مرتبہ کھانے والی چیز پر پڑھ کر دم کرے۔ اور قرض خواہ کو کھلائے۔ ان شاء اللہ قرض خواہ قرض کی ادائیگی کے لئے تنگ نہ کرے گا اور

آیت الکرسی کی برکت سے مقروض کو مہلت دے گا۔

سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھے:

اس مقصد کے لیے ہر جمعہ کی نماز کے بعد ایک سو ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے (اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ) پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد میں کامیابی کے لیے دعا مانگے۔ سات ہفتے تک اس عمل کو کرے۔

ان شاء اللہ تھوڑے ہی دنوں میں اس کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہوں گے۔ اور سویا ہوا مقدر (نصیب) جاگ اُٹھے گا۔

ہر پریشانی کا حل:

اگر کوئی شخص کسی مصیبت یا مسئلہ میں اُلجھا ہوا ہو تو اسے چاہیے کہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اس جگہ پر بیٹھا رہے اور اکتالیس (۴۱) مرتبہ آیت الکرسی پڑھے۔ آیت الکرسی پڑھتے وقت اپنا سر سجدے میں رکھے اور سجدے میں ہی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس سے مصیبت کو دور کر دے۔

ان شاء اللہ تین دن کے اندر اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آیت الکرسی کی برکت سے اس پر اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرمائے گا۔

ڈراؤنے خوابوں کا علاج:

اگر کسی کو سوتے ہوئے ڈراؤنے خواب آتے ہوں یا سوتے ہوئے

ڈر جاتا ہو اور چونک کر اُٹھ بیٹھتا ہو تو وہ رات کو سونے سے پہلے باوضو حالت میں (اوّل و آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ) سات مرتبہ آیت الکرسی اور سات مرتبہ سورۃ الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کرے۔ان شاء اللہ اسے ڈراؤنے خواب نہیں آئیں گے وہ آرام کی نیند سوئے گا۔

تمام آفات و بلیات سے محفوظ رہنے کے لیے ایک آزمودہ عمل:

جو شخص آیۃ الکرسی اور چاروں قل صبح و شام پڑھ کر اپنے اوپر اپنے بال بچوں پر اپنی مملوکہ اشیاء پر دم کرے گا اس پر کوئی آسیب، جادو، ٹونا یا نظر بد بالکل اثر انداز نہیں ہوگی۔یہ عمل زمین و آسمان کی تمام بلاؤں سے محفوظ رکھنے کے لیے تیر بہدف ہے۔

آیۃ الکرسی کی فضیلت اور خاصیت:

آیۃ الکرسی کی فضیلتیں اور خاصیتیں اس قدر زیادہ ہیں کہ حدیث شریف میں اسے قرآن شریف کی سب سے افضل آیت قرار دیا گیا ہے۔اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد اس کا ورد کرے تو بلاشک و شبہ بہشت میں داخل ہوگا۔

جن کو بھگانے کا ایک عمل:

آیت الکرسی دفعیہ جنات کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے چنانچہ امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ ایک سوداگر اپنی آپ بیتی یوں سناتا ہے کہ وہ کھجوروں کا کاروبار کرتا تھا ایک بار اس سلسلے میں وہ بصرہ گیا چند دن ٹھہرنے کے لیے اُسے جگہ کی ضرورت پیش آئی اتفاق سے اُسے کوئی جگہ نہ ملی وہ رہائش کے

لیے جگہ کی تلاش میں تھا کہ اُسے ایک خالی مکان کا سراغ ملا جو برسوں سے ویران تھا۔اس مکان میں مکڑیوں کے بڑے بڑے جالے لگ رہے تھے اور مکان کی حالت بھی بہت خستہ تھی۔اُس نے لوگوں سے دریافت کیا کہ اس مکان کا مالک کون ہے؟ لوگوں نے اس کا پتہ بتایا اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ یہ مکان برسا برس سے غیر آباد ہے اُسے نہ لینا اس میں کوئی نہیں رہ سکتا جو شخص بھی اس مکان میں رات گزارتا ہے وہ صبح کو مُردہ پایا جاتا ہے اس طرح کے کئی حادثے ہونے کے بعد اب اس مکان میں کسی بھی شخص کو داخل ہونے کی جرأت نہیں ہوئی اس لیے یہ مکان ویران اور غیر آباد ہے۔

تاجر مکان مالک کے پاس گیا اور مکان کے بارے میں اُس نے دریافت کیا مالک مکان نے کہا کہ انسانی جانیں ضائع ہوجانے کے بعد اب میں نے یہ تہیہ کرلیا ہے کہ اس مکان کو کرائے پر نہیں دوں گا یہاں ایک جن رہتا ہے جو بہت ہی طاقتور جن ہے اُس کے سامنے سب بے بس ہو جاتے ہیں اور بالآخر مر جاتے ہیں۔تاجر نے مالک مکان کی بہت منت کی کہا تم یہ مکان مجھے کرائے پر دے دو میں اس جن سے نمٹ لوں گا اور اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے گا۔مالک مکان نے تاجر کی منت و سماجت کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور مکان کی چابی اس کو دے دی۔تاجر نے مکان میں جا کر تھوڑی بہت صفائی کی اور کمرہ خاص طور پر پوری طرح صاف کیا اور اس کمرے میں اس نے رات گزارنے کا فیصلہ کیا دن تو خیریت سے گزر گیا جب رات آئی تو تاجر نے آیت الکرسی اپنے اوپر دم کی اور وہ اطمینان سے سو گیا درمیانی شب میں جب تاجر کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ وہ کمرے میں

تنہا نہیں ہے بلکہ ایک شخص جو انتہا سے زیادہ کالا اور بہت ہی بھدی شکل کا وہاں موجود ہے اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح چمک رہی تھیں ہر طرف سناٹا تھا۔ تاجر نے دیکھا کہ وہ شخص اس کی طرف بڑھ رہا ہے تاجر نے فوراً بسم اللہ پڑھ کر آیت الکرسی پڑھنی شروع کی جب وہ اس پر آیت حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ پر آیا تو جن کے منہ سے مہیب آوازیں نکلنی بند ہوگئیں۔ تاجر نے اسی کلمے کو بار بار دہرانا شروع کیا آخر کار وہ جن غائب ہوگیا اس کے بعد تاجر سوگیا جب صبح ہوئی تو تاجر نے دیکھا کہ جہاں جن کھڑا تھا وہاں ڈھیر ساری راکھ پڑی تھی اتنے میں تاجر کے کانوں میں غیب سے ندا آئی تونے ایک بڑے اور موذی جن کو کلام الٰہی سے جلا کر راکھ کر دیا ہے۔

برائے رفعِ بلغم:

اگر بلغم کی زیادتی سے کھانسی ہو جائے تو دیسی نمک کی سات ڈلیاں لے لیں اور ہر ایک پر سات مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر دم کریں بیمار کو ہر روز ایک ڈلی دے دو کہ منہ میں رکھ کر چوستا رہے۔ بفضل باری تعالیٰ ایک ہفتے میں آرام آجائے گا۔

ڈراؤنے خواب:

اگر کوئی شخص خواب میں ڈر جاتا ہو تو اسے چاہیے کہ بستر پر لیٹتے ہی تین دفعہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ اور تین مرتبہ آیت الکرسی کی تلاوت کرے اور وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ کو تین بار پڑھے پھر سو جائے بفضلہ تعالیٰ ڈراؤنے خواب نہیں آئیں گے۔

دل و جگر کے امراض کے لیے:

اگر کوئی شخص دل یا جگر کی کسی بیماری میں مبتلا ہو تو ایک پاک وصاف برتن میں تین بار آیت الکرسی تحریر کر کے پلائیں اور اس سے کہیں کہ پیتے وقت بیماری کا نام لے کر اس سے صحت پانے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے مثلاً اگر ضعف دل کی بیماری ہو تو برتن منہ سے لگاتے وقت کہے نَوَيْتُ الشِّفَاءَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ ضُعْفِ الْقَلْبِ۔ اگر اُسے عربی آتی ہو تو اردو میں کہو کہ میں نیت کرتا ہوں کہ خدا مجھے ضعف دل سے صحت عطا فرمائے۔ یہ عمل ضعف دل، ضعف جگر، استقاء، خفقان اور معدہ، انتڑیوں کی بیماریوں کے لیے مفید ہے۔

افسر کی زبان بندی کے لیے:

اگر کسی بدزبان و بدمزاج افسر کے سامنے جانا ہو تو راستے میں آیۃ الکرسی پڑھیں اور یہ دعا کہیں۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَةِ
الْكَرِيْمَةِ وَمَا فِيْهَا مِنَ الْاَسْمَاءِ الْعَظِيْمَةِ اَنْ
قُلْ هُمْ فَاهَ عَنِّيْ وَتُخْرِسْ لِسَانَهٗ حَتّٰى لَا
يَنْطِقُ اِلَّا بِخَيْرٍ اَوْ يَصْمِتُ خَيْرُكَ يَا هٰذَا بَيْنَ يَدَكَ
وَشَرُّكَ تَحْتَ قَدَمَيْكَ

اس کے بعد بے دھڑک اس کے سامنے چلے جاؤ بفضل باری تعالیٰ وہ مہر بلب ہو جائے گا۔

دل کی روشنی حاصل کرنے کے لیے:

حضرت امام بونیؒ کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص جمعہ کو عصر کی نماز سے فارغ ہو کر کسی تنہا مکان میں ستر مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور اسے اپنا معمول بنالے تو غیب سے اس کے دل میں ایک روشنی پیدا ہوگی اور اس حالت میں وہ جو بھی دعا مانگے گا اسے شرف قبولیت حاصل ہوگا۔

برائے فتح یابی:

اگر کوئی شخص فتح وظفر اور فلاح و بہبود کی دولت سے مالا مال ہونے کا آرزو مند ہے تو اُسے چاہیے کہ تین سو تیرہ دفعہ آیت الکرسی کا ورد کرے اگر کسی جنگل میں اتنی ہی مرتبہ اس کا وظیفہ کیا جائے تو وظیفہ کرنے والوں کو تفوق و فتح مندی میسر آئے گی۔ حضرت شرحؒ کہتے ہیں کہ یہ عدد اپنے اندر ایک مخصوص قدرتی بھید رکھتا ہے انبیاء مرسلین تعداد میں اتنے ہی تھے۔ اصحاب لوط کی تعداد بھی اتنی تھی جنہوں نے حضرت داؤدؑ کی بہادری سے جالوت کو نیچا کر دکھایا۔ اور جن میں متعلق قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ۔ جنگ بدر میں حضرت رسول مقبولؐ کے اصحاب بھی تعداد اتنے تھے جنہوں نے مکہ کے ١ ایک ہزار کافروں کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔

کنز الاسرار

(آیت الکرسیؒ کے چند مجرّب وظائف)

یہ وظائف مولانا زاہد نقوی آف احمد شرقیہ پور کے عطا کردہ ہیں۔ موصوف لکھتے ہیں۔ کوئی بھی عمل ہو کسی بھی عمل سے فیض حاصل کرنا چاہیں تو اس کے لیے طہارت، پابندی صوم وصلوٰۃ، صدق دل سے اعتقاد کامل، رجوع قلب، خضوع و خشوع اور یقین کامل ہونا ضروری ہے جب اللہ تعالیٰ سے استعانت چاہتے ہیں تو پھر اس کے ہوجائیں آپ کسی کے محتاج نہ رہیں گے بلکہ دنیا آپ کی محتاج ہوگی آیۃ الکرسی کا جو عمل درج کر رہا ہوں اس میں اسم اعظم ہے۔ میرا ذاتی مجرّب ہے اور اگر کوئی چاہتا ہے کہ جلد کام ہو جائے تو ایسی جگہ تلاش کرے جہاں پر کوئی آدمی نہ ہو اور اپنے گرد بطور حصار ایک خط کھینچے۔ خط کھینچنے کا طریقہ اس طرح ہے کہ سامنے سے پیچھے کی طرف دونوں ہاتھوں سے گول خط کھینچے اور روبقبلہ ہو کر عاجزی و انکساری کے ساتھ بیٹھے ستر مرتبہ آیۃ الکرسی وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ تک پڑھے تو ان شاء اللہ اسی روز اثر ظاہر ہوگا اور اگر آیۃ الکرسی کو اس کے اعداد کے مطابق پڑھے تو نہایت قوی اور کامل اثر ہوگا۔ حفاظت کے لیے حاجت روائی کے لیے اس کا پڑھنا بہت

زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے ہر نماز فریضہ کے بعد اس کا پڑھنا فراخی رزق کا باعث ہے اگر روزانہ رات کو سونے سے قبل تلاوت کریں تو موذی جانور اور دشمن کے حملوں اور ہر قسم کے شر وضرر سے محفوظ رہیں گے۔آیۃ الکرسی کے بہت زیادہ فوائد ہیں جن میں چند ایک کا ذکر کر رہا ہوں۔

۱۔ صبح کی نماز کے بعد سات بار پڑھنے سے ہر قسم کے نقصان وضرر سے محفوظ رہیں گے اور روزی کے دروازے دن بھر کھلے رہیں گے۔

۲۔ اولاد کی سلامتی اور ہر بلا سے محفوظ رہنے کے لیے آیت الکرسی چالیس مرتبہ لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔ان شاء اللہ اس کی عمر دراز ہو گی۔

۳۔ محبت شرعی کے لیے طالب ومطلوب کے ناموں کے اعداد کے مطابق پڑھیں تو عجیب اثر ظاہر ہو گا۔

۴۔ وسعت رزق کے لیے اپنے نام کے اعداد کے مطابق آیت الکرسی پڑھیں تو انشاء اللہ فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے۔

۵۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا اس کو کوئی گزند نہ پہنچائے گا اور رزق میں فراوانی کا باعث ہے۔

۶۔ ہر روز آیت الکرسی صبح وشام پڑھنا چور، ڈاکو اور آتش زدگی سے تحفظ کا ذریعہ ہے۔

۷۔ ہر روز بعد نماز فریضہ پڑھنا سانپ، بچھو سے بچاؤ کا تعویذ ہے اور جن وانس کے ضرر سے بچاؤ کا سبب ہے۔

۸۔ اگر آیت الکرسی کو لکھ کر کھیت میں دفن کیا جائے تو وہ کھیت چوری اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔اور اس میں برکت ہو گی۔

۹۔ اگر آیت الکرسی لکھ کر دوکان میں رکھی جائے تو اس میں خیر وبرکت کا ذریعہ ہے۔

۱۰۔ ہر روز سوتے وقت اس کا پڑھنا فالج سے حفاظت کا باعث ہے۔

ایک معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہؐ سے منقول ہے کہ آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ ہر نماز کے بعد آیت الکرسی کا پڑھنا تم پر لازم ہے کیونکہ اس کو پابندی کے ساتھ صدیق یا شہید کے سوا کوئی نہیں پڑھ سکتا ایک اور روایت ہے جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے وہ خدا کی حفاظت میں ہوتا ہے اور وہ گناہوں اور بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے بعض کتب امامیہ اور تفاسیر میں وارد ہے کہ آیت الکرسی میں دس وقف ہیں جو شخص تلاوت کے وقت ہر وقف کو عمل میں لائے گا اس کی دعا مستجاب ہو گی۔

ضروری نوٹ: یہ وقف کرنے کا طریقہ کتب اعمال کے اعتبار سے ہے نہ کہ علم فقہ اور تجوید کے اعتبار سے یہ کتب اعمال کے اعتبار سے دس۔وقف اس طرح ہیں۔

۱۔ اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

۲۔ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

۳۔ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ

۴۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

٥۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ

٦۔ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ

٧۔ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ

٨۔ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

٩۔ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا

١٠۔ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

• پڑھنے کا طریقہ یہ ہے جب آیت الکرسی پڑھنی شروع کریں تو پہلے وقف پر داہنے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی بند کریں۔ اس طرح ہر وقف پر بالترتیب ایک ایک انگلی بند کرتے جائیں اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کریں یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ کے دونوں عین کے درمیان اپنی حاجت طلب کریں اگر دفع شر دشمن مقصود ہو تو یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ کے دونوں میم کے درمیان اس کا نام والدہ کے نام کے ساتھ ذکر کریں جب دس وقف پورے ہو جائیں تو تین مرتبہ سورۃ الم نشرح اور تین مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ احد اور تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سر آسمان کی طرف اٹھائے اور دعا مانگے اس کے بعد دس مرتبہ سورۃ الحمد پڑھے اور ہر دفعہ سورۃ الحمد پڑھنے کے بعد ایک انگلی کھول دے ابتداء بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے کرے اور دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے تمام انگلیاں کھولنے کے بعد آسمان کی طرف نظر کرے اور اپنی حاجت طلب کرے۔ بہت مجرب ہے۔

علامہ سید مقدمؒ فرماتے ہیں اگر آیت الکرسی کو طلب حاجت کے لیے درج ذیل طریقہ سے پڑھے تو آپ کی ہر حاجت پوری ہوگی اور یہ طریقہ

میرا مجرب ہے۔ نوچندی جمعرات کو پہلے دن آیت الکرسی کی ایک مرتبہ تلاوت کریں اور پھر دوسرے دن دو مرتبہ تلاوت کریں تیسرے دن تین مرتبہ تلاوت کریں اسی طرح ہر روز ایک مرتبہ کا اضافہ کرتے جائیں یہاں تک کہ مہینے کے آخر تک ہر روز کا عمل اس دن کی تعداد کے مطابق ختم کرتا ہے ہر روز عمل کرنے سے پہلے غسل کر کے نئے کپڑے پہن کر باوضو ہو کر دو رکعت نماز حاجت پڑھ کر یہ عمل کیا کریں۔ ان شاء اللہ مہینہ پورا ہونے سے پہلے حاجت پوری ہو گی۔

برکات نقش آیت الکرسی:

یہ عمل اور نقش سید محمد اجتبیٰ ہمدانی آف تلہ گنگ کا عطا کردہ ہے۔ موصوف لکھتے ہیں حضرت رسول اکرم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو ان آیات مبارکہ کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایمان وخلوص اور توکل داخل کرے گا۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد اس کی تلاوت کرے تو سوائے موت کے کوئی چیز اسے بہشت میں جانے سے نہیں روک سکے گی۔ اللہ اسے گناہوں اور بلاؤں سے دور رکھے گا اور کاٹنے والی چیز اسے ضرور نہیں پہنچا سکے گی وہ موت کے فوراً بعد جنت کے آثار اور راحت و آرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔ جمعہ کے دن بعد نماز عصر ستر بار پڑھنے کے بعد جس مقصد کے لیے دعا کرے گا تو وہ قبول ہوں گی اور اللہ کی پناہ میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے رحمت کی نظر سے دیکھے گا اس کے پڑھنے والا ہر دل عزیز رہے گا اور اس پر کبھی عذاب نازل نہیں ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	مَنْ ذَا الَّذِیْ	الْاَرْضِ	وَمَا فِی	السَّمٰوٰتِ	مَا فِی	نَوْمٌ لَهٗ	سِنَةٌ وَّلَا	لَا تَاْخُذُهٗ	اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَللّٰهُ
یَعْلَمُ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	مَنْ ذَا الَّذِیْ	الْاَرْضِ	وَمَا فِی	السَّمٰوٰتِ	مَا فِی	نَوْمٌ لَهٗ	سِنَةٌ وَّلَا	لَا تَاْخُذُهٗ	اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
مَا بَیْنَ	یَعْلَمُ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	مَنْ ذَا الَّذِیْ	الْاَرْضِ	وَمَا فِی	السَّمٰوٰتِ	مَا فِی	نَوْمٌ لَهٗ	سِنَةٌ وَّلَا	لَا تَاْخُذُهٗ	اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
اَیْدِیْهِمْ	مَا بَیْنَ	یَعْلَمُ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	مَنْ ذَا الَّذِیْ	الْاَرْضِ	وَمَا فِی	السَّمٰوٰتِ	مَا فِی	نَوْمٌ لَهٗ	سِنَةٌ وَّلَا	لَا تَاْخُذُهٗ
وَمَا خَلْفَهُمْ	اَیْدِیْهِمْ	مَا بَیْنَ	یَعْلَمُ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	مَنْ ذَا الَّذِیْ	الْاَرْضِ	وَمَا فِی	السَّمٰوٰتِ	مَا فِی	نَوْمٌ لَهٗ	سِنَةٌ وَّلَا
وَلَا یُحِیْطُوْنَ	وَمَا خَلْفَهُمْ	اَیْدِیْهِمْ	مَا بَیْنَ	یَعْلَمُ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	مَنْ ذَا الَّذِیْ	الْاَرْضِ	وَمَا فِی	السَّمٰوٰتِ	مَا فِی	نَوْمٌ لَهٗ
بِشَیْءٍ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ	وَمَا خَلْفَهُمْ	اَیْدِیْهِمْ	مَا بَیْنَ	یَعْلَمُ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	مَنْ ذَا الَّذِیْ	الْاَرْضِ	وَمَا فِی	السَّمٰوٰتِ	مَا فِی
مِّنْ عِلْمِهٖ	بِشَیْءٍ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ	وَمَا خَلْفَهُمْ	اَیْدِیْهِمْ	مَا بَیْنَ	یَعْلَمُ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	مَنْ ذَا الَّذِیْ	الْاَرْضِ	وَمَا فِی	السَّمٰوٰتِ
اِلَّا بِمَا شَآءَ	مِّنْ عِلْمِهٖ	بِشَیْءٍ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ	وَمَا خَلْفَهُمْ	اَیْدِیْهِمْ	مَا بَیْنَ	یَعْلَمُ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	مَنْ ذَا الَّذِیْ	الْاَرْضِ	وَمَا فِی
وَسِعَ كُرْسِیُّهُ	اِلَّا بِمَا شَآءَ	مِّنْ عِلْمِهٖ	بِشَیْءٍ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ	وَمَا خَلْفَهُمْ	اَیْدِیْهِمْ	مَا بَیْنَ	یَعْلَمُ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	مَنْ ذَا الَّذِیْ	الْاَرْضِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	وَسِعَ كُرْسِیُّهُ	اِلَّا بِمَا شَآءَ	مِّنْ عِلْمِهٖ	بِشَیْءٍ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ	وَمَا خَلْفَهُمْ	اَیْدِیْهِمْ	مَا بَیْنَ	یَعْلَمُ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	مَنْ ذَا الَّذِیْ
وَلَا یَـُٔوْدُهٗ	السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	وَسِعَ كُرْسِیُّهُ	اِلَّا بِمَا شَآءَ	مِّنْ عِلْمِهٖ	بِشَیْءٍ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ	وَمَا خَلْفَهُمْ	اَیْدِیْهِمْ	مَا بَیْنَ	یَعْلَمُ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَشْفَعُ عِنْدَهٗ
حِفْظُهُمَا	وَلَا یَـُٔوْدُهٗ	السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	وَسِعَ كُرْسِیُّهُ	اِلَّا بِمَا شَآءَ	مِّنْ عِلْمِهٖ	بِشَیْءٍ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ	وَمَا خَلْفَهُمْ	اَیْدِیْهِمْ	مَا بَیْنَ	یَعْلَمُ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ
وَهُوَ الْعَلِیُّ	حِفْظُهُمَا	وَلَا یَـُٔوْدُهٗ	السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	وَسِعَ كُرْسِیُّهُ	اِلَّا بِمَا شَآءَ	مِّنْ عِلْمِهٖ	بِشَیْءٍ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ	وَمَا خَلْفَهُمْ	اَیْدِیْهِمْ	مَا بَیْنَ	یَعْلَمُ
الْعَظِیْمُ	وَهُوَ الْعَلِیُّ	حِفْظُهُمَا	وَلَا یَـُٔوْدُهٗ	السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	وَسِعَ كُرْسِیُّهُ	اِلَّا بِمَا شَآءَ	مِّنْ عِلْمِهٖ	بِشَیْءٍ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ	وَمَا خَلْفَهُمْ	اَیْدِیْهِمْ	مَا بَیْنَ

فوائد:

☆ یہ نقش لکھ کر آبِ زم زم یا آبِ باراں میں پی لے تو ہر قسم کی بیماری سے نجات پائے گا۔

☆ یہ نقش لکھ کر پینے سے ہر قسم کے دورہ جن اور مرگی کا دورہ ختم ہو جائے گا۔

☆ یہ نقش لکھ کر پینے سے اپنے اندر کا خوف اور دل کی تنگی، پریشانی دور ہو جائے گی۔

☆ ہر قسم کی بیماری کے لیے بہترین علاج ہے۔

☆ ہرن کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا، دشمن عزت و احترام سے پیش آئے گا، دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا۔

☆ اپنے گھر کے حصار کے لیے نقش تیار کر کے گھر کے تین کونوں میں لگائیں اور ۱۱ دن سب گھر والے ۷۰،۷۰ مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں سات ایک جگ پانی کا رکھیں اگربتی لگائیں روزانہ رات کو وہ پانی سب گھر والے چوبیس (۲۴) گھنٹے میں پی لیں۔ ۱۱ دن کے بعد گھر کے چوتھے کونے میں بھی نقش لگا دیں ہر قسم کے جادو تعویذات کے اثرات نہ صرف ختم ہونگے بلکہ ہمیشہ کے لیے آپ اور آپ کا گھر محفوظ رہے گا۔

☆ ہر قسم کے جنات، آسیب والے مریض کے لیے پلائیں اور گلے

میں ڈالیں۔

☆ دوکان، کاروبار کی خیر و برکت اور اس کے علاوہ ہر قسم کے مقصد کے لیے مفید ہے۔

نیز یہ چیک کروانے کے لیے کہ آپ پر کسی قسم کے تعویذات، جادو کے اثرات ہیں یا کوئی بیماری ہے تو اپنا، اپنی والدہ ماجدہ کا نام بتا کر ایک گلاس پانی کا لے کر اس پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھ کر دس (۱۰) منٹ درود شریف پڑھیں۔ دس (۱۰) منٹ کے بعد پانی پی لیں اگر جادو، تعویذات کے اثرات ہوئے تو پانی کا ذائقہ تبدیل ہو جائے گا اور سر بھاری یا درد ہو گا جو کہ پانچ یا سات منٹ میں خود بخود ٹھیک ہو جائے گا بیماری کی صورت میں کچھ بھی تبدیل نہ ہو گا۔

روحانی فیض فضیلت و خواص......آیت الکرسی:

یہ وظائف محترم سید مبارک حسین کاظمی آف کراچی کے عطا کردہ ہیں۔

☆ آیت الکرسی بے شمار فضائل و برکات کی حامل ہے۔ آیت الکرسی کی عظمت کے سبب سترہ ہزار (۱۷۰۰۰) فرشتے اس کے ساتھ نازل ہوتے ہیں یہ آیت سدرۃ القرآن کہلاتی ہے۔

☆ حضرت ابو ذر غفاریؓ نے حضرت رسول اللہؐ سے سوال کیا کہ سب سے عظیم آیت قرآن شریف میں کون سی ہے تو سرکار ختمی المرتبتؐ نے فرمایا آیت الکرسی۔

☆ حضرت امام علیؑ اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ آقائے

نامدار حضور اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ آیت الکرسی کے مقابلے میں قرآن مجید میں کوئی آیت نہیں ہے۔

☆ سورۃ البقرہ کی سب سے بڑی آیت "آیت الکرسی" ہے اور اس کی فضیلت اس بناء پر ہے کہ اس میں توحید کے بارے میں اہم امور بیان ہوئے ہیں۔

☆ جناب امیر المومنینؑ کا فرمان ہے کہ اگر مسلمان کو معلوم ہو جائے کہ آیت الکرسی کی کیا فضیلت ہے تو وہ اس کے پڑھنے سے کسی وقت غافل نہ رہے۔

☆ تمام علوم باطن میں آیت الکرسی کا حصار سب سے مؤثر ترین شمار کیا جاتا ہے۔

☆ حضرت امام علیؑ کا ارشاد ہے کہ آیت الکرسی بعد نماز فریضہ پڑھنے والوں کو بہشت میں داخل ہونے سے کوئی مانع نہ ہو گا۔

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے آقائے نامدار سرور کائنات حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آیت الکرسی بعد نماز فریضہ پڑھنے والے پر خداوند کریم نظر لطف، رحمت فرماتا ہے اور ثواب عظیم عطا فرماتا ہے اور آیت الکرسی کے ہر حرف سے ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو پڑھنے والے کے لیے قیامت تک تسبیح خدا کرے گا۔

☆ اسمائے الٰہی میں یاحی یاقیوم کو تمام روحانی سلسلوں میں اسم اعظم مانا جاتا ہے۔ آیت الکرسی کی ابتدا ہی میں دونوں اسمائے الٰہی موجود ہیں۔

☆ اسم ذات اللہ کے بعد اسمائے صفات یاحی یاقیوم کی نورانیت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

☆ حضرت امام محمد باقرؑ کا ارشاد ہے کہ جو شخص آیت الکرسی ایک مرتبہ روزانہ پڑھے گا وہ فقر سے امان میں رہے گا۔

☆ حضرت امیر المومنینؑ اور تمام آئمہ معصومینؑ کا فرمان ہے کہ یاحی یاقیوم اوّل و آخر درود شریف کے بعد ان دونوں اسمائے الٰہی کا تسلسل ورد حاجت روائی، وسعت رزق، تحفظ جان و مال اور کامیابی کے لیے مجرب ہے۔

☆ حضرت عیسیٰؑ ایک دن میں ہزاروں مریضوں کو تندرست کر دیتے تھے ان کا ورد یہی یاحی یاقیوم تھا۔

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ہر وضو کے بعد آیت الکرسی پڑھنے سے خداوند عالم چالیس سال کی عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اس کے چالیس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔

☆ حضرت امام محمد باقرؑ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے گا خداوند عالم اس کی ہزار بلاؤں کو دفع کرے گا۔

☆ اپنی حفاظت کے لیے آیت الکرسی سات مرتبہ پڑھیں یعنی دائیں، بائیں، آگے، پیچھے، اوپر، نیچے ساتویں مرتبہ اپنے اوپر دم کریں جب آپ گھر سے باہر جائیں گے تو فرشتے آپ کی حفاظت کریں گے اور اگر آیت الکرسی کو لکھ کر یا اس کا نقش پاس رکھنے سے خودکش

حملوں اور ناگہانی موت سے محفوظ رہیں گے۔

☆ مولائے کائنات حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد گرامی ہے کہ ردِ بلا، پریشانیوں، مشکلات اور اضطراب میں حضرت رسول اللہؐ یاحی یاقیوم پڑھتے تھے اور مصیبت اور پریشانیوں سے نجات ملتی تھی۔

☆ دل پریشان رہتا ہو، طبیعت میں بے چینی رہتی ہو تو روزانہ پانچ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پانی پر دم کر کے دعا مانگ کر پانی پی لیا کریں۔ ان شاء اللہ یہ کیفیت جاتی رہے گی۔

☆ بچے جب گھر سے باہر جائیں ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر بچوں پر پھونک دیا کریں نظر بد نہ لگے گی اور اگر لگ گئی تو اس کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

☆ حضرت امام رضاؑ کا ارشاد گرامی ہے سوتے وقت ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے گا تو وہ کبھی مرض فالج میں مبتلا نہیں ہوگا۔

☆ آیت الکرسی لکھ کر یا اس کا نقش گلے یا بازو پر باندھنے سے دشمن، حاسد، سحر، جادو، جنات اور شیاطین سے محفوظ رہیں گے۔

☆ عوام، لوگوں، محفلوں، آفس میں عزت و احترام ہونے کے لیے روزانہ گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔

☆ جو شخص آیت الکرسی کو اپنا ورد بنالے وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے، دشمنوں، حاسدوں سے بچا رہتا ہے۔

☆ ہر فریضہ نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنا بہت بڑا ثواب ہے۔

☆ جنگل، بیابانوں، سنسان جگہوں سے اگر آپ کا گذر ہو تو سر پر ہاتھ رکھ کر آیت الکرسی ورد کرتے رہیں تو وہاں سے بخیریت گذر جائیں گے۔

☆ جو شخص آیت الکرسی کو روزانہ سو مرتبہ پڑھے گا تو اس کو پوری عمر کی عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔

☆ آیت الکرسی لکھ کر یا اس کا نقش پاک بچے کے گلے میں ڈالیں بچہ اگر روتا ہو تو رونا ختم ہو جائے گا اور ہر قسم کے ضرور سے امان میں رہے گا۔

☆ امتحان میں کامیابی کے لیے گھر سے جاتے وقت گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے سے ان شاء اللہ ضرور نقصان سے محفوظ رہیں گے اور روزی کے دروازے تمام دن کھلے رہیں گے۔

☆ جب گھر سے باہر جائیں اور دروازے پر تالا لگائیں تو اس پر ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر دیا کریں انشاء اللہ گھر چوروں اور ڈاکوؤں سے محفوظ رہے گا۔

☆ دکان میں لکھ کر یا گھر کی دیوار پر لٹکا دیں تو باعث برکت اور باعث حفاظت ہے۔

☆ آیت اللہ کشمیری صاحب فرماتے ہیں کہ آیت الکرسی هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ تک اکیس مرتبہ روزانہ پڑھنا قوت حافظہ کے لیے انتہائی نفع بخش ہے۔

☆ روزانہ نماز فجر کے بعد ایک ہزار مرتبہ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ

اَلْقَيُّوْمُ کا پڑھنا نورانیت قلب کے لیے خاص طور پر نفع بخش ہے۔

☆ اگر پیٹ درد یا تکلیف رہتی ہو تو جب بھی پانی یا کوئی مشروب پئیں تو سات مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ پڑھ کر پانی پر یا مشروب پر دم کر کے پی لیا کریں۔ ان شاء اللہ جلد ہی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی۔

☆ حضرت رسول اللہ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص آیت الکرسی روزانہ پابندی سے پڑھے گا تو خداوند عالم اس کے قلب کو حکمت، ایمان، خلوص، توکل اور وقار سے بھر دے گا۔

☆ اگر آیت الکرسی کو "هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ" تک پڑھ کر اور سات دن تک گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں تو بخار سے نجات ملے گی اور شفایابی ہوگی۔

☆ حافظہ قوی کرنے کے لیے آیت الکرسی کو زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھیں اور زبان سے چاٹیں سات دن تک عمل کریں ان شاء اللہ حافظہ قوی اور تیز ہوگا۔

☆ فراخی رزق کے لیے ہر فریضہ نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیا کریں وسعت رزق کی دعا مانگیں ان شاء اللہ رزق میں اضافہ ہوگا۔

☆ کسی بھی سواری پر سوار ہوتے وقت آیت الکرسی پڑھ لی جائے تو ان شاء اللہ بخیریت منزل پر پہنچے گی اور کوئی حادثہ پیش نہ آئے گا۔

☆ حفاظت جان و مال اور دشمن کے شر سے بچنے کے لیے گیارہ مرتبہ روزانہ آیت الکرسی هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ تک پڑھیں اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ دعا مانگیں۔

☆ جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا خدا اس پر کبھی عذاب نازل نہ کرے گا اور نظر رحمت سے اس کو دیکھے گا اور اس پر تونگری کے دروازے کھول دے گا۔

☆ آیت الکرسی لکھ کر یا اس کا نقش بچوں کے گلے میں ڈالیں نظر بد، خواب میں ڈرنا، رونا، وبائی امراض، حادثات، جادو، سحر، شیطان، جنوں، دشمنوں اور حاسدوں سے محفوظ رکھے گا۔
نقش یہ ہے۔

۵۱۶	۵۱۹	۵۲۲	۵۰۹
۵۲۱	۵۱۰	۵۱۵	۵۲۰
۵۱۱	۵۲۴	۵۱۷	۵۱۴
۵۱۸	۵۱۳	۵۱۲	۵۲۳

☆ آیت الکرسی لکھ کر یا اس کا نقش مولود کے گلے میں ڈالیں مولود ہر آفت، بیماری اور نظر بد سے محفوظ رہے گا۔

☆ قبر پر پندرہ مرتبہ آیت الکرسی گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر دعا مغفرت کرنے سے مرحوم کے لیے باعث مغفرت اور اپنے لیے سعادت دارین کا ذریعہ ہے۔

☆ جو شخص ہر نماز کے بعد اٹھارہ مرتبہ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ پڑھے باعث طول عمر اور وسعت معاش میں اثر عظیم رکھتا ہے۔

☆ آیت الکرسی کا روزانہ اکیس مرتبہ پڑھنا قوت حافظہ بڑھانے اور قرآنی سورتوں کو یاد کرنے کے لیے انتہائی مجرب ہے۔

☆ جو شخص مرنے سے پہلے آیت الکرسی پڑھے گا وہ بہشت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔

☆ ہر روز جو شخص بعد نماز فجر و عشاء آیت الکرسی پڑھے گا تو وہ چور، ڈاکو، اور آتش زدگی سے محفوظ رہے گا۔

☆ مولائے کائنات حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے وقت میں نے ایک وقت پر چاہا کہ حضورؐ کو دیکھوں کہ آپؐ کیا کر رہے ہیں جب پہنچا تو دیکھا کہ آپؐ سجدے میں ہیں اور بار بار یاحی یاقیوم کہہ رہے ہیں۔

☆ حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ حضرت رسولؐ کو منبر پر کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص نماز واجب کی تعقیبات میں آیت الکرسی پڑھے گا کوئی چیز اس کے اور جنت کے درمیان میں حائل نہ ہوگی اور سیدھا جنت میں جائے گا۔

☆ جو شخص ہر فریضہ نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

جسمانی امراض کے لیے :

اگر کسی مہلک بیماری کا شکار ہو تو گیارہ (۱۱) مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر روزانہ اپنے اوپر دم کرلے اور گیارہ (۱۱) مرتبہ پانی پر دم کرکے اس پانی کو صبح وشام پی لے۔ ان شاء اللہ چند ہی روز میں مرض سے نجات ملے گی۔

طحال اور دردسر کے لیے :

مرض طحال میں آیت الکرسی لکھ کر پیٹ پر باندھے تو خداوند کریم کے فضل سے شفاء نصیب ہوگی اسی طرح سر کے درد کے لیے آیت الکرسی لکھ کر سر میں باندھے کیسا بھی درد ہوگا ان شاء اللہ فوراً ٹھیک ہوجائے گا اگر کسی بھی بیماری میں آیت الکرسی سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پی لیا جائے تو شفاء نصیب ہوگی۔

دو دشمنوں کے درمیان دشمنی ختم کرنے کے لیے :

دو دشمنوں کے درمیان دشمنی ختم کرنے اور محبت پیدا کرنے کے لیے نیک ساعت میں یہ عمل کریں دونوں کے نام والدہ کے نام کے ساتھ لکھ کر رکھ لیں۔ چالیس عدد سیاہ مرچ لیں اور چالیس عدد انار کے دانے لیں سامنے کوئی انگیٹھی وغیرہ دہکا کر رکھ لیں ہر دانے پر آیت الکرسی پڑھتے جائیں ایک دانہ مرچ کا لیں اور ایک انار کا دانہ لیں اور دونوں پر ایک بار آیت الکرسی پڑھیں اور ان پر دم کرکے آگ میں ڈال دیں یہاں تک کہ چالیس دانوں کی تعداد پوری ہوجائے اس کے بعد یہ دعا پڑھیں ہر بار دم کرتے وقت اس

کاغذ پر بھی دم کرتے رہیں (جس پر چاروں کے نام لکھے ہیں)۔

تَوَكَّلُوْا يَا خُدَّامُ هٰذَاهِ الْاٰيَةِ بِاَلْقَاءِ الْمَحَبَّةِ بين فلان ابن فلان او فلانةٌ بنت فلان بحق هذه الآيته عليكم وبركتها لَدَيْكُم وبحق من قال للسَّمٰوٰت والارض ائْتِيَا طوعًا او كرهًا قالتا اتينا طائعين

اس کے بعد ایک تعویذ بنائیں اور تعویذ کے نیچے یہ عبارت لکھ دیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ من لاتراه العيون ولاتخالطه الظنون ولاينعته النَّاعِتُوْنَ يامن امره بين الكاف والنون انّما امره اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ له كُنْ فَيَكُوْنَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُلْقِيَ الْمَوَدَّةَ وَالْمَحَبَّةَ فلان ابن فلان وفلان ابن فلان وكذا بحق هذاهِ الآيته يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَكُمْ وَاِنَّه لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ اَللّٰهُمَّ يَامَنْ خَلَقَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ مَلَكًا نِصْفُهُ مِنْ ثَلْجٍ وَنِصْفُهُ مِنْ نَارٍ فَلَا النَّارُ تُذِيْبُ وَ

وَلَا الثَّلْجُ يُطْفِئُ النَّارَ وَهُوَ يُنَادِي بِلِسَانِ الْاِقْتِدَارِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ يَامَنْ اَلَّفَ بَيْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ اَلِّفْ بَيْنَ عَبْدِكَ فلان ابن فلان اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

نقش اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

میکائیلؑ	وَالْقَيْتُ عَلَيْكَ				جبرائیلؑ
مُحَبَّةً مِّنِّى	۵۱۷	۵۲۰	۵۲۴	۵۱۰	وَلِتُصْنَعَ
	۵۲۳	۵۱۱	۵۱۶	۵۲۱	
	۵۱۲	۵۲۶	۵۱۸	۵۱۵	
	۵۱۹	۵۱۴	۵۱۳	۵۲۵	
اسرافیلؑ	عَلٰى عَيْنِىْ				عزرائیلؑ

جنات کے دفعیہ اور گھر میں خیر و برکت کے لیے:

اگر کسی مکان وغیرہ میں جنات یا ارواح بد یا کوئی اور نظر نہ آنے والی مخلوق تکلیف پہنچاتی ہے اس کو دفع کرنے کے لیے ذیل کا نقش لکھ کر کھلے ہوئے فریم کی صورت میں دیوار پر لگا دیں۔

ان شاء اللہ اذیت دینے والی مخلوق دفع ہو گی اور اس نقش کی

برکت سے گھر میں عافیت پیدا ہو گی اور خوشی بھی آئے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بحق یاعزرائیلؑ	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ	بحق یاجبرائیلؑ
مبلقا مخلوقا علیقا خالقا كافيا شافيا	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ○	وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين ولا يزيد الظلمين الا خسارا
بحق یااسرافیلؑ	ارتضٰی مرتضٰی بحق یابدوح ونزل من القرآن ما هو شفاءٌ	بحق یامیکائیلؑ

حاکم و افسر کے ظلم و ستم سے بچنے کے لیے:

حاکم یا افسر کے شر سے بچنے کے لیے اس کے روبرو جانے سے پہلے تین بار کہے شَاهَتِ الْوُجُوْهُ پھر تین بار آیت الکرسی پڑھ کر ایک بار یہ دعا پڑھے۔

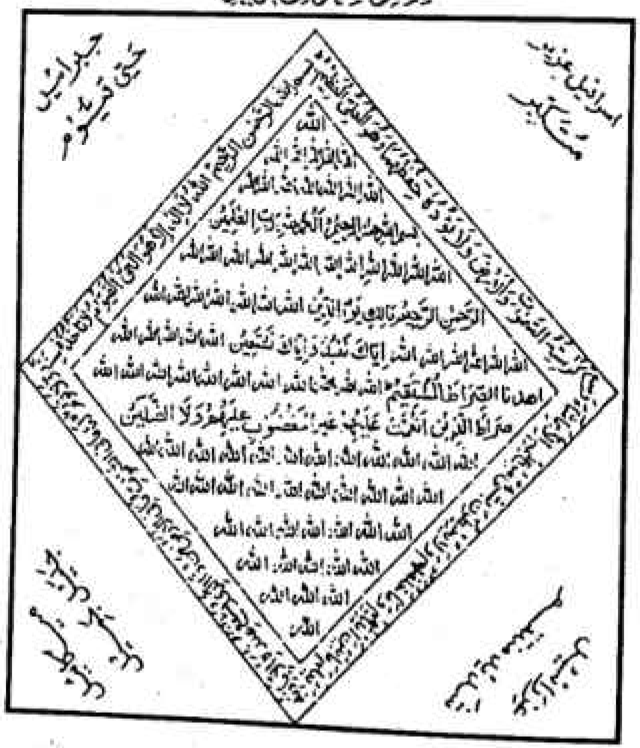
اَللّٰهُمَّ اَلْقِ عَلَيَّ مِنْ زِيْنَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَكَرَامَتِكَ

وَنُعُوْتِ وَرُبُوْبِيَّتِكَ مَا تَبْهَرُ بِهِ الْقُلُوْبُ وَتُذِلُّ لَهُ
النُّفُوْسُ وَتَبْرُقُ لَهُ الْاَبْصَارُ وَتَتَبَرَّلَهُ الْاَفْكَارُ
وَتَخْضَعُ لَهُ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ يَاعَزِيْزُ يَاغَفَّارُ يَااَللّٰهُ
يَاوَاحِدُ يَااَحَدُ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ فِيْمَا مَلَّكْتَنِيْ مِمَّا
اَنْتَ اَمْلَكُ بِهِ مِنِّيْ وَاَمْدِدْنِيْ بِرَقِيْقَةٍ مِنْ
رَقَائِقِ الْمَلِكِ الْحَفِيْظِ فَاخْتَلَطَتْ بِهِ الْاَبْصَارُ
الْمَوْجُوْدَاتُ وَلَبِّنِيْ ذِرْعًا مِنْ كِفَايَتِكَ
وَكَلَايَتِكَ وَقَلِّدْنِيْ بِسَيْفِ مَرْكَبِ النَّجَاةِ اِلَى
الْمَاتِ وَاَمْدِدْنِيْ بِرَقِيْقَةٍ مِنْ دَقَائِقِ اَسْمَائِكَ
الْقَهْرِيَةِ اِدْفَعْ بِهَا عَنِّيْ مَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْءٍ مِنْ
خَلْقِكَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَلَيِّنْ لِيْ قُلُوْبَهُمْ كَمَا اَلَنْتَ الْحَدِيْدَ لِدَاوٗدَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ اِلَّا بِاِذْنِكَ
نَوَاصِيْهِمْ اِلَيْكَ فِيْ قَبْضِكَ تَقَلِّبُهَا كَيْفَ
تَشَاءُ يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ يَاعَلَّامَ الْغُيُوْبِ
اَطْفَاتُ غضب فلان ابن فلان يَااِلٰهَ
الْعٰلَمِيْنَ وَيَااَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

آیت الکرسی کا ایک اور نقش معظم:

اس نقش کو اگر عروج ماہ میں نوچندی بدھ کو ساعت عطارد میں گلاب و زعفران سے لکھ کر فریم کی صورت میں کسی گھر یا دکان وغیرہ میں آویزاں کر دیا جائے تو وہ دکان و مکان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آیت الکرسی اور سورۃ فاتحہ کی عظمت و برکت کی وجہ سے ہر قسم کی آفتوں اور بندشوں نیز آسیبی اثرات اور نظر بد وغیرہ سے محفوظ رہے گا یہ نقش مبارک کسی بھی نیک اور صالح شخص سے لکھوا کر استعمال کیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ



آیت الکرسی کی زکوٰۃ اور دعوت :

آیت الکرسی کی دعوت کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں اور حسن نیت اور خلوص دل کے ساتھ چڑھتے چاند میں منگل کے دن فجر کی نماز کے بعد مکمل تنہائی میں بیٹھ کر آیت الکرسی بہتر (۷۲) مرتبہ پڑھیں ۔ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھتے رہیں ۔ عشاء کے بعد مکمل تنہائی میں بیٹھ کر بہتر (۷۲) مرتبہ دعوت پڑھیں اور اس دوران دھونی لیتے رہیں ۔ پہلی ہی رات میں گدھے کی آواز سنائی دے گی ۔ دوسری رات گھوڑے کی آواز سنائی دے گی تیسری رات تین گھوڑے سوار آپ کے سامنے سے گزریں گے اس دوران خوف کھانے اور ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ چوتھی رات دوران عمل دیوار شق ہوگی اور ایک نورانی خادم ظاہر ہوگا ۔ وہ کہے گا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ" اس کے جواب میں عامل کہے "وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه" پھر وہ پوچھے گا کہ آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ عامل کہے گا کہ ایک خادم چاہتا ہوں کہ جو عمر بھر میری خدمت کرے وہ کہے گا کہ سونے کی انگوٹھی لے لیں اس میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم نقش ہے اور یہ ہمارے اور آپ کے درمیان ایک عہد ہے جب جسے بلانا ہو تو اس انگوٹھی کو دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہن کر تین مرتبہ یہ دعوت پڑھیں ۔

يَامَلِكُ كند ياس اَجِبْنِى بِحُضُوْرِكَ فِىْ كُلِّ مَا
تُرِيْدِ مِنْ طَيِّ الْمَنَّانِ والمثى عَلَى الْهَا وَ
غَيْرِهِمَا مِنْ اَنْوَاعِ الْكَرَامَاتِ هٰذَا مَعَ التَّوَكُّلِ

اس دعوت سے پہلے شیخ یا استاد کی اجازت حاصل کر لینا ضروری ہے ۔ امام غزالیؒ نے فرمایا کہ اگر اس عمل کو اس طرح کریں کہ عشاء کے بعد تین سو تیرہ (۳۱۳) مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر سات مرتبہ دعوت پڑھیں تب بھی مؤکل حاضر ہو کر ہم کلام ہوتا ہے اور عامل کے تابع ہو جاتا ہے ۔

علامہ بونیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد بیس مرتبہ اس عزیمت کو پڑھتا رہے تو اس کے مؤکل غائبانہ عامل کی مدد کرنے لگیں گے ۔

کلمات دعوت و عزیمت:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ
اَسْئَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ
يَارَحْمٰنُ يَارَحْمٰنُ يَارَحْمٰنُ، يَارَحِيْمُ يَارَحِيْمُ
يَارَحِيْمُ ۔ يَاهُ يَاهُ يَاهُ يَارَبَّاهُ يَارَبَّاهُ يَارَبَّاهُ يَاسَيِّدَاهُ
يَاسَيِّدَاهُ يَاسَيِّدَاهُ يَاهُوَ يَاهُوَ يَاهُوَ، يَاغِيَاثِىْ عِنْدَ
شِدَّتِىْ يَااَنِيْسِىْ عِنْدَ وَحْدَتِىْ يَامُجِيْبِىْ عِنْدَ دَعْوَتِىْ
يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ، اَللّٰهُ لَااِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ،
يَامَنْ تَقُوْمُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ يَاجَامِعَ
الْمَخْلُوْقَاتِ تَحْتَ لُطْفِهٖ وَقَهْرِهٖ اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ
تُسَخِّرَلِىْ رُوْحَانِيَةَ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الشَّرِيْفَةِ تُعِيْنُنِىْ

عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِ یَامَنْ لَاتَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَانَوْمٌ۔
اِهْدِنَا اِلَی الْحَقِّ وَاِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ حَتّٰی
اَسْتَرِیْحُ مِنَ النَّوْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یَامَنْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ
اَللّٰهُمَّ اشْفَعْ لِیْ وَارْشِدْنِیْ فِیْمَآ اُرِیْدُ مِنْ قَضَاءِ
حَوَائِجِیْ وَاِثْبَاتِ قَوْلِیْ وَفِعْلِیْ وَعَمَلِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ
اَهْلِیْ یَامَنْ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ یَامَنْ یَعْلَمُ
ضَمِیْرَ عِبَادِهٖ سِرًّا وَّجَهْرًا۔ اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ
تُسَخِّرَلِیْ خُدَّامَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ الْعَظِیْمَةِ وَالدَّعْوَةِ
الْمُنِیْفَةِ یَكُوْنُوْنَ لِیْ عَوْنًا عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِیْ هَیْلًا
هَیْلًا هَیْلًا جَوْلًا مَلْكًا مَلْكًا یَامَنْ یَتَصَرَّفُ فِیْ مُلْكِهٖ
اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
سَخِّرْلِیْ عَبْدَكَ كَنْدِ یَاس حَتّٰی یَتَكَلَّمَنِیْ فِیْ
حَالِ یَقْظِیْ وَیُعِیْنِیْ فِیْ جَمِیْعِ حَوَائِجِیْ یَامَنْ وَلَا
یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ یَا حَمِیْدُ یَا مَجِیْدُ
یَابَاعِثُ یَا شَهِیْدُ یَا حَقُّ یَا وَكِیْلُ یَا قَوِیُّ
یَامَتِیْنُ كُنْ لِیْ عَوْنًا عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِیْ بِاَلْفِ

الف لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔
اقسمتُ عَلَیْكَ یَا اَیُّهَا السَّیِّدُا کلند یاس اَجِبْنِیْ
اَنْتَ وَخُدَّامُكَ وَاَعِیْنُوْنِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ بِحَقِّ
مَا تَعْتَقِد وَنَه مِنَ الْعَظَمَةِ وَالْكِبْرِیَاءِ وَبِحَقِّ
هٰذِهِ الْاٰیَةِ الْعَظِیْمَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ
وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا۔

فوائد آیت الکرسی:

مولانا غلام رسول قادری اپنی کتاب گنجینۂ اسرار مخفی صفحہ نمبر ۲۶۶ پر لکھتے ہیں کہ آیت الکرسی کے ۱۷۰ حروف میں پانچ کلمے ہیں اٹھائیس فصول ہیں جو شخص صبح کے وقت اس کو پڑھے تمام دن خدا کی حفاظت میں رہے۔ جو شخص آدھی رات کو اس کو تین سو تیرہ (۳۱۳) بار پڑھ کر دعا مانگے قبول ہو۔

رزق میں خیر و برکت اور حفاظت کے لیے:

مولانا سید برکت علی شاہ گوشہ نشین" اپنی کتاب کلید عملیات صفحہ نمبر ۲۰ پر لکھتے ہیں کہ آیت الکرسی "هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ" تک دکان کی بالائی چوکھٹ میں اندر کی طرف بطور تعویذ لٹکا دیں اور کبھی کبھار گرد و غبار سے صاف کرتے رہیں معاملہ میں دیانتدار رہیں۔

ان شاء اللہ غیب سے اچھا سبب بنے گا اور آپ کی دکان، دفتر یا فیکٹری وغیرہ کی حفاظت بھی ہوتی رہے گی۔

عمل عجیب آیۃ الکرسی:

سید شاہ برکاتؒ، شاہ حمزہؒ نے کاشف الاستار شریف میں یہ عمل تحریر کیا ہے کہ بعد ہر نماز آیت الکرسی کی مداومت عجیب وغریب فوائد پر مشتمل ہے آیت الکرسی شریف اس طرح پڑھے کہ ہر وقف پر ایک انگلی بند کرے سیدھے ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کرے اور اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم ہو جب دسوں انگلیاں بند ہو جائیں تو تین تین بار سورۃ الم نشرح اور سورۃ اخلاص اور پھر درود شریف پڑھ کر آسمان کی طرف دم کرے اور اس کے بعد سورۃ فاتحہ اس طرح پڑھے کہ تسمیہ کی میم کو لام الحمد میں ملائے اور ہر وقف پر انگلی کھولتا جائے جب سب کھل جائیں تو اپنے ہاتھوں پر دم کرکے تمام بدن پر مل لے اور اگر محبت کے لیے اور وسعت رزق کے لیے کر رہا ہے تو یَشْفَعُ عِنْدَہٗ کی دونوں عینوں کے درمیان تصورِ محبوب اور وسعت رزق دولت دارین کا خیال کرے اور اگر مقہوری اعداء کے لیے ہو تو یَعْلَمُ مَا بَیْنَ کی دونوں میموں کے درمیان مقہوری اعداء کا خیال رہے عجیب چیز ہے۔

(بحوالہ شمع شبستان رضا صفحہ ۱۵۵)

حُب کے لیے آیت الکرسی کا ایک مُجرّب عمل:

محترم حافظ عبد الرؤف اپنی کتاب تحفۂ حُب صفحہ نمبر ۸۰ پر لکھتے ہیں کہ طالب یہ جان لے کہ کوئی کام آیت الکرسی کے عامل کی پہنچ سے دور نہیں ہے جو شخص کسی سنگدل مرد وعورت کو اپنی طرف راغب کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ اس عمل سے کام لے اور خود دیکھ لے کہ مطلوب کس طالب کے پاس آتا ہے۔ اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ بعد از نماز عشاء ستر (۷۰) دانے کالی مرچ لے کر ہر دانے پر ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اس عمل کے لیے اپنے پاس پہلے سے آگ دہکا کر رکھیں اور ہر بار آیت الکرسی پڑھ کر کہیں۔

توکلوا یا خدام ھذہ الایت المبارکۃ باحراق
قلب فلان مطلوب علیٰ محبۃ فلان طالب

اور کالی مرچ پر دم کرکے آگ میں ڈالتے جائیں اسی طرح ستر کالی مرچوں پر عمل کریں۔ ان شاء اللہ مطلوب بیقرار ہو جائے گا۔ مجرب ہے۔ اس عمل کو تین روز کرنا چاہیے۔

چور سے بچنے کے لیے

آیت الکرسی کو لکھ کر کھیت میں دفن کرنے سے وہ کھیت چوری سے محفوظ رہے گا۔ اگر آیت الکرسی کو لکھ کر گھر میں رکھا جائے تو گھر بھی چوری سے محفوظ رہے گا۔

آیت الکرسی کا ایک لاجواب عمل:

ہر مطلب کے لیے چالیس دن کرنا ہے۔

آیت الکرسی اس طرح پڑھے کہ دونوں ہاتھ کی دس انگلیاں ترتیب وار دس مقامات پر بند کرے ابتداء دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اور آخر میں بائیں ہاتھ کا انگوٹھا:

۱۔ هُوَ ۲۔ الْقَيُّوْمُ ۳۔ نَوْمٌ

۴۔ فِي الْأَرْضِ ۵۔ بِإِذْنِهٖ ۶۔ خَلْفَهُمْ

۷۔ شَآءَ ۸۔ الْأَرْضَ

۹۔ حِفْظُهُمَا ۱۰۔ الْعَظِيْمُ

يَشْفَعُ عِنْدَهٗ پڑھتے ہوئے دو عین کے درمیان مطلب خیر طلب کرے اور يَعْلَمُ مَا کی دونوں میموں کے درمیان دفع شر کے لیے دعا کرے پوری آیت الکرسی پڑھ لینے کے بعد تین بار سورۃ الم نشرح تین بار درود شریف پڑھے پھر آسمان کی طرف دیکھ کر حاجت طلب کرے اور دس بار سورۃ حمد پڑھے اور ہر مرتبہ انگلیاں کھولتا جائے پہلے بائیں ہاتھ کا انگوٹھا اور آخر میں دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اوپر کی طرف پھونک مارے۔

برائے دفعیہ دشمن:

صبح سویرے طلوع فجر کے وقت قبلہ رخ ہو کر اکیس مرتبہ آیت الکرسی

پڑھے اور سات دن مسلسل پڑھے (کسی سے کلام کئے بغیر) شروع کرے يَعْلَمُ مَا کی دونوں میموں کے درمیان دشمن کے دفع ہونے کی دعا کرے۔

برائے محبت:

عمل سابق صرف يَشْفَعُ عِنْدَهٗ کے دونوں عین کے درمیان مطلوب کا تصور کرے۔

حاجت پوری ہو:

نصف شب چار رکعت نماز حاجت ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار آیت الکرسی آخری سلام کے بعد یہ دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ

دس بار کہے ۔۔۔۔ پھر کہے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا مَنْ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اَسْئَلُكَ

بحق آيَتِ الْكُرْسِيِّ عِنْدَكَ

اپنی حاجت کا نام لے کر مانگے پھر کہے عربی حاجت طلب کرے اول و آخر درود شریف۔ان شاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی۔

جو مانگو گے وہ ملے گا:

محترم سید برکت علی شاہ گوشہ نشین "مجربات گوشہ نشین" صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں۔کہ صحرا میں بحالت خلوت اور قبلہ رو ہو کر دو سو نوے (۲۹۰) مرتبہ آیت

الکرسی الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ تک پڑھے۔ پڑھنے سے پہلے اپنے گرد ایک دائرہ کھینچ لے عمل کے آغاز اور انجام پر پانچ پانچ مرتبہ صلوات پڑھے یہ عمل صرف تین دن کرے حق تعالیٰ سے جو کچھ مانگے ضرور عطا ہوگا بشرطیکہ شرعی مطالبہ ہو بتکرار عمل بھی کرسکتا ہے۔

برائے ترقی روزگار

یہ عمل بھی محترم سید برکت علی شاہ گوشہ نشین" کا عطا کردہ ہے کہ پہلے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھے اس کے بعد آیت الکرسی "هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ" تک لکھے۔ پھر اس تعویذ کو دوکان یا کارخانہ کی بالائی دہلیز پر لٹکادے بفضل خدا روزگار میں نمایاں ترقی ہوگی۔ اس تعویذ کو پاک اور موٹے کپڑے میں لپیٹ دے اور دوسرے، تیسرے یا چوتھے دن تعویذ کو پاک کپڑے سے جھاڑ دیا کرے کاروبار میں دیانتداری پر قائم رہے قباحات سے پرہیز کرے۔

آیت الکرسی کے فوائد:

محترم ماسٹر شفیع الدین نظامی۔۔۔۔ بیاض نظامی صفحہ ۶۱ پر لکھتے ہیں کہ آیت الکرسی پڑھنے کا جو طریقہ ہم تک پہنچا وہ یہ ہے کہ بعد از درود شریف، بسم اللہ شریف پڑھ کر بیس بار اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ پڑھیں اکیسویں بار پوری آیت الکرسی پڑھیں یہ ایک بار ہوا اس کی زکوٰۃ۔۔۔۔

۱۔ اکبر۔ اکیس دن پرہیز جلالی کے ساتھ ایک سو اکیس بار روزانہ پڑھیں۔

۲۔ اوسط۔ اکیس دن پرہیز جلالی کے ساتھ ننانوے بار روزانہ پڑھیں۔

۳۔ اصغر۔ اکیس دن پرہیز جلالی کے ساتھ ستر بار روزانہ پڑھیں۔

ادائیگی زکوٰۃ کے بعد سات، گیارہ، اکیس بار روزانہ ورد کریں۔ زکوٰۃ اکبر میں آخری تین دنوں میں شاہانہ لباس میں حسین وجمیل موکل آتا ہے اور سلام کرتا ہے اگر تعداد قرأت پوری ہو چکی ہے تو کھڑے ہو کر ادب سے سلام کا جواب دیں ورنہ بیٹھے رہیں اور گردن کے اشارے سے جواب دیں جب پوچھے کہ کیوں بلایا ہے تو جواب دیں۔۔۔۔۔ کہ برائے خدا اور رسولؐ دین اور دنیا کے کاموں میں میرے مددگار بن جائیں۔ معقول شرائط کے بعد اقرار کرے گا۔ بلانے کا طریقہ معلوم کرلیں۔

ہر تین زکوٰۃ میں علیحدہ کمرہ۔ سفید احرام اور پرہیز جلالی ضروری ہے۔

زکوٰۃ اکبر۔۔۔۔۔ آبادی سے باہر ادا کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

ہم نے آیت الکرسی کو زیادہ تر ابتدائی ٹکڑے کی تکرار کرکے پڑھا اور پڑھنا بتایا کثیر فوائد حاصل ہوئے۔۔۔۔۔ بلاتکرار بھی پڑھانا بتایا فوائد حاصل ہوئے۔ اگر کسی صاحب کو بلاتکرار یا کسی اور طریقے سے پڑھنا اور پڑھوانا بتایا گیا ہو تو وہ بھی پڑھیں مقصود اس عظیم آیت کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مراد مانگنا ہے اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھ رہے ہیں کسی قسم کا تردد نہ کریں۔

جناب شفیع الدین نظامی نے اس عظیم آیت کا ایک نقش ملفوظی دس ضرب دس کا بنا کر پڑھنے کو دیا ہے وہ بھی ہدیہ قارئین ہے۔

آیت الکرسی کا نقش ملفوظی اور اس کے فوائد مجربہ:

العظیم	وهو العلی	حفظهما	ولایوده	السموات والارض	وسع کرسیه	الا بماشاء	بشی من علمه	ولا یحیطون	العظیم
ولا یحیطون	وما خلفهم	مابین ایدیهم	یعلم	الا بازنه	یشفع عنده	من والذی	والارض	وما خلفهم	وهو العلی
بشی من علمه	والارض	مافی السموات	له	سنة ولانوم	لا تاخذه	القیوم	ما فی السموات	ما بین ایدهم	حفظهما
الا بماشاء	من ذالذی	القیوم	الحی	الاهو	لا اله	الحی	له	یعلم	ولا یوده
وسع کرسیه	یشفع عنده	لا تأخذه	لا اله	الله	الله	الا هو	سنة ولانوم	الا بأذنه	السموات والارض
السموات والارض	الا بازنه	سنة ولانوم	الا هو	الله	الله	لا اله	لا تأخذه	یشفع عنده	وسع کرسیه
ولا یوده	یعلم	له	الحی	لا اله	الا هو	الحی	القیوم	من ذالذی	الا بماشاء
حفظهما	ما بین ایدیهم	فی السموات	القیوم	لا تأخذه	سنة ولانوم	له	ما فی السموات	والارض	شیء من علمه
وهو العلی	وما خلفهم	والارض	من ذالذی	یشفع عنده	الا بأذنه	یعلم	مابین ایدهیم	وما خلفهم	ولا یحیطون
العظیم	ولا یحیطون	شی من علمه	الا بماشاء	وسع کرسیه	السموات والارض	ولا یوده	حفظهما	وهو العلی	العظیم

(الله)

محافظ جان و مال:

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تک بیس بار تکرار کریں۔ اکیسویں بار پوری آیت الکرسی پڑھیں اکتالیس بار روزانہ پڑھنے والا ہر قسم کے حادثات اور ناگہانی آفات سے محفوظ رہتا ہے۔ کاروبار میں ترقی اور عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔

ردِ آسیب:

تین بار مندرجہ بالا طریقہ کے مطابق پڑھ کر آسیب زدہ پر دم کیا جائے تو آسیب بھاگ جاتا ہے۔ نظر بد سے محفوظ ہو جاتا ہے اگر آسیب زدہ کو پانی پر ستر بار پڑھ کر پلایا جائے تو صحت ہو جاتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش روزانہ پلایا جائے۔

آیت الکرسیٰ کا عددی نقش مبارک:

۷۸۶

۳۵۱۰	۳۵۲۳	۳۵۲۰	۳۵۱۷
۳۵۲۱	۳۵۱۶	۳۵۱۱	۳۵۲۲
۳۵۱۵	۳۵۱۸	۳۵۲۵	۳۵۱۲
۳۵۲۴	۳۵۱۳	۳۵۱۴	۳۵۱۹

برائے حل مشکلات:

گیارہ ماہ ملازمت سے غیر حاضر رہنے والے نے اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تک بیس مرتبہ تکرار کر کے ستر بار روزانہ پڑھا ایک ہفتہ پڑھنے کے بعد نوکری پر بحال ہوگیا اور گیارہ ماہ کی تنخواہ بھی بلاالاؤنس وصول کی۔مجرب ہے۔

دشمن سے نجات:

کسی پرانی قبر کی مٹی پر بغیر بسم اللہ شریف کے تین سو تیرہ مرتبہ پڑھیں اور ہر بار کہیں یا اللہ فلاں بن فلاں سے نجات عطا فرما اور مٹی پر دم کریں۔موقع ملتے ہی دشمن کے گھر میں ڈال دیں۔

گمشدہ یا مفرور شخص کی واپسی کے لیے:

گمشدہ یا مفرور شخص کا تصور کر کے مکمل تنہائی میں ستر بار پڑھیں۔ان شاء اللہ چودہ دن کے اندر واپس آجائے گا یا اس کی خبر مل جائے گی۔

دشمن سے نجات ملے:

نقش ملفوظی کے درمیان دائرے میں دشمن کا نام اس کی والدہ کے نام کے ساتھ لکھ کر فریم کرا دیا اور یہ نقش مبارک سامنے رکھ کر نظر قائم کر کے ستر (۷۰) بار تکرار کر کے پڑھوایا۔دشمن کاروبار بند کر کے شہر ہی چھوڑ گیا۔بسم اللہ شریف کے بغیر پڑھیں۔

حاسدوں سے حفاظت کے لیے:

نقش ملفوظی کے درمیان دائرہ میں اسم اللہ لکھ کر فریم کرا کر دکان یا کاروباری جگہ یا گھر میں آویزاں کریں۔حاسدوں کی نظر بد سے نہ صرف محفوظ رہیں گے بلکہ خیر و برکت بھی حاصل ہوگی اگر گیارہ یا اکیس بار روزانہ پڑھا جائے تو زیادہ فوائد حاصل ہوں گے۔

آفیسر کی خوشنودی حاصل کرنا:

نقش ملفوظی میں ناراض آفیسر کا نام لکھ کر دیا گیا۔سات روز آفیسر کے نام پر نظر قائم کر کے آیت الکرسی اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تک تکرار کے ساتھ ستر بار پڑھی۔نہ صرف آفیسر کی ناراضگی رفع ہوگئی بلکہ ترقی بھی واگذار کر دی گئی۔

اکسیر حب مجرب:

آیت الکرسی کے نقش ملفوظی کے درمیانی دائرہ میں اسم مطلوب اس کی والدہ کے نام کے ساتھ لکھئے اور نظر قائم کر کے ستر بار بسم اللہ شریف اور درود شریف کے ساتھ روزانہ پڑھیئے۔ان شاء اللہ سات روز میں حاضر ہو گا۔ناجائز کرنے والا خود ذمہ دار ہوگا۔

ہمزاد یا مؤکل کی حاضری:

ہمزاد کے عمل کے شوقین ایک دوست کو آیت الکرسی کا ملفوظی نقش دے کر درمیانی دائرہ کو سیاہ کر کے فریم کرا دیا اور دائرہ پر نظر قائم کر کے جلالی

پرہیز کے ساتھ ایک سو اکیس مرتبہ آیت الکرسی مندرجہ ذیل طریقہ کے مطابق پڑھوائی

اَرِنِیْ اُنْظُرْ اِلَیْكَ یَاقَرِیْنِیْ بِحَقِّ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سے وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ○ تک

ساتویں روز گھبرایا ہوا آیا۔اور کہنے لگا کہ دروازے سے کوئی بڑا رعب دار آواز میں عمل پڑھنا بند کرنے کا حکم دے رہا تھا آج رات سخت تنبیہ کی ہے کہ آئندہ پڑھو گے تو پچھتاؤ گے میں نے اُسے بہت سمجھایا۔حصار وغیرہ کی ذمہ داری لی حتیٰ کہ کمرے کے باہر دوسرا آدمی بٹھانے کا بھی انتظام کیا مگر جاری رکھنے پر تیار نہ ہوا۔

برائے حاضری مؤکل:

آیت الکرسی کے ملفوظی نقش کے درمیانی دائرہ کو بالکل سیاہ کریں اور فریم کریں۔کامل جلالی پرہیز کے ساتھ تین سو تیرہ (۳۱۳) بار اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ روزانہ پڑھیں۔متواتر اکیس روز اوّل وآخر گیارہ بار درود شریف۔

ان شاء اللہ حسین وجمیل اور بارعب مؤکل حاضر ہوگا اور رعب دار آواز میں بلانے کا سبب پوچھے گا ادب سے عرض کریں برائے خدا اور رسولؐ میرے دین کے کاموں میں مددگار بن جائیں اقرار کرے گا اور بلانے کا طریقہ بتائے گا آپ پر بھی کچھ شرعی پابندیاں عائد کرے گا قبول کریں۔

برائے آسیب:

آیت الکرسی کو تین مرتبہ تیل پر دم کرکے کان میں دو قطرہ ڈالیں جس کو آسیب ہوگا فوراً اسے آسیب سے نجات ملے گی۔(ان شاء اللہ)

خواص آیت الکرسی:

مجموعہ اعمال رضا صفحہ نمبر ۲ پر قاضی محمد عبد الرحیم بستوی لکھتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ خواص وفوائد آیت الکرسی بہت زیادہ ہیں اور حصول مراد، دفع اعداء وتسخیر قلوب وجلب منافع وازالہ مرض اثر عظیم رکھتی ہے۔

برائے حصول مراد ودفع اعداء

نماز صبح کے فوراً بعد اسی مصلّی پر بیٹھ کر قبلہ رخ ہو کر آیت الکرسی پچیس (۲۵) مرتبہ پڑھیں اسی طرح نماز مغرب کے بعد آٹھ (۸) مرتبہ پڑھیں دعا مانگیں۔آپ کی دعا مستجاب ہوگی اور دشمن رفع دفع ہوجائیں گے۔

برائے تسخیر وحصول نفع ودفع نقصان:

بعد ہر نماز آیت الکرسی کی مداومت عجیب وغریب فوائد پر مشتمل ہے آیت الکرسی شریف اس طرح پڑھے کہ ہر وقف پر ایک انگلی بند کرے سیدھے ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کرے اور اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم ہو جب دسوں انگلیاں بند ہو جائیں تو تین تین بار سورۃ الم نشرح اور سورۃ اخلاص اور پھر درود شریف پڑھ کر آسمان کی طرف دم کرے اور اس کے بعد سورۃ فاتحہ اس

طرح پڑھے کہ تسمیہ کی میم کو سورۂ فاتحہ کی الحمد سے ملائے اور ہر وقف پر انگلی کھولتا جائے جب سب کھل جائیں تو اپنے ہاتھوں پر دم کر کے تمام بدن پر مل لے دوعین کے درمیان محبت کے لئے ہے۔ اور یَعْلَمُ مَا کی دونوں میموں کے درمیان دفع دشمن کے لیے دعا کرے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ بعد فرض آیت الکرسی ایک بار ایک ایک بند انگلی کھولے اور دو عین کے درمیان دعا کرے ہر حاجت پوری ہوگی۔

برائے ازالہ مرض بلغم:

نمک کی سات کنکریوں پر سات سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر کے صبح کے وقت کھائے۔ ان شاء اللہ شفائے کلی نصیب ہوگی۔

ڈراؤنے خواب سے نجات:

جب سونے چلے تو بستر پر تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر آیت الکرسی تین بار پڑھے اور لفظ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ تین بار پڑھے پھر اپنے اوپر دم کر کے سو جائے۔

برائے سول و درد جگر و خفقان:

چینی کی رکابی پر تین مرتبہ لکھ کر پانی سے دھو کر پلائے اور پینے کے وقت یہ کلمہ پڑھے۔

نَوَیْتُ الشِّفَاءَ مِنَ الْعِلَّةِ الْفُلَانِیَةِ

اور الفلانیہ پر اسی مرض کا نام لے۔

دشمن کو مصیبت اور تکلیف میں ڈالنے کا عمل:

سونے کے وقت یہ عمل کرے کہ آیت الکرسی دو سو مرتبہ پڑھے پانچ اسمائے باری کہ آیت الکرسی کے اندر ہیں یَا اَللّٰهُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ ہر سو مرتبہ پر ایک ہزار تین سو ستر بار پڑھے پھر یہ پڑھے۔

اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ عَرْشِكَ وَبِرُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تُرْسَلَ خَادِمَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ الشَّرِیْفَةِ اِلٰی فلا بن فلا فِیْ صِفَتِیْ وَحِیْلَتِیْ یَشْهَبُ مِنْ هَمٍّ وَحَرْبٍ مِنْ نَارٍ

اس کے بعد دشمن کی جانب کسی حربہ سے اشارہ کرے اس کو تکلیف محسوس ہوگی پھر درود و سلام پڑھ کر دعا کرکے سو جائے یہ عمل ایک جمعہ کرے اگر مقصد پورا نہ ہو تو سات جمعہ تک کرے۔

برائے حفظ مال:

سونے کے وقت آیت الکرسی و چاروں قل تین تین مرتبہ پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کر کے گھر کے گرد اشارہ حصار کرے اور تین دستک دے۔

برائے حصول جاہ ومنصعت و وسعت رزق وادائے قرض

آیت الکرسی چالیس دن تک صبح کی نماز یا عشاء کے بعد اکتالیس یا ایک سو ایک بار پڑھے۔ آیت الکرسی مندرجہ ذیل طریقے سے پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ اَعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ
الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَآىِٕمُ الدَّآىِٕمُ لَا
تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ حَاضِرٌ نَاظِرٌ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ قَادِرٌ قَدِیْرٌ عَلٰی كُلِّ مَخْلُوْقٍ
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ كَرِیْمٌ رَحِیْمٌ
یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ لَا خِلَافَ
وَلَا كَذِبَ جَبَّارٌ قَهَّارٌ غَفَّارٌ سَتَّارٌ وَلَا یُحِیْطُوْنَ
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِیْمُ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ حَافِظٌ حَفِیْظٌ
رَقِیْبٌ وَكِیْلٌ نَاصِرٌ یَنْصُرُ بِحَقِّ اللّٰهِ الَّذِیْ
لَا زَوَالَ لِمُلْكِهٖ وَلَا فَنَاءَ لِحُكْمِهٖ حكم حاكم
حكيم بِحَقِّ نَبِیِّ اللّٰهِ حَبِیْبُ اللّٰهِ اِسْمُهٗ حَامِدٌ
اَحْمَدُ مَحْمُوْدٌ فِی التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ
وَالْفُرْقَانِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ سَخِّرْلِیْ مِنْ اَهْلِ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لِقُدْرَتِكَ یَا اقدر القَادِرِیْنَ
وَبِحِكْمَتِكَ یَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ○

برائے حصول مراد:

آدھی رات کو قبلہ رُو ہو کر آیت الکرسی شریف ایک سو ستر بار یا اس کے حروف کے مقدار کے مطابق پڑھنا مفید ہے اور تین سو تیرہ (۳۱۳) مرتبہ پڑھ کر حضور پاکؐ کے وسیلہ سے دعا کرے حاجت پوری ہوگی۔ (ان شاء اللہ)

حافظہ قوی ہو:

آیت الکرسی زعفران سے ہتھیلی پر لکھ کر چاٹ لے سات دن متواتر ایسا کرے قوت حافظہ زیادہ ہوگی۔ نیز چینی کے برتن پر آیت الکرسی لکھ کر پانی سے دھو کر نہار منہ پی لے قوت حافظہ تیز ہوگی۔ (ان شاء اللہ)

فضیلت آیت الکرسی:

☆ حضرت رسول اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو کوئی ان آیات کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایمان وخلوص اور توکل داخل کرے گا۔

☆ آب زم زم یا آب باراں پر پڑھ کر پی لیں تو ہر قسم کی بیماری سے نجات ملے گی۔

☆ اس کے پڑھنے والا ہر دلعزیز رہے گا اور اس پر کبھی بھی عذاب نہیں

ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اُسے رحمت کی نظر سے دیکھے گا۔ دورہ مرگی وفقر کی دوری کے لیے مجرب ہے۔

اگر کوئی شخص بعد از عشاء اس کی تلاوت تین مرتبہ کرنے کے بعد ہاتھ پر ہاتھ (تالی) مارے اس کی آواز جہاں تک جائے گی وہاں تک ہر قسم کے حوادثات مثلاً چوری ہونے، آگ لگنا وغیرہ سے امان میں رہے گا۔

عمل محبت وحفاظت از دشمنان:

جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے صبح کے وقت کسی سے بات کرنے سے پہلے آیت الکرسی رُو بقبلہ گیارہ مرتبہ روزانہ اس طرح پڑھے کہ دو عین يَشْفَعُ عِنْدَهٗ کے درمیان کسی کی محبت کا قصد کرے تو ان شاء اللہ وہ اس کا دوست ہوجائے گا اور اگر دونوں میموں يَعْلَمُ مَا کے درمیان دشمن کا قصد کرے تو وہ انشاء اللہ اس دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا۔ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سات مرتبہ تکرار کرکے پڑھے تو موجب سلامتی ہے۔

جو شخص بحالت سفر آیت الکرسی کو پڑھے گا تو وہ راستہ بھولنے اور چوروں، درندوں وغیرہ کے شر سے محفوظ رہے گا۔ نیز جہاں بھی اس کی تلاوت کی جائے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔

حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرے گا تو سوائے موت کے کوئی چیز اسے بہشت میں

جانے سے نہیں روک سکے گی۔

اللہ تعالیٰ اُسے گناہوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور کاٹنے والی چیز اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گی۔

وہ موت کے بعد فوراً جنت کے آثار اور راحت و آرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔

جمعہ کے دن بعد از نماز عصر ستر (۷۰) مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے کے بعد جس مقصد کے لیے دعا کرے گا تو وہ قبول ہوگی اور اس کی نماز قبول ہوگی وہ اللہ کی پناہ میں رہے گا۔

علم وحکمت کا خزانہ عطا ہو:

اس مقصد کے لیے چاہیے کہ باوضو ہوکر سات روز تک ستر (۷۰ مرتبہ آیت الکرسی انتہائی خلوص کے ساتھ پڑھ کر پانی پر دم کرے اور یہ دَم کیا ہوا پانی پی لے۔ کسی دوسرے کے لیے بھی دم کرسکتا ہے۔ ان شاء اللہ علمی میدان میں خاطر خواہ کامیابی ملے گی۔

قرض کی ادائیگی کے لیے:

ہر نماز کے بعد اوّل و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے درمیان میں پچیس مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔
ان شاء اللہ قرض کی ادائیگی کے لیے جلد اسباب پیدا ہوجائیں گے

سوتے میں ڈرتا ہو تو؟

رات کو سونے سے پہلے بچہ پر چاروں قل اور آیت الکرسی ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر دیا کریں۔

ان شاء اللہ بچہ سکون سے سوئے گا اور ڈرے گا نہیں۔

قرض جلد ادا ہو:

ہر روز نماز عشاء کے بعد چالیس دن تک بلاناغہ چالیس مرتبہ آیت الکرسی قرض کی ادائیگی کی نیت سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ غیب سے کوئی ایسا سبب بنائے گا کہ جس سے قرض ادا ہو جائے گا۔

دشمن پر فتح وغلبہ ہو:

جنگ میں کامیابی کے لیے جب بھی موقعہ ملے آیت الکرسی کثرت سے پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اس کا ورد کرے۔

ان شاء اللہ کامیابی اس کے قدم چومے گی۔ دشمنوں کو شکست سے چار ہونے پڑے گا۔

گمشدہ اور مفرور شخص کی واپسی کے لیے:

اس مقصد کے لیے چاہیے چند افراد باوضو ہو کر پاک و پاکیزہ لباس پہنیں اور ایک جگہ پر قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جائیں گیارہ سو مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اوّل و آخر گیارہ، گیارہ (۱۱۔۱۱) مرتبہ درود شریف۔ پڑھیں اللہ تعالیٰ سے

دعا مانگیں گمشدہ اور مفرور شخص جہاں بھی ہو گا جلد واپس آجائے گا یا اس خیریت کی فوراً اطلاع ملے گی۔ (ان شاء اللہ)

اچھے عہدے پر ترقی ملے:

رات کو نماز عشاء کے بعد ایک سو مرتبہ آیت الکرسی پڑھے، ایک مرتبہ استغفار پڑھے (اوّل و آخر ۱۱۔۱۱ مرتبہ درود شریف)۔

ان شاء اللہ چالیس دنوں کے اندر اندر اچھی خبر ملے گی۔ اور مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہو گی۔

ہر طرح کی بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لیے:

اس مقصد کے لیے ہر نماز کے بعد نوے (۹۰) مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔

ان شاء اللہ جملہ آفات و بلیات اور ہر طرح کی برائیوں سے محفوظ رہے گا۔

کاروبار میں ترقی کے لیے:

جو شخص ہر نماز کے بعد بیس (۲۰) مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور تعالیٰ سے کاروبار کی بہتری کے لیے دعا مانگے۔

ان شاء اللہ اس کے کاروبار میں خیر و برکت ہو گی۔ آیت الکرسی برکت سے اس کا رزق وسیع ہو گا۔

برائے قوت حافظہ:

اگر کسی کو سبق یاد نہ ہوتا ہو یا بھول جانے کی عادت پڑگئی تو ایسے شخص چاہیے کہ ہر روز باوضو ہو کر ستر (۷۰) مرتبہ آیت الکرسی پانی پر دم کر کے پی کرے۔ دوسروں کے لیے بھی پانی دم کر کے انہیں بھی پلایا جاسکتا ہے۔

بیماریوں سے شفایابی کے لیے:

اگر ہر روز سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائے یا اپنے لیے دم کرے۔

ان شاء اللہ آیت الکرسی کی برکت سے ہر مرض سے شفاء ملے گی۔

سنگدلی و شقاوت کو دور کرنے کے لیے:

نماز پابندی کے ساتھ پڑھا کرے اور نماز عصر کے بعد ہر روز اکتالیس مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کرے۔

ان شاء اللہ چالیس دنوں کے اندر اندر اس کے دل کی سختی ختم ہو جائے گی۔

ہر طرح کا ڈر اور خوف دل سے جاتا رہے:

ہر نماز کے بعد تین تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دل کی مضبوطی کی دعا مانگے۔

ان شاء اللہ ہر طرح کا خوف اس کے دل اور ذہن سے جاتا رہے

گا۔(اوّل و آخر درود شریف ضرور پڑھے)۔

میاں بیوی میں اتفاق پیدا ہو:

اگر میاں بیوی کے درمیان ہر وقت کشیدگی رہتی ہو اور وہ بلاوجہ ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے ہوں تو اس صورت میں نماز فجر کے بعد باوضو ہو کر اوّل و آخر درود شریف تین بار پڑھے درمیان میں اکیس مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پانی پر دم کرے یا کسی بھی کھانے والی چیز پر دم کر کے میاں بیوی دونوں کو کھلائے۔ یہ عمل روزانہ سات دنوں تک کرے۔

ان شاء اللہ بہت جلد ان کی لڑائی اور کشیدگی محبت و اتفاق میں بدل جائے گی۔

ملازمت کے حصول کے لیے:

اگر کوئی شخص بے روزگار ہو۔اور کوشش کرنے کے باوجود بھی اُسے ملازمت نہ ملتی ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ ہر نماز کے بعد اکیس مرتبہ آیت الکرسی (اوّل و آخر درود شریف تین بار) پڑھے۔ جب وہ ملازمت کے لیے افسران بالا کو درخواست لکھے تو اس پر گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پھونک مارے اور انتہائی عاجزی و انکساری کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں دعا مانگے۔ ان شاء اللہ اس کی درخواست رَدّ نہ ہوگی اور اسے فوراً ہی ملازمت ملے گی۔

شیطان کے شر سے بچاؤ کے لیے:

ہر روز نماز مغرب کے بعد اوّل و آخر درود شریف تین بار پڑھے

درمیان میں اکیس مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ آپ کو شیطان کے شر سے بچائے رکھے۔

ی سے بڑی مشکل حل ہو:

اس مقصد کے لیے آیت الکرسی کا ختم سوا لاکھ مرتبہ مقرر ہے چند افراد مل کر باوضو ہو کر آیت الکرسی سوا لاکھ مرتبہ کریں اور دعا مانگیں۔

ان شاء اللہ بڑے سے بڑا مسئلہ ہو گا خواہ کیسی ہی پریشانی ہو۔ دور ہو جائے گی۔ پڑھنے کے لیے بہترین وقت نماز صبح کے فوراً بعد یا پھر عشاء کے فوراً بعد یہ عمل مشکل کے حل کے لیے انتہائی تیر بہدف ہے۔

حاجت پوری ہو:

جو شخص ہر نماز کے بعد ذیل میں دی ہوئی ترتیب کے مطابق آیت الکرسی پڑھے گا اور اس کو اسی طرح پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں انعامات کی بارش کرے گا اور وہ جہاں بھی جائے گا فتح یاب ہو کر واپس آئے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز صبح کے بعد تیس مرتبہ آیت الکرسی نماز ظہر کے بعد پچیس مرتبہ نماز عصر کے بعد بیس مرتبہ نماز مغرب کے بعد پندرہ مرتبہ اور نماز عشاء کے بعد دس مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اسی طرح کل سو مرتبہ روزانہ پڑھے ہر مرتبہ پڑھنے کے بعد اپنے مطلوبہ مقصد کے حصول کے لیے نیت کرے اور دعا مانگے۔

ان شاء اللہ جو بھی حاجت ہو گی پوری ہو جائے گی۔

بچوں کی جلد شادی کے لیے:

اگر کسی بچی یا بچے کی شادی نہ ہوتی ہو یا منگنی ہو کر ٹوٹ جاتی ہو سرے سے کوئی رشتہ ہی نہ آتا ہو اگر رشتہ آتا ہو تو کوئی بات طے نہ ہوتی ہو رشتہ والے ناپسند کر کے چلے جاتے ہوں تو ایسی صورت میں آیت الکرسی کا یہ عمل اس مشکل سے نجات دلا سکتا ہے۔ آیت الکرسی کی برکت سے دلی مراد جلد ہی پوری ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے نماز صبح اور نماز عشاء کے فوراً بعد کسی سے کلام کیے بغیر چالیس دنوں تک ہر روز بلا ناغہ ایک سو مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور بارگاہ الٰہی میں دعا مانگیں۔

ان شاء اللہ چالیس دنوں کے اندر اندر مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہو گی۔ تکرار عمل بھی کر سکتے ہیں۔

قید سے رہائی ملے:

نماز عشاء کے بعد اکتالیس مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ پر پہنچیں تو اس کو اکتالیس مرتبہ پڑھیں پھر آیت الکرسی کو مکمل کریں اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔

ان شاء اللہ بہت جلد قید سے رہائی مل جائے گی۔

مقدمہ میں کامیابی کے لیے:

اس مقصد کے لیے ہر نماز کے بعد باوضو حالت میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ آیت الکرسی پڑھنے کے دوران کسی سے کلام نہ کریں۔ نماز فجر کے

بعد اکہتر (۷۱) مرتبہ، نمازِ ظہر کے بعد اکسٹھ (۶۱) مرتبہ، نمازِ عصر کے بعد اکیاون (۵۱) مرتبہ، نمازِ مغرب کے بعد اکتالیس (۴۱) مرتبہ اور نمازِ عشاء کے بعد اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھیں۔ ہر مرتبہ پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔

ان شاء اللہ فیصلہ آپ کے حق میں ہوگا۔ اور باعزت طور پر بری ہو جائیں گے۔

دو دشمنوں کے درمیان صلح کے لیے:

ہر نماز کے بعد اکیس مرتبہ آیت الکرسی اس طرح پڑھیں کہ جب "ھُوَ" پر پہنچیں تو اکیس مرتبہ تکرار کریں اور آیت الکرسی مکمل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں چالیس دنوں تک یہ عمل کریں۔

ان شاء اللہ دونوں دشمن صلح کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔

بے خوابی کی شکایت دور کرنے کے لیے:

رات کو سونے سے پہلے باوضو ہو کر اوّل و آخر درود شریف سات بار پڑھے اور گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔

ان شاء اللہ چند دنوں کے اندر ہی بے خوابی کی شکایت دور ہو جائے گی اور آپ آرام وسکون کی نیند سوئیں گے۔

حمل کی حفاظت کے لیے

جب بھی عورت کو حمل ٹھہرے تو اکسٹھ (۶۱) مرتبہ آیت الکرسی باوضو

حالت میں پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کریں اور عورت کو کھلا دیں۔ بفضلہ تعالیٰ اس کا حمل قائم رہے گا اور حمل کے دوران اُسے کسی قسم کا سامنا نہ کرنا پڑے گا۔

جنون اور مرگی کا علاج:

اس مرض سے شفایاب ہونے کے لیے ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور گیارہ (۱۱) مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ ان شاء اللہ تھوڑے ہی دنوں میں آرام آجائے گا۔

جوڑوں اور جسمانی دردوں کے لیے:

ہر روز اکہتر مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں (اوّل و آخر درود شریف تین بار پڑھے) جس جگہ درد ہو وہاں پر دم کریں۔ تین دنوں تک یہ عمل کریں اگر تین دنوں میں آرام نہ آئے تو سات دنوں تک کریں۔

ان شاء اللہ درد سے شفاء ملے گی۔

مہمات میں کامیابی ملے

یہ دعا کثرت سے پڑھیں۔ یَاقَوِیُّ یَامُعِیۡنُ یَاوَاحِدُ بحق یہاں آیت الکرسی پڑھیں۔ ان شاء اللہ آپ کے راستہ میں جتنی بھی رکاوٹیں ہوں وہ خود بخود دور ہوتی چلی جائیں گی۔

مطلوب طالب سے محبت کرے:

اس مقصد کے لیے روزانہ اکتالیس (۴۱) مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں۔

(اوّل و آخر درود شریف ۱۱۔۱۱ بار پڑھے) اور کسی میٹھی چیز پر دم کرے مطلوب کو کھلا دیں۔

ان شاء اللہ مطلوب طالب سے محبت کرے گا۔ یہ نیک اور جائز مقصد کے لیے کریں ورنہ نقصان ہوگا۔

نظر بد کا علاج:

باوضو ہو کر تین مرتبہ آیت الکرسی (اوّل و آخر درود شریف تین بار پڑھے) اور جس کو نظر لگی ہو اس پر دم کریں۔

ان شاء اللہ نظر بد کا اثر جاتا رہے گا۔

گمشدہ چیز مل جائے

اگر کسی کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو اور بہت زیادہ تلاش کرنے کے باوجود نہ مل رہی ہو تو چاہیے کہ ہر روز باوضو ہو کر اکتالیس مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ ان شاء اللہ گمشدہ چیز مل جائے گی۔

قرض کی ادائیگی کے لیے:

نماز صبح کے بعد ہر روز ستر (۷۰) مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں (اوّل و آخر درود شریف تین بار پڑھیں) اور دعا مانگیں کہ بار الٰہا آیت الکرسی کی برکت اور حضور پاکؐ کی عظمت کا صدقہ مجھے قرض کے بوجھ سے نجات عطا فرما۔

ان شاء اللہ چند دنوں کے عمل سے قرض کی ادائیگی کے لیے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

بچیوں کی جلد اور بروقت شادی کے لیے:

نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اس کے بعد قبلہ رخ بیٹھ انتہائی خلوص اور عاجزی کے ساتھ گیارہ (۱۱) مرتبہ آیت الکرسی پڑھے پھر الٰہی یَالَطِیْفُ ایک سو مرتبہ پڑھے۔ (اوّل و آخر درود شریف ۱۱۔۱۱ پڑھے) اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کرے یہ عمل چالیس (۰ دنوں تک کرے۔

ان شاء اللہ بہت جلد اور بروقت رشتہ طے پا جائے گا۔

درد شکم کے لیے:

باوضو ہو کر گیارہ (۱۱) مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پانی پر دم کریں جس شخص کے پیٹ میں درد ہو اُسے پلا دیں دو تین مرتبہ اسی طرح کریں۔

ان شاء اللہ شفاء کلی عطا ہوگی۔

باری کے بخار کے لیے:

تھوڑی سی روئی لے لیں اس کے دو حصے کریں ایک سات (۷) مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر مریض کے دائیں کان میں روئی دیں دوسرے حصے پر چھ (۶) مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر بائیں کان میں رکھیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ آیت الکرسی کی برکت سے مریض کو باری کے بخار سے نجات مل جائے گی۔

ل کے مریض کے لیے:

اگر کسی مریض کا دل گھبراتا ہو اور وہ سخت بے چینی محسوس کرتا ہو تو چاہیے باوضو ہو کر چوبیس (۲۴) مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر عرق گاؤ زبان پر دم کریں اور مریض کو دن میں تین مرتبہ کھلائیں۔

ان شاء اللہ مریض کو دل کی تکلیف سے آرام مل جائے گا۔

ٹانگوں کے درد کے لیے:

باوضو ہو کر آیت الکرسی چینی کی پلیٹ پر لکھیں سفید کاغذ پر زعفران سے لکھیں اور روغن زیتون میں اس تعویذ کو بھگو دیں ہر روز رات کو سونے سے پہلے مریض کی اس تیل سے مالش کریں اور ستر (۷۰) مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر مریض کو دم کر دیا کریں۔

ان شاء اللہ چند دنوں کے اس عمل سے مریض صحت یاب ہوگا۔

کالی کھانسی سے آرام ملے:

باوضو ہو کر اکیس مرتبہ آیت الکرسی پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں چند دنوں تک یہ عمل کریں۔

ان شاء اللہ مریض تندرست ہوگا اور یہ بیماری چلی جائے گی۔

شیطان اور چور سے حفاظت:

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص ہر

نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا وہ جنت میں جائے گا اور جو کوئی رات کو سوتے وقت اس کو پڑھے گا تو وہ شیطان اور چور سے محفوظ رہے گا۔ (بیہقی)

مصیبت کے وقت:

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی مصیبت اور سختی کے وقت آیۃ الکرسی اور سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی کرے گا۔

جنات کا بسیرا ہو:

اگر کسی جگہ یا مکان پر جنات کا بسیرا ہو تو وہاں سے ان کو خارج کرنے کے لیے آیۃ الکرسی کا اکتالیس یوم میں چار ہزار ایک سو (۴۱۰۱) مرتبہ پڑھنا بہت مفید ہے۔

ان شاء اللہ تعداد پوری ہوتے ہی جنات چلے جائیں گے۔

لوگوں میں بلند مرتبہ بن جائے:

جو کوئی یہ چاہے کہ وہ چشم خلائق میں بلند مرتبہ ہو جائے لوگوں نظروں میں معزز اور محترم ہو جائے تو اسے چاہیے کہ ہر ماہ چاند کے مہینے پہلی اتوار کو نصف شب کے وقت اٹھے، غسل و وضو کر کے قبلہ رخ ہو کر مصلے بیٹھے اور ایک سو دو (۱۰۲) مرتبہ اس طرح سے آیۃ الکرسی پڑھے کہ اوّل آخر درود پاک پڑھے۔

بفضل باری تعالیٰ لوگوں کی نظروں میں بلند مرتبہ بن جائے گا، لوگ

عزت و احترام سے پیش آئیں گے۔

والدین بخشے جائیں:

انتقال شدہ والدین کی بخشش و مغفرت کے لیے آیۃ الکرسی کو ایک سو ایک (۱۰۱) مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب والدین کو بخش دے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ والدین کو بہت فائدہ ہوگا۔

آیت الکرسی کی برکات سے استفادہ کیجئے:

آیت الکرسی، قرآن مجید کی ایک عظیم الشان اور رفیع المرتبت آیت ہے اس کے عظمت و افادیت بیان کرنے کے لیے اگر دفتر کے دفتر بھی پُر کیے جائیں تب بھی کماحقہ اس کی عظمتیں و رفعتیں بیان نہیں ہو سکتیں اور جو کچھ ہم نے اب تک بیان کیا ہے اگر ہمارے قارئین اس کو حرزِ جان بنالیں تو یہی اُن کے لیے کافی ہے عمل ہی دراصل کامیابی کی بنیاد ہے ۔صرف معلومات میں اضافہ ہوجانے سے کامیابی کی کنجی ہاتھ میں نہیں آجاتی ۔امید کی جاتی ہے کہ ہمارے محترم قارئین اس آیت الکرسی کے تھوڑے سے بیان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

کتابیات

اس کتاب کی ترتیب وتالیف وتدوین کے لئے ہم نے درج ذیل کتب استفادہ کیا ہے۔

۱۔ تفسیر القرآن (علامہ ظفر حسن امروہوی)

۲۔ تفسیر ضیاء القرآن (پیر سید محمد اکرم شاہ الازہری)

۳۔ تفہیم القرآن (علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودی)

۴۔ تفسیر انوار النجف (علامہ حسین بخش جاڑا)

۵۔ آیت الکرسیٰ کی عظمت و افادیت (علامہ حسن الہاشمی)

۶۔ فضائل آیۃ الکرسیٰ (علامہ نووی)

۷۔ انوار البیان (علامہ عاشق الٰہی مدنی)

۸۔ روح المعانی (شہاب الدین محمود الوسی)

۹۔ تفسیر عثمانی (علامہ شبیر احمد عثمانی)

۱۰۔ تفسیر معالم القرآن (علامہ شیخ عبدالحکیم سواتی)

۱۱۔ کمالین ترجمہ تفسیر جلالین (علامہ محمد جمال بلند شہری)

۱۲۔ تفسیر مظہری (قاضی ثناء اللہ پانی پتی)

۱۳۔ گنجینۂ اسرار مخفی (علامہ غلام رسول قادری)

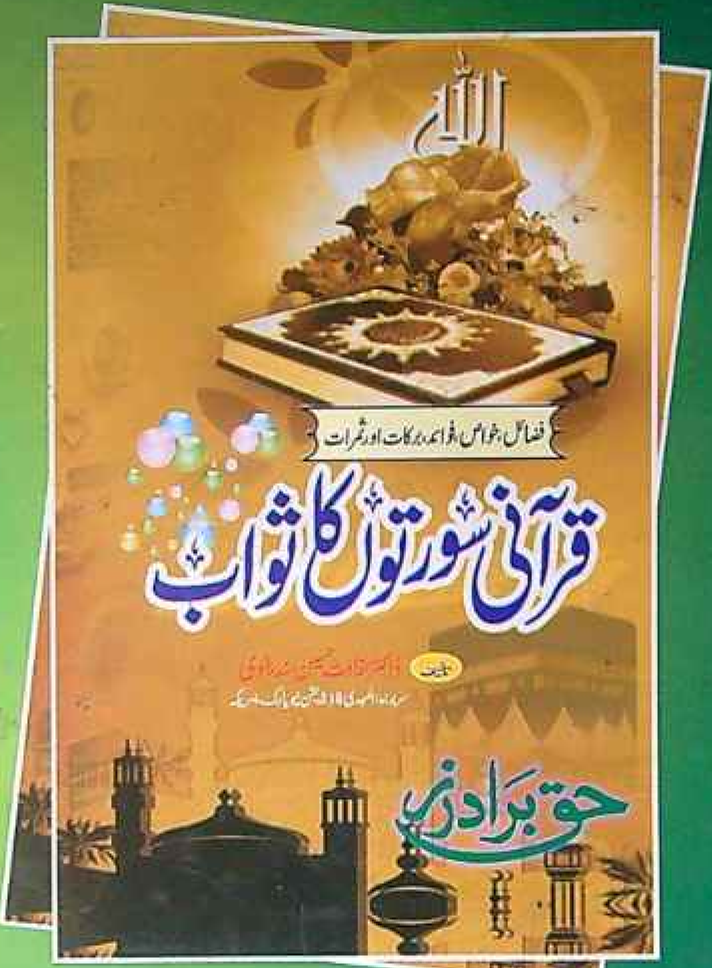
۱۴۔ کاشف الاستار (علامہ سید شاہ برکات ؒ)

۱۵۔ تحفۂ حب (حافظ عبدالرؤف)

۱۶۔ مجربات گوشہ نشین (سید برکت علی وزیر آبادی ؒ)

۱۷۔ بیاض نظامی (ماسٹر شفیع الدین نظامی)

۱۸۔ مجموعہ اعمال رضا (قاضی محمد عبدالرحیم بستوی)



حق برادرز
56- الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Cell: 0333-4431382